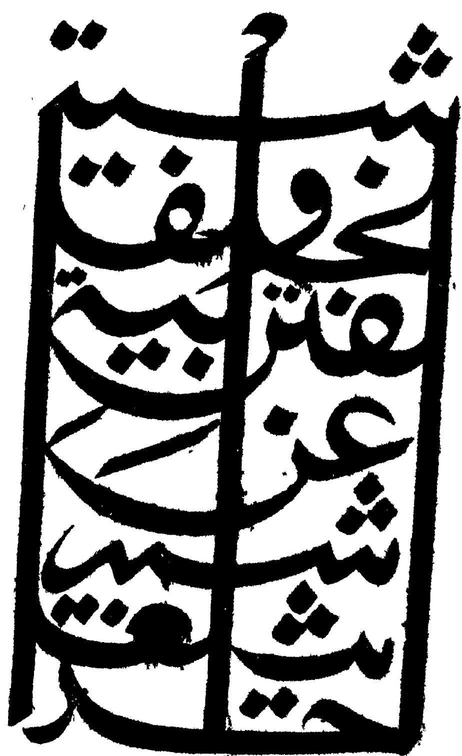
[illegible]

فہرست مطالب کتاب بحث الخاشیہ عن الفتن الخالیہ والفاشیہ

تمت



غنیمت سمجھے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ** ہے اب مین اس تمہید کو اس آیہ کریمہ پر ختم کرتا ہون جسپر بیان حالات مشار الیہما مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کچھ لوگ یمن کے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہین اور ہم پوچھتے ہین آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھ لی رواہ البخاری والترمذی رزین عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہی معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے ہی اوسنے پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان و زمین یہ نام مبارک اللہ قرآن پاک مین دو ہزار پانسو چو اسی جگہہ آیا ہی یہ لفظ مقدس علم ہی صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجود صانع عالم کے مگر جنکا اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف اونکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے عناصر والے تیسرے دو خدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابۂ جو قائل ہین ہیکلون کے ارباب آسمانی اصنام زمینی کے منکر ہین نبوت کے ان کی بہت قسمین ہین بعض مقر ہین نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہی چھٹے یہود ہین ساتوین نصاری آٹھوین اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے یہودین

بھی پوجنے والے آگ و سورج و چاند و تارون و بتون کے ہین نوین زنادقہ اور یہ چند قسم ہین
منجملہ اونکے ایک قرامطہ ہین جنکو بوہرہ بھی کہتے ہین دسوین فلاسفہ فیلسوف کے معنی دوست
حکمت کا انکا علم منحصر ہی چار چیزون مین طبیعی مدنی ریاضی آلہی پھر ارسطو نے منطق نکالی
غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہین کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقون مختلف کے اسلام
کے سوا سب اہل ملت توحید صانع مین گمراہ ہوئے اگر کوئی انمین قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت
و رسالت تھا اسلئے وہ توحید بیکار ہوئی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل اسلام کے کسی دوسرے کو
نصیب نہین ہی خدا کے صفات مین طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے
قرآن شریف مین فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈھے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول
نہین سو اسلام مین یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمین ہم موجود ہوئے ہین بے صانع نہین ہی
صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی نرالا رہا ہی نہ کسی کو اوسنے جنا نہ کسی نے
اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہین قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی
ہمیشہ رہیگا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتین کمال کی اوسمین موجود ہین سب صفتون نقصان
و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندھا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی
ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی سنتا ہی
دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود مین استحقاق عبادت مین
خلق مین تدبیر مین حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے
وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہو جا وہ اوسی دم ہو گئی کوئی سامان ظاہری
اوسکے لئے درکار نہین نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر
گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی
ذات مین حدوث ہے حدوث متعلقات صفات مین ہی بلکہ خود تعلق صفت بھی حادث نہین
حادث وہی متعلق ہی بفتح لام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقہ کے ہی ورنہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تجدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و جہل و کذب
کو راہ نہین چہ جای ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی عرش کے لئے کرسی ہی
وہ جگہہ اوسکی دونو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہہ فرمایا ہی کہ رحمٰن تخت پر
بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین
دلالت صریح کرتی ہین صفت استوا، و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور اون صفات کا
جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین درحقیقت منکر ہی خدا اور رسول کا سب صفتون پر ایمان لاوے
کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپے یہی طریقہ ہی سلف اس امت کا ہمین
نجات سے ہے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب
غالب ہوسکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کئے ہین
جو کوئی اونکو یاد کرلے وہ بہشت مین جاوے اون نامون کے سوا اور بہت صفات ہین جو
حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم و تمثیل نکلتی ہے لکن ہمکو اوس سے کچھ کام نہین
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ سب وہمون کو دور کرتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سارے وسوسون سے
چھوڑاتا ہی کلام والون نے محدثون پر تہمت تجسیم و تمثیل لگائی اسلئے کہ یہ قائل ہین صفات کے یہ
اونکی ہٹ دہرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہی گرچہ
سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اونکا اونکے ظاہر پر جاری فرماتے ہین اونکی تاویل نہین
کرتے بلکہ دونو آیہ موصوفہ سے معالجہ تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استوا معلوم ہی کیف
مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی اسلئے
ایمان کی مدح کی ہی اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین
کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھہ سکتا گو خواب مین دیکھہ لے لکن آخرت مین سب مسلمان بندے
اوسکو دیکھین گے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کہ کس شکل
و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوسمین عقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاوے اور دیکھہ

جب اوسکو دیکھینگے خود معلوم ہو جاویگا کہ کسطرح دیکھا اوسی کا چاہا ہوتا ہی جو اوسنے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین اوسکی
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھنسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھہ اوسپر
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہو اتنی بات ہی کہ جو وعدہ فرمایا ہی
اوسکو براہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جور ہی نہ ظلم ہر خلق و امر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھہ حاجت و غرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف و قبیح ہی مخالف
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل و کمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھہ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب و عقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا خدا کے حکم و تکلیف و قضا و قدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن و قبح و ثواب و عذاب دریافت کرلے مناسبت باہمی سمجھہ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان و زمین کی پیدایش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعاً آئی ہی اوسکا ہاتھہ پر ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھہ صرف کیا ہوگا لکن ہاتھہ
خالی نہوا ہاتھہ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی **فائدہ** ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لا تدرك صفته
العقول من جهة جوهريته وانما يدرك من جهة اثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان البادی ازلی لا اول له ولا اخر وهو الواحد انبذقلس نے

وصفات کو اوس طرح پہچانے جسطرح خود خدا نے اپنی کتاب مین یا اوسکے رسول نے اپنی حدیثون مین نشان دیا ہی نہ اوسطرح پر جو اہل کلام نے بتقلید حکما و دیگر اہل ملت بتایا ہی اسلیئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت لوگ علم کلام کی ممارست کرکے گمراہ ہو گئے لاکھون آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ ہو گئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت مین گھسی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا ہوکر اونکے علوم اس شریعت کے علوم مین ملائے گئے احمقون نے اس جہل کو فضل سمجھا جو پکے مسلمان تھے اونھون نے کسی حال مین خواہ اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن وحدیث کو نچھوڑا عقیدہ وعمل مین اوسی پر جمے ہین انکا بیڑا انشاء اللہ تعالی پار ہی قیامت بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہوجاویگا دنیا مین ہرگز امید نیاوکی نہین ہر آدمی ہی اور نیا قول ہر شخص ہی اور انوکھا بول آہی رب چلا ہمکو سیدہی راہ پر راہ اونکی جنپر تو نے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

کبھی اس مضمون کو بلفظ بدء خلق اور تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہین مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی حاصل یہ کہ بیان بدء خلق اور بدء عالم مین جو کچھہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھہ کہا گیا ہی بے سند ہی اس جگہہ خلاصہ قرآن وحدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وہی ہی جسنے بنایا تمھارے لئے جو کچھہ زمین مین ہی سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہہ قرآن مین پہلے ذکر آسمان بنانے کا پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے یہ زمین و آسمان سات ہین آسمانون کا سات ہونا جابجا قرآن مین آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر

بیتھن یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی ہی جسپر ہم سب آج موجود ہین
کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہ ہی جسنے بنائے آسمان و زمین
چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا
اتنی دیر اسلئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایکدم مین سب بنا سکتا تھا
اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قولون مین یہی قول ٹھیک ہی رات کے پیچھے
دن کا آنا فلک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک
پاؤن اوٹھاوی دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کرجاتا ہی یہ مطلب ہی
دوڑنے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر
تھا اب بھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدائش عرش و پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی
دوسری جگہہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہی اوسکی طرف
ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے
بڑے کام عرش سے مقرر ہوکر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہوکر
بنجاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھہ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہے
جیسے بڑے بڑے پیغمبر جنکا اثر صدہا سال تک ۔ یا بڑی قوم مین سرداری جو مدتون چلی وہ
ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوسسے جسنے بنائی زمین دو دن مین
اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اورون کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھہ
اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری
پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دہوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم
دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے سات آسمان دو دن مین
اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین
بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آسمان

وزمین کی اطاعت کا جو کچھ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو یہی نوع انسان ہی جسنے غالباً خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سارے علماء اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ
اوسمین ہی چھہ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھہ دن ایسے ہی تھے
جیسے ہمارے دن مین ابن عباس ومجاہد وضحاک وکعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتدا خلق کی اتوار سے ہوئی نصاری نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلیئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلیئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور معجزہ ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ذرا سے وقت مین سارا حال عالم کا ابتدا خلق سے تا فنا
وبعث بیان فرمادیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک خطبہ پڑھا ماکان اور مایکون سے خبر دی اتنے بڑے حالات کے بیان کے
لیئے یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین ضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چرچراتا ہی اوپر سے جیسے زین نیچے سوار کے چرچراوے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر جانورون
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پیچھے پچھلی ساعت مین
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

کہ جو کچھہ آج کائنات مین موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہوچکی ہی ہر آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی دونون مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر اک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھہ ہی سب کو علم اللہ پاک کا
شامل ہی یہ بات حدیث مین آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابوہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھہ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھہ پر اوٹھائے ہوئے ہین اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس مین نزدیک ترمذی و ابوداود کے آئی ہی فرشتون کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرکے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہوگی یہ حکم ہوگا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلیگا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی مین ہے
جسدن وہ پچھم سے نکلیگا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا قیامت مین چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے بہت لوگون نے انکو پوجا ہی رعد یعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تارے رونق ہین
آسمان کے شیطانون کو بھگاتے ہین مسافرون کو رستہ بتاتے ہین کسی کی موت زندگی انسے
متعلق نہین گہن بندون کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہین جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبرون کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار نکلے ہین
یہ حال ابتداء آفرینش کا زبان خاتم الانبیاء سے معلوم ہوا یہی سچ ہی اس باب مین ایک عالم نے
خاک چھانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گائی اوسکو تو جاہل لوگ مانتے ہین

جو خدا کے رسول لائے ہین اوسمین شک کرتے ہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ
ہی یہود و نصاریٰ و مجوس نے بیان تاریخ مین مبدء بشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی
اس مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بعد ذکر نوح و عاد
و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے
اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتداء نسل بھی کہتے ہین اور
بعض بدء تحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و
فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور
انکو یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس
عالم کو گزرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے
اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا سکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے
پھر جب بیل اس تفصیل کا اجمال سے نملا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے
لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گزر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد
کچھہ نتھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین حادث ہوا
اور رحیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک
تین ہزار چار سو اڑہتالیس سال ہوئے نصاریٰ کہتے ہین پانچہزار ایکسو اکیاسی برس گزرے
توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھہ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو
بیالیس برس بتائے ہین اس اختلاف سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس
و رای کو اسمین کچھہ دخل نہین اور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی شوس
نے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

تئیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح مشا منجم نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے
خیال کیا کہ مدت بقاء دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات مکڑی کے گھر سے بھی زیادہ بودی
ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو تین برس ہوئے کسی نے کہا
دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسی برس کہے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا
ہی کہ بسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے تا اسکندر
دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اٹھتیس سال ہوئے
سارے مجوس فرس و بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین طہمورث کے وقت مین حکیمون
نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنائے کہ وقت اوس
حادثہ کے اوسمین داخل ہون ایکسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طہمورث نے اصفہان مین
کتب علوم کو مجلد کرکے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کردیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ
اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین چھال درختون کی بھری ہوئی تھی اوسمین
کچھہ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھہ مین نہ آئی قرآنات کا حال حجج الکرامۃ اور لقطۃ العجلان مین مفصل
لکھا گیا ہی اور تاریخ بخت نصر اور فیلبش اور اسکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور شخص
ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے آدمیون
نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے جالینوس وارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر اہل عرب سے تھے زمانہ
ابراہیم علیہ السلام مین یہود نے کہا خضر زمانۂ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین
کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھہ پتا نہین چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر
ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندۂ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی وقمری

سورج کی چال پر حساب ماہ و سال کا رکھنا طریقہ اہل یونان و سریان و قبط و روم و فرس کا ہی
یہ پانچ امتین ہوئین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب یہود نصاری مسلمان

ہشتم لکن اب نصاری بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ روز اور چوتھائی دن ہی اسی شمسی دن سے لوند کا مہینا بنتا ہے بعضے حساب لوند کا نہیں رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوند کو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا اور ہند و چاند کا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل کسی ہی اسلئے انکے نزدیک رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدما و فرس و صغد و قبط مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا کہ پہلے ہفتہ کے چھہ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب استون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین مہینے کے تیس دن تھے ہر دن کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب سے وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر دن کا نام قائم رہا ہر قوم مین شہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی رمضان شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال سے کم کر کے سال ہجرت مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھہ دن ربیع الاول کے لئے پھر اٹھ ہشتم دن پچھلے لیکر محرم کو تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس برس دو ماہ ہوئے اور جو حقیقی حساب عمر کا ہجرت سے لین تو نو برس گیارہ

مہینے بائیس دن ہوئے ہین مسیح سے تا مولد نبوی پانسو اکہتر برس دو مہینے آٹھ دن کم ہوتے ہین آبتدا ار تاریخ ہجرت کی جمعرات کے دن پہلی محرم سے ہی طوفان سے اسوقت تک تین ہزار سات سو تینتیس برس دس مہینے بائیس دن ہوئے سال قمری کے دن تین سو چوّن و چھٹا حصہ دن کا ہی تپھر منجمین اسلام نے سمت قبلہ پہچاننے چاند کا حساب لگانے کو اپنے زیچ کو شہور سال عربی پر بنایا کوئی مہینا پورا کوئی ناقص رکھا اور باقتدا اصحابہ محرم سے ابتدا رکھی تاریخ فرس جسکی ابتدا یزدجرد سے لیتے ہین اور تاریخ ہند جسکو سمت کہتے ہین اور تاریخ انگریزی جسکی ابتدا مولد مسیح علیہ السلام سے لی گئی ہے حال آن تاریخونکا لقطة العجلان مین ذکر کیا گیا ہی آج تاریخ ہجرت سنہ ۱۳۰۱ اور تاریخ عیسوی ۱۸۸۳ ہی اب مہینا بھر کے بعد ۱۸۸۴ شروع ہونگے

ذکر عالم

اس جہان کی بابت لوگون کے صرف تین مذہب ہین آیک یہ کہ عالم حادث ہی مجوس و اہل ملل اسی کے قائل ہین دوسرا قدم مطلق یعنی اصول اس عالم کی جیسے افلاک و مواد عناصر و انواع صور علی الاتصال بلاانقطاع قدیم ہین یہ مذہب ہی فلاسفہ و آبادیین کا یہ قوم اوائل فرس تھے کہتے ہین مبدء ہمارے نوع کا اور پیشوا ہمارے دین کا ایک آدمی مہ آباد نام تھا اوسپر کتاب دساتیر اوتری ہی تیسرا مذہب قدم بالنوع حدوث بالشخص ہی یہود اسی کے قائل ہین اور اس تقدیر پر کہ حدوث قرار پاوے یہ نوع انسان اپنی بدایت مین مختلف ہی ایسے اقوال پر جسمین جمع ممکن نہین آصحاب اس ای کے مسلمان و یہود و مجوس و ترک و فرنج قبل ظہور نصرانیت ہین آبتدا ہبوط آدم علیہ السلام سے لی گئی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ وقت خلقت یہی زمانہ ہبوط رکھا جاوے آسلئے کہ ہبوط او خلقت کے درمیان کی مدت سے تعرض نہین کیا گیا کہ اندازہ اوسکا معلوم ہوسکے

آدم ابو البشر علیہ السلام

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھہ سے بنایا چالیس رات یا چالیس
سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی تمام زمین سے مٹھی بھر مٹی لی ان کو اس مٹی سے
بنایا تھا اسلیئے انکی اولاد کوئی سپید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی
نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھہ گز عرض مین سات گز تھے
یہ نبی تھے خلیفہ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے
نبی ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہوئے اس عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لیکن
بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا سب نے سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا
راندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہہ دی معلوم نہین یہ بہشت
زمین پر تھی یا آسمان پر یہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمھارا
تمھاری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے تو اسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا
خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پہ دہوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھہ ہمت انمین نہ پائی گئی
جب جنت سے نکلے تو ننگے تھے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک
مدت تک تو دونو نے کہا اے رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشے گا اور رحم نکریگا
تو ہم ٹوٹے والون مین رہینگے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن جمعہ کے
وقت عصر دسوین محرم آٹھوین برس کو بہشت سے نکلکر جزیرۂ سرندیپ ہی جسکو اب جزیرۂ سیلان اور لنکا
بھی کہتے ہین رہو پہاڑ پر اترے یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیئے ہند اصل ہی پہلے سے نبی آدم کے
یہان [illegible] انکی اولاد [illegible] آبادی [illegible] آدم کا انتقال ہوا
[illegible] چالیس برس [illegible] اور [illegible] السلام کو [illegible] تھے
[illegible] آپکی وفات [illegible]
[illegible] کیا [illegible] قرآن شریف مین جگہہ جگہہ آیا ہی
[illegible] السلام [illegible] قرآن شریف

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تھین جن وطم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھہ ہی وہ یارون کا
خیال وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک اونمین انبیاء تھے
جیسے شیث وادریس علیہما السلام تو بادشاہ بھی تھے اور ملت والے بھی ہوئے جیسے
کلدانیین یعنی موحدین وسریانیین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
عہد توحید لینے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے انکو سجدہ کرایا اور مرتبہ
بڑہایا تو پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب و حکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان آوے
اور تمھاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا اونھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین اوترے
انکے دو بیٹے تھے ہابیل وقابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جاکر ملتا ہی نو سو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوسوقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بیالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھین کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اوترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابیہ کے
عاذیمون ہی ادریس علیہ السلام بڑے سچے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھہ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھا لیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی مخالفت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کیے ایک سو آسی شہر بس گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

سنہ ایکہزار چارسو ستر ستھہ مین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر گئے انکا نام قرآن شریف مین
صرف دو جگہہ آیا ہی **نوح** علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب
قوم نے انکی نہ سُنی تو انکی بد دعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے
ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن اور انکے
گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اسّی یا کچھہ کم مگر پھر اونکی نسل نہ چلی
نسل فقط انھین تین بیٹون نوح علیہ السلام کی چلی **حام سام یافث** حام چھوٹے سام منجھلے
یافث بڑے بیٹے تھے اسلیئے انکو آدم ثانی اور اَبِ ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب
مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ
حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی بعض نے کہا حام باپ ہین حبش و
زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سندھ کے سام باپ ہین فارس و روم کے یافث باپ
ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرضکہ یہ بیان انساب کا مجمل ہے
تفصیل مین اختلاف ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو حجت سمجھی جاوے نوح علیہ السلام
ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو
دو ہزار دو سو بیالیس برس گزرے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین
رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے دس رات طوفان رہا کشتی جودی
پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اونچاس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے
تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے یہ سب نو سو پچاس برس ہوئے
بحسب صراحت قرآن شریف **هود** علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم
کا نام عاد ہی اونھون نے نمانا قحط پڑا اوسپر بھی نمانا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا
ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت یہ نبی نوح کے بعد پہلے ابراہیم علیہ السلام سے تھے
انکا نام قرآن شریف مین آٹھہ جگہہ آیا ہی **صالح** علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

انھون نے کہا فقط خدا کو پوجو قوم نے نمانا معجزہ مانگا اللہ تعالے نے ایک ناقہ پہاڑ سے
پیدا کیا انھون نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے ایک ایسی چنگھاڑ آئی جسنے اونکو کانٹونکی روندی باڑ
کیطرح کردیا یہ بعد اس عذاب کے حجاز مین آئے اٹھاون برس کی عمر ہوئی یہ ابراہیم
علیہ السلام سے پہلے نوح سے پیچھے تھے نو جگہہ انکا نام قرآن شریف مین آیا ہی ابراھیم
علیہ السلام جب آدم علیہ السلام کو تین ہزار تین سو تیئیس برس گزرے طوفان کو ایکہزار
اکاسی سال ہوئے تو یہ پیدا ہوئے سنہ تین ہزار تین سو نو یا اٹھ سٹھہ مین بادشاہ وقت نے ان کو
آگ مین ڈالدیا فریدون انھین کے وقت مین تھا انکے باپ بت تراش تھے بہت نصیحت کی
نمانا ناچار مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کافر کے لئے دعا نکرو ایک سو پچھتر برس جئے انکے صحیفو نمبر
کہا وتین تھین یہ نام سریانی ہی اسکے معنی باپ مہربان سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے
انکو ابو الانبیا تاج الاصفیا آدم ثالث کہتے ہین بعد آدم کے کعبہ کو انھین نے بنایا پھر عمالقہ
نے پھر جرہم نے پھر قریش نے پھر ابن الزبیر نے پھر حجاج نے پھر سلطان مراد نے جواب موجود
ہی انکے پاؤن کے نیچے کا پتھر ابتک باقی ہی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین سوا اس پتھر کے کسی نبی کی کوئی نشانی دنیا مین ظاہر طور موجود
نہین ہے مگر بعض آثار خاتم الانبیا حال مین دو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہین جنکی
نقل عکس سے لی گئی ہی میرے پاس بھی موجود ہین ولہٰذا بڑی نشانی قرآن و حدیث
ہی جو قیامت تک واسطے عمل اور عرض کرنے اقوال و اعمال خلق کے اور دریافت کرنے
حق و باطل کے باقی رہیگی ابراھیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنے بڑے بیٹے اسمعیل کو
ذبح کرنا چاہا تھا خدا نے بدلا بھیجکر بچا لیا انکو بکا دوست خاص بندہ اپنا پایا انکا نام
قرآن شریف مین اکثر جگہہ آیا ہی اسمعیل علیہ السلام یہ ملک شام مین پیدا ہوئے چودہ برس
پہلے بنا کعبہ سے اسی سال انکے باپ نے اپنا ختنہ کیا یہ نتھیج گئے تھے طرف اپنے ماموؤن کے
جنکو جرہم کہتے ہین انکے نام کا ترجمہ مطیع اللہ ہی انکی قبر درمیان میزاب و حجر کے ہی ایکسو
سینتیس برس جئے ہمارے حضرت انھین کی اولاد مبارک مین ہین ہاجرہ انکی مان تھین

پادشاہ نے سارا کو دی تھین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی تھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین سچا وعدے کا اور رسول نبی کہا ہی گھر والون کو نماز و زکوۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہہ آیا ہی **اسحق** علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کو تین ہزار چار سو تیئیس برس اوس وقت تک گزرے تھے ساری عمر شام مین رہے
ایک سو اسی برس جئے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین سترہ جگہہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام اسحق ساٹھہ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایکسو سینتالیس برس کی
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
انکے بیٹون نے کہا نعبد الٰهك واله آبائك ابراهيم واسمعيل واسحق الها واحدا
ونحن له مسلمون یہ سب مسلمان تھے ولله الحمد **لوط** علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے لونڈے بازی کرتے جب
سمجھانے پر کسیطرح سیدھے نہوئے فرشتون نے آکر پانچون گانون کو اولٹ مارا جو گانون سے
باہر تھا اوسپر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کیوقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف مین ستائیس جگہہ آیا ہی **ایوب** علیہ السلام یہ اصل مین رومی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہوگئے لیکن عبادت و شکر کو ترک نکیا پھر جذام کی بیماری
ہوئی کیڑے پڑگئے صبر نچھوڑا آخر کو اچھے ہوگئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہہ آیا ہی قرآن مین
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنے والا انکا صبر یعقوب علیہ السلام کا
گریہ مشہور ہی بعض کے نزدیک زمانہ یعقوب مین تھے تہتر برس جئے **ذاالکفل** انکے بیٹے
بعد انکے پیغمبر ہوئے **یوسف** علیہ السلام اٹھارہ برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
الیس برس جدا رہے پھر مصر مین ملے سترہ برس یکجا رہے وقت وفات پدر چھپن برس
کے تھے ایکسو دس برس جئے دو سو اکانون سال کے بعد مولد ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسیٰ علیہ السلام سے چونسٹھ سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق
انسے عالت کفر مین تھا اسلئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح
مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین بکے تھے کم داموں پر پھر زلیخا کے مکر سے قید ہوئی
۹یا ۱۰یا ۱۲ برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام فرقان مجید مین
ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کافر سے بھاگ کر
ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جگے تھے آدم علیہ
السلام سے چھہ ہزار چھتیس سال بعد پھر سو گئے سات آدمے آٹھوان کتا ہی
یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف سے
کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد یا او نپر ایمان لانے والون کی اولاد
سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین
کے رسول بنے وہ زلزلہ سے مٹے انکو خطیب الانبیا کہتے ہین مدین والے ناپ تول مین کمی
کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دہمکاتے ڈراتے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہہ آیا ہی
موسیٰ علیہ السلام آدم کے اوترنے سے تین ہزار سات سواڑھتالیس سال بعد مصر مین پیدا
ہوئے اوسوقت طوفان کو یکہزار چھہ سو چھبیس برس یا پانسو ساٹھہ برس گزرے تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کو چارسو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے
اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جیے قوم فرعون نیل مین ڈوب گئے
ایکہزار چار سو پچاسی برس پہلے عیسیٰ سے تھے بعض نے اور سنہ بتائے ہین انکا قصہ کتاب
اللہ مین مفصل لکھا ہی انکا نام کلام اللہ مین ایکسو تینتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا
نام انیس جگہہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکھی لکھائی تختیون پر ہاتھ سے خدا کے ملی تھی
ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر نبوت تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع
یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسیٰ علیہ السلام کے تین برس تیہ مین رہے

اکیسو دس برس جیئے تبع کا نام قرآن مجید مین دو جگهه آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگهه
ذکر کا ایک جگهه شمویل انکو پیغمبر بتایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے انتک چار سو
ترانوے سال گزرے باون برس جیئے داؤد علیہ السلام یہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو پینتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام کے
پانسو پینتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین افراسیاب حاکم فارس تھا ستر برس جیئے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت کہا ہی پرندے و پہاڑ انکے ساتھه تسبیح کرتے
لوہا انکے ہاتھه مین موم ہو جاتا اوس سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہو گئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی نہ چلی یہ عذاب اس بات پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑ دیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگهه آیا ہی اعملوا آل داود شکرا و قلیل من
عبادی الشکور انهین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داؤد کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسے حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہی
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھه گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی فصیل
اوس سے الگ باہر بنائی تھی بلقیس ملکہ مین کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس جیئے
چالیس برس بادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو چھہتر برس بعد وفات موسی
کے انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو تہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
بادشاہ ہوئے دو سو ستھه سال تک سلطنت رہی سب مین پیچھے خرقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے اونتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہو چکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت کے پیغمبر نے یہ خبر دی موسی علیہ السلام سے
آٹھه سو ساٹھه سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین ستره جگهه آیا ہی قرآن شریف مین
[illegible] تیئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان و خضر و ذو القرنین کی نبوت مین اختلاف ہی فرعون

ملعون کا نام چھتر جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی **ذوالقرنین** انکا نام اسکندر ہی
یہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ فریدون یہی ہین ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج وماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی بڑے اولوالعزم
صالح آدمی تھے خدا نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑہ کر کوئی مرتبہ نہین لکن جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ پھر سراسر شرمندگی سرافگندی ہی **یونس** بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھہ جگہہ آیا ہی متی انکی مان کا نام ہی سوا انکی اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی مان کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھہ سو پندرہ برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھہ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آکر اوٹھہ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا نہ کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہے
انکو ذوالنون بھی کہتے ہین اسلیئے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پاوے اسی طرح قرآن وحدیث دونون مین آیا ہے
یہ عذاب دہوین کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الحوت بھی کہا ہے
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا یہ
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب اللہ مین تین جگہہ آیا ہی **زکریا** حضرت سلیمان کی اولاد مین ہین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے **یحیی** علیہ السلام انکے بیٹے ہین برہاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھہ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودوس پادشاہ نے انکو ذبح کر ڈالا زکریا کو مریم سے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر جا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکرے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

کاٹ کر بطور تحفہ روبرو بادشاہ وقت کے حسب فرمایش اوسکے بھیجا گیا نصاری انکو یوحنا
کہتے ہین زکریا اور یحیی کا نام قرآن شریف مین سات جگہہ آیا ہی عیسی بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ بندہ نبی رسول اللہ کے ہین معجزات کو پیدا
ہوئے گود مین مان کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین سنہ پانچہزار چہ سو سترہ مین ہبوط آدم سے آسمان
پر اوٹھا لئے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھہ گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہین گے تہتر برس کی عمر پائین گے سولی پانا انکا ہاتھہ سے یہود کے بے سند ہی انکی امت
بہتر فرقہ ہوگئی ہی نصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لکن یہ بندے ہین خدا کے نہ خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہہ انکی ماں کا نام چونتیس جگہہ آیا ہی فائدہ آدم کو خدا نے بے ماں باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسی کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو ماں باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرہوین صدی مین امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھہ تحریر تقریر کی لکن آخر کو ہار گئے انکا امت مسیح ہونا فی الحال برائے نام ہی اصل مین
سب کے سب یا اکثر حکیم وضع دہری مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ آخر رسل اول انبیا ہین پانسو پینتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کے عمر مین سارے دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ مین جا رہے تیرہ برس وہان گذرے تریسٹھ
برس کی عمر ہوئے انکی آخر عمر مین ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی یا زیادہ اس سے مسلمان ہوگئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب اللہ مین انکی جان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام انکے

جد اعلے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھہ ہزار تین سو اکاون
برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی سنہ ۱۳۰۱ ہجری تک سات ہزار چہہ سو اکاون
برس ہفت ماہ ہوئے **ف** مورخین اہل کتاب اور منجمین وغیرہم مین بابت تاریخ ہبوط
آدم وعمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ اس امت سے پہلے
جو بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک سے اللہ کے
نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا ساری دنیا کا علم جسمین انبیا و
بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوسمین
کتنا پانی لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار
برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھہ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط
آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی دنیا عبارت ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بے شبہہ بہت مدت
ہوئی اگرچہ عدد صحیح معلوم نہین آدم سے اب تک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک اتاپتا
نہین چلتا یہ جو قدما ہر ملت وامت نے بمقدمۂ ایام دنیا کسی نے ون کسی نے جگ بتایا ہی
یہ سب انکا وہم وخیال ہی لاکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار سالون کا
بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم خلق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین
جان سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لیے اسیقدر کافی ہے
کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بندہ ناچیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق جانین دنیا کو
فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی سند نہ مانین جتنا فساد
دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پہ چلتا ہی نقل کو
نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سبکے سب پیغمبرون کی
بات پر اتفاق کرلین ایک بات بولین تو ابھی سارا جھگڑا چکا جاتا ہی لکن یہ ہرگز نہوگا
اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہر دم پیچھے لگا ہی خدا کو دوزخ کا بھرنا منظور ہوچکا ہی اگر بد نہون

تو دوزخ خالی رہے جو نیک نہون تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جھگڑا چکا جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیاو بخوبی ہو جاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
آلگا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہو سکتی ہی **ف** نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر برج اوسمین
رکھے تھے ہر برج مین ایک بڑے شخص کو عمل کے لیے بٹھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
ناپسند کیا وہ محل گر پڑا اوسکے گرنے کی گڑبڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نملی اسکو **تبلبل السنہ** کہتے ہین
عابر نام نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جابسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آرہی یافث کی اولاد بحر خزر سے تا چین
آباد ہوئی یہ شعبی ہر سہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر شاخین
انکی اولاد کی ہو گئین **ف** ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسپ مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تیئیس مین خانہ
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتلاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈھاکر سنہ پینتیس ہین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا **نکتہ** جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نمانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی اوسکو
رب سمجھو اوسیکو پوجو بری عادت چھوڑو نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہین بعض امتون نے کم یا بیش مانا اکثر نے نمانا نہ
والے کچ گئی یہان وہان دونو جگہ اچھے رہے منکرون پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
کی امت پانی سے مٹی یہ امت بت پوجتی تھی ہود علیہ السلام کی امت عاد نام بھی بت پرست

تھی اونپر ریح کا عذاب آیا سب برباد ہوگئی صالح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک صیحہ سے
ہلاک کر دی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بستیان الٹ دی گئین
اسکو موتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر دہوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سجدے مین گرنے سے اوٹھہ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہوگئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریا مین ڈوب کر مر گئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بنگئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین دہنس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا ہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پر جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہین آیا اور نہ آویگا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابو داؤد دوسری روایتون مین ہونا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین اس تیرہوین صدی مین بہت سے آثار قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصاً اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہوئے بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سُنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامت ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اور جانتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر مضحکہ کرتے ہین جسسبب اوسکا کبھی نجوم
سے کبھی رای ماو شما سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرحکا مسخرا پن اگلے زمانے مین کسی دین والے نے
کسی دین والے سے گو اوسکو منسوخ یا باطل سمجھے نہین کیا جسطرح آج کل کھُلم کھُلا ہو رہا ہی انا اللہ

رہا تعلق مخفی مدام ای توفیق ۔۔۔ پر آج برسر رہ خوب برملا ٹھہری

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہمکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جسنے

بدء خلق سے تا داخل ہونے بہشت دوزخ کے سب حال کلی وجزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا فدا
علماء دیندار اس امت پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بتعیین
علامت یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال و آیندہ کے لیئے رستہ مصداق کا دکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی یا آسمانی ہوتا ہی جھٹ مصداق اوسکا حدیث یا آثار مین بخوبی ملتا ہی لکن اوس شخص کو
جو علم قرآن و سنت کو برتتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد ماو شما مین پھنسا ہوا ہی
نکتہ جسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلاً یہود موسی علیہ السلام کو
دوسرے امم دوسرے انبیاء کو اسیطرح مسلمانون کے پیغمبر خاتم الانبیاء ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلین بعینہا یا مثل اوسکے نبوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین پھر اونکا اقرار انسے انکار نری ہٹ دھرمی ہی اسلام کے اصول آخر وہی ہین
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو کچھہ
دہوکا ہو وہ بھلائی توحید کی برائی شرک و کفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کرسکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہا مین ہر طرح کی دخل دہی ہو چکی
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لکن اثبات توحید و اسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ع باصد جہان کدورت باز این خرابہ جائی ست ÷ رہی فروع عبادت و معاملت
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچایا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد و لیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیئے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا و آخرت کی شرح حق
و باطل کی تفسیر احوال دنیا و احوال عقبی کی اس ملت مین جو آخر امم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر و باطن اس ملت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ذرا ذرا نبی آخر زمان نے دی وہ کسی
نبی نے ندی تھی ہر خبر کا اثر اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو پتے وار بتا دیا اس سے بڑھکر اوسکے
صدق ہوگا یہ حکما جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال و غیرہم جو غیب کی
باتین بنا بنا کر پھیلاتے ہین بھلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھہ یا تو نمین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہین کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہو جاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا امسال پانی
برسے گا یا نہین مان کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آیندہ کی بات یہ بیچارے کیا جانین
لکن بات یہ ہی کہ چیندین شکل از برای اکل مسلمانون مین اور انمین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑ کر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین تقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ منکر تقدیر ہو کر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
خلل تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدر یہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بلا ہو گیا موتہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھ بڑھ گیا جو چاہین سو کرین بے علمونکو
جو چاہین سمجھا دین جاہلون کو جس رستی پر چاہین لگا دین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کر دیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہر دم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم و ملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا بانا لیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی با اولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مٹ گئے کہ

اب اونکی بھنک بھی نہین آئی حالانکہ عمر و قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
ملوک اس زمانے کی نسبت صد چند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہوسکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستہ پر لگا دینگے سب کو اپنا ہم صفیر بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کر دو کہ آدم سے لیکر اب تک کبھی ایسا کسی عہد رسالت
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ دہری ہو گئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربہ سے
پائی گئی ہر وقت اوسکا امتحان ہوسکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے خلاف اپنے پیغمبر کا
کیا وہ ہلاک ہو گئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا ہان عادۃ اللہ
اسطرح پر جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کر لیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو محکومی سے بدتر سمجھتے ہین آلکھون
تمنای مال و ملک مین مر گئے محنت کرتے کرتے سڑ گئے کوڑی ہاتھ نہ آئی دو چار نفر سے بھی
حکمرانی میسر نہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و تو انگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پائے جنھون نے پادشاہ ہو کر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم بنی آدم مین ملوک و امرا کو گنو گے مٹھی بھر پاؤ گے غریب لوگ گھر بھر کے
ملین گے پھر جب دونو کے حال مین غور کرو گے زمین آسمان کا فرق پاؤ گے باوجود دیکھنے
سننے ان حالات کے عجب پردہ غفلت ان مساکین بن مساکین پر پڑا ہوا ہی سو پچاس
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند جاہلون مین لال بجھکڑ بننے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہرا کر ہر کسی سے لڑائی بھڑائی گالی گفتہ
کلخپ ہوتی ہی لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم **نکتہ** حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے
پیدا کرنے آسمانون زمین سے پچاس برس اور تھا عرش اوسکا پانی پر اسکو مسلم نے

ابن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچاس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ بدء خلق یعنی ابتداء آفرینش آسمان وزمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کے ہے پچاس ہزار برس پہلے اس آفرینش سے تقدیرات
خلق کو لوح محفوظ مین لکھہ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان وزمین پیدا کیے گئے تو
اوسوقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اس مدت سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بتا دیئے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح ودرستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد آتا ہی جو امور مضمحلہ دین کو نئے سر سے تازگی بخشتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرۂ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھہ سے
بدعات محدثہ دین اسلام دور ہون سنن مردۂ شریعت زندہ ہون اوسپر اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقراء
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک وعلماء وصوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتا دیئے ہین
پادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالہ منکر بزور شمشیر وسطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو پادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گذرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انمین خلفاء اربعۂ راشدین تھے

پھر بعض بنی امیہ مین مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبدالعزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ مین
مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھ مجدد جماعۂ اہل علم مین ہوئے جیسے امام شافعی
وامام احمد پھر بعض خلف مین ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن مین
ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھ ہند مین ہوئے
جیسے شیخ احمد سہرندی طبقۂ صوفیہ مین انھون نے سنت احسان کو بدعات تصوف سے
علحدہ کرکے سمجھادیا شیخ احمد ولی اللہ انھون نے تقلید مذاہب سے طرف اتباع سنت کے
راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھون نے ہاتھہ وزبان دونوں سے صدہا رسوم شرک وگور پرستی کو
سرزمین ہند سے کھو دیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم و سیوقت
ہوسکتا ہی کہ اوسکے ہاتھہ وزبان ودل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہوا شاعت
سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجرد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقہ رائی مین مؤلف بننا
یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال مین کوشش کرنا دلیل تجدید نہین ہی اسپر بھی
اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جاہی کے معراج سے کچھ کم نہین ہی امام مالک رحمہ اللہ
نے جب موطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی موطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون
یہ تکلیف کرتے ہو بہت موطات بن گئے فرمایا بہت جلد معلوم ہوجاویگا کہ جو اللہ کے لیئے
کیا ہی اور نام آوری کے لیئے کیا آخر اونھین کی موطا دنیا مین رہی اور اورون کے موطات
کا اتا پتا بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ وشکم ہر زمانے مین ہوتے ہین لکن آخر کو
اللہ ہی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت
لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بذیل ہر عالم
گزر چکا آدم سے تا این دم جو کچھ تغیرات ہر ہزار برس کے سر پر ہوئے وہ تواریخ عالم سے
بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو پچاس ہزار برس کے بعد خلق ارض وسما
سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا وقت ٹھیک

ٹھیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہے
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتی ہین
ہونا معاد کا وجود نعیم و عذاب کا روح وجسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراۃ و انجیل بھی گواہی دیتی ہی کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا ہے آرام یا تکلیف
پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بناتا ہی پھر اوسکو دُہراویگا اور یہ اوسپر آسان ہے
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکاریگا تملوا یکبار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
اس سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت و انجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکما معاد کے قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین یہ اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی سے ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لائے ہین
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہو گئے یہ غریب غربا جنکی عقل یہ ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پاگئے بڑے بڑے بادشاہ حاکم امیر رئیس والے ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
ذلیل پیشہ ور جنکو دنیا مین نہ کچھہ مرتبہ حاصل ہوا نہ کسی گنتی شمار مین سمجھے گئے اونھون نے جھٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا کیسے پکے مومن بنگئے کہ اگر اونکو کوئی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی پوت
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھہ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے و مرتبے چھوڑ کر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلائق سے

تا دخول جنت و نار جملہ مدت ڈیڑھ لاکھ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اور جسے
پہلے جسکو ازل کہتے ہین اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین تو ہان کچھہ دخل مدت و زمانہ کا
نہین ہی اوسکا علم خدا ہی کو ہی کریمہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل
شيء علیم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فلیس قبلك شيء و
انت الاخر فلیس بعدك شيء وانت الظاھر فلیس فوقك شيء وانت الباطن فلیس
دونك شيء حاصل یہ کہ پہلے پچھلے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات ہیچ کا فقرہ ہین اصل مسئلۂ وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ ہستی
اوسی کو ہی وہی ہی جو کچھہ ہی باقی سب باطل و فانی ہی سہ ہان کھائیو مت فریب ہستی +
ہر چند کہین کہ ہی نہین ہی + نہ یہ کہ جو کچھہ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا له من عباده جزءا ان الانسان لکفور حدیث شریف سے مجملاً
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض و سموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھہ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدای تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان و زمین و ما بینھما بنایا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہون
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات و ارض پیدا ہوئے اوس دن سے آجتک
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اونھون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم سے بابت
آدم کچھہ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفك الدماء ونحن
نسبح بحمدك ونقدس لك جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس نے
رشک کھا کر آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا كان من الجن ففسق عن امر ربه ان دو جنس
کے سوا کہ ملائکہ و جن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت وحدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بدءِ خلق سے اب تک
کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی وما یعلم جنود ربک
الا ھو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب وسنت مین حال ماضی و استقبال بیان فرمایا ہے
اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا و رسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص تو ہم
فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات بے اصل محض سمجھین اپنی اوقات
عزیز کو اون کے علوم و فنون و مدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر
ہو سکے عمر اپنی مزاولت قرآن وحدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا
دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا ایندم
قرناً بعد قرن بذریعہ انبیاء ورسل علیہم السلام مسلسل و متواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ
شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم تتمون سبعین
امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالیٰ یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو انمین
تمھاری آؤ بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی و ابن ماجہ
و دارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ابتک
ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین اکہتروین امت ہی اسکے بعد اب اور کوئی امت
نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر و بزرگتر ٹھہری جیسے پیا چاہین وہی سہاگن
واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا امید ہے
کہ ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ رہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی
ٹھہری تو اب اوسمین سے کتنی گذری کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ جائے کلام یہ
گذر چکا لیکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی و باقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کر سکتے ہین ہان مستند حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھہ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھہ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ عجوز دنیا گور مین پانون لٹکا چکی
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعا آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ پھر سبابہ
و وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہو گیا اوس سے جیسے یہ اونگلی اس اونگلی سے آگے بڑھ گئی ہی اسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کپڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے لٹکا رہ جاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمھاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمھاری بقا نسبت اگلون کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تھی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہو کر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر مین کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہو چکے
تو اب قیامت کو یون سمجھنا چاہیے کہ سر پر آیا ہے کل ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی | کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل | بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرمایا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس امر سے
عاجز نہو کہ نصف روز اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص راوی اس حدیث سے پوچھا
کہ نصف روز کسقدر ہی کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد ایک روایت سے قوت اسلام
کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہونگی یہ دوسو
برس وہی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد
جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نہ تھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی
آیات قیامت سب کے سب شرور و فتن ہین نہ بدعات مستحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح سے
آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اوسنے نزدیک ہین پھر وہ جو اوسنے نزدیک ہین پھر
انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا
نہ کریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی
قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے
ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلیگا چنانچہ
امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر
کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات پائے گئے اب روز افزون ہین ایک
طرف دین کے فتنون کا زور ہوا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً
ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور ہوا ایک عالم زیر و زبر ہوگیا

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون
ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھ زیادہ وقفہ نہین ہی اسلام کی قوت
ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اور ہزار مذکور پر گذر گئے
اب اون نشانیون کے سوا جنکو صغری کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین
جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرای قیامت ہین
مہدی کو جانے دو عیسی علیہ السلام کے نزول مین تو کسی کو شک نہین مہدی کی حدیثین
اگر سنن مین ہین تو مسیح کی تو حدیث مسلم مین ہی نہایت یہ کہ نصاری انکا آنا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے بہتر
جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا اس محرم سے صدی چہاردہم بھی
شروع ہوگئی جو غالب مظنہ ہی ظہور ہر مجدد کا مہدی عمدہ مجدد ہونگے اس امت کے بعضی
نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبد اللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم
تعیین کسی سال و صدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا
نہین آیا ہی اولیت مائۃ دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور کے
چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ و صورت وغیرہ کا اس سلسلے کے آخر مین آویگا بہرحال
آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ جاہل یا متجاہل ہی

ذکر ملوک فرس

اسمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہوگیا تھا دوسرے بڑی دولت کسروی
تھی جسپر اہل اسلام غالب آئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین یہ امت اولاد سام بن
نوح سے تھی بلا خلاف ایران انکا ملک تھا اسلام مین اوسکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ
ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہرحال قدیم زمانے مین انسے بڑھکر کسی کی سلطنت تھی
انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین طہمورث جمشید بیوراسب یعنی ضحاک آفریدون منوچہر
افراسیاب کرشاسف وغیرہ تھے مانکے عدد ملک و حروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاوس کیخسرو کیلہراسپ کی ازدشیر بہمن دارا دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چھہ سو اکتالیس سال بعد آدم کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے شک شاپور بہرام نرسی ہرمز یزدجرد وغیرہ چوتھا طبقہ اکاسرہ کا تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول ازدشیر آخر مین یزدجرد ہوا جو زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی مہلائل پادشاہ ہند تھا اوسکو اوشہنگ بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پھر ہند مین آیا اپنے سر پر تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید کے معنی چاندنی کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیوراسپ وہی ضحاک ہی ابراہیم علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون نوح علیہ السلام ہین لکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دونو کے بیچ مین نو پشتین گذرین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہی فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین بعض کے نزدیک افریدون ذوالقرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا سلم کو روم و مصر و مغرب دیا طوج کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی مان اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی اس نے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے زمانے مین موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسپ کا سپہ سالار تھا عراق واہواز و روم پر لہراسپ کیخسرو کا امیر اور بھتیجا تھا اس نے بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم کے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت نصر عرب سے
لڑا معد بن عدنان کے زمانے مین عرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاونی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی موسے
علیہ السلام کے اور اسکے بیچ مین کتنی مدت گذری اسمین اختلاف ہی کسی نے نو سو انتر
کسی نے نو سو باون کسی نے نو سو اُنیاسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات
اکیس برس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہو گیا یہودبشتاسف کو کورش کہتے ہین یہ ویرانی ہاتھہ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھہ کچھہ آبادی اوسکی شروع کی ایلیا نام رکھا پھر تیسری بار قسطنطین
کی مان نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہو گیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جو اب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا بشتاسف اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان اہل فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی ایک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھہ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت و جاماسب فارسی مین لکھتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو لکھواتا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب وحی ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام نسناہ تھا ساٹھہ حرف معجم پر دائر تھی اوسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کر کے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھہ حوادث مستقبل کچھہ شرائع مذکور ہین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیئے نماز مین سجدے
دعائین ہین جس آتشخانے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

فقط عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال خریفی مین آسیطرح سے اور نوامیس او سمین لکھے تھے یہ کتاب اس زمانے مین کمیاب ہی مشکل سے کہین کہین ملتی ہی جب اگلی پادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے ان کتابون کو جلا دیا جب ازدشیر آیا اوس نے فرس کو ایک سورت کے پڑھنے پر جمع کیا جسکا نام اُستاہی آزدشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین یہ بات درست تھی ازدشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا پیدا ہوا خمانی نے ملک رانی کی پھر دارا مالک ہوا اوس نے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا جسکا ملک سکندر بن فیلبس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر نے ملک فرس و ہند و چین سب لے لیا سکندریہ بنایا افریقیہ و مغرب و افرنجہ و صقالیہ و سودان نے اوسکو ہدیہ و خراج دیا خراسان و ترک پر وہ غالب ہوا پینتیس پادشاہ اوسکے تابع تھے بابل یا شہر زور مین مرگیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے یا زہر سے مرا ارسطو اسی کا مصاحب و استاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دوسو ساٹھ برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار دوسو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا سد اسکندر ذوالقرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے زمن ابرہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا پادشاہی قبول نکی ملک طوائف الملوک ہوگیا پانسو بارہ برس کے بعد ازدشیر بن بابک نے ملک فارس کو جمع کیا اوسوقت نوسے پادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور کے ملک کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے ازدشیر ساسان بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چارسو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرہ جنمین یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد ہین مانی کا ظہور زمانۂ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور وظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک خلق نے اوسکی بات مانی تو یہ ثنویہ اوسی کی امت کو
کہتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھہ سو اکیس سال بعد ہوا بلہ ولصاں
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا شاپور نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم وبکر وعبد القیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرادیے انجیل کو جلادیا مزدک مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا مجوسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال وزن مین سب برابر
ہین اسلیے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھہ ہزار ایکسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد پادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوادیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کردیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا عدن تک پہونچا دو پہاڑون کے بیچ مین راستہ
پانی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا ہے
اسی کے زمانے مین عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ اسکندری
آٹھہ سو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کردیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشخانے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کرکے
حلوان وخانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
مان مریم بیٹی پادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت بتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پر پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی ترپن
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
اسکے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین تیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین ہرقل

نے فرس پر چڑہائی کی صاحب تاریخ تقویم و تاریخ قدس متفق ہین اس بات پر کہ ولادت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہبوط آدم سے چھہ ہزار ایک سو تریسٹھہ سال کے بعد
ہوئی لکن یہہ سال بحساب شمسی ہین اور سنہ مولد نبوی قمری اسلیے دونوں مین جمع کرنا مشکل ہی
مابعد مولد کو راجع طرف شمسی کے کرین یا ماقبل مولد کو طرف قمری کے پھیرین اس بنا پر
ہبوط آدم سے تا مولد نبوی چھہ ہزار تین سو اکاون سال دو سو اونتیس دن قمری ہوتے ہین
قریب ہفت ماہ کے مولد سے تا آخر سال ہجرت ایکہزار دو سو ترپن سال پس اس حساب سے
ہبوط آدم سے تا آخر سال مذکور سات ہزار چھہ سو چونسٹھہ برس کچھہ مہینے قمری ہوئے مولد
سے تا آخر سال مذکور ایکہزار دو سو اٹھارہ سال قمری و ساٹھہ دن ہوتے ہین تقریبًا یہہ مدت
قریب دو ماہ کے ہی اسلیے ہبوط آدم سے تا آخر سنہ مذکور سات ہزار تین سو اکہتر سال
شمسی ہوئے یزدجرد پر سلطنت فرس زمانہ عثمان مین ختم ہوگئی سنہ اکتیس ہجری مین وہ مارا گیا
طبری نے کہا ساری عمر عالم کی آدم سے تا ہجرت مطابق زعم یہود کے چھہ ہزار چھہ سو بیالیس
برس ہوئے حسب قول نصاری چھہ ہزار سال موافق زعم فرس تا قتل یزدجرد چار ہزار
ایکسو اسی سال انکے نزدیک سنہ تیس ہجری مین وہ مارا گیا ہی مسلمانون کے نزدیک
درمیان آدم و نوح کے دس قرن ہوئے ہر قرن سو برس کا اسیطرح درمیان نوح و
ابراہیم کے دس قرن گذرے اسی طرح درمیان ابراہیم و موسی کے دس قرن ہوئے
زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھہ سو برس ہی واللہ اعلم

ذکر فراعنہ مصر ملوک قاہرہ

مصر مین اگرچہ قبطی یونانی عملیقی سب قسم کے آدمی بستے تھے لکن قبط زیادہ تھے انھین کی
پادشاہی تھی صابئہ بھی یہان رہتی بت پوجتی تھی طوفان کے بعد بڑے بڑے انواع
فنون کے عالم اس جگہہ ظاہر ہوئے خصوصا طلسمات و نیرنجات و کیمیا کے شہر منف اس
مملکت کی کرسی تھا یہانتک کہ ولید بن مصعب جسکا لقب فرعون ہی اور وہ عمالقہ مین سے تھا

پادشاہ مصر ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی کے وقت مین تھے قرطبی نے کہا فرعون
قبطی تھا اسنے دعوی ربوبیت کا کیا اسکا قصہ قرآن مجید مین آیا ہی چہتر جگہہ اس ملعون کا
نام مذکور ہی فرعون کے بعد مساۃ دلوکہ قبطیہ نے مدت تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے
مصر پر غلبہ پایا تو چالیس برس تک مصر ویران رہا جب دولت بنی بخت نصر کی ختم ہو گئی
طہارست والے فرس نے اوسپر غلبہ کیا بقراط حکیم اسی کے زمانے مین تھا یہانتک کہ سکندر
مصر پر غالب آیا جب مصر مین اسلام پھیلا پہلے بنی امیہ پھر بنی عباس خلیفہ رہے پھر قرامطہ
کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک مسلط ہو گئے پھر دولت عثمانیہ کے قبضے مین آیا اب خدیو
کے ہاتھ مین ہی توفیق باشا خدیو مصر ماتحت سلطان روم ہین مصر خاص کے لیے کتب
تاریخ علحدہ لکھی گئی ہین اس زمانے مین رئیسہ معظمہ بھوپال نے بعہد اسمعیل پاشا و توفیق پاشا
چند کتب دین مطبع بولاق مین طبع کرائے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضہ ندیہ جلاء العینین
وغیرہ یہ مطبع خاص خدیو کا ہی خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن مین قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا پادشاہ ہوا
سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اوسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو
سبا کہتے ہین پادشاہ ہوا زمین مارب مین سد اسی نے بنایا ہی جس سے ستر نہرین نکلی ہین
پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت ہدہاد نے بیس برس حکومت کی
پھر نکاح مین سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذونواس مالک ہوا جو یہودی نہو تا وہ اوسکو
آگ کے خندق مین ڈالتا اسیکو صاحب الاخدود کہتے ہین پھر ذوجدن مالک ہوا یہ آخر
ملوک حمیر ہی دو ہزار بیس برس تک اس گھر مین سلطنت رہی سب پادشاہ اس مدت مین
چھبیس ہوئے پھر یمن مین چار حبشیون آٹھ پارسیون نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام
آیا اہل یمن مسلمان ہو گئے ولله الحمد یمن کے فضائل قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہین

سلسلۃ المسجد مین کچھہ لکھے گئے ہین فصل سیوم مین جلد سالک بھاجی آگئی ہی یمن مین اس طرح اولیا ہوتے ہین یہان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یہان کے ایمان وحکمت کا اعتبار ہی مسلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان عہد اسلام مین یہان جتنے ایمہ یعنی ملوک یمن ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد مستقل تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل امیر امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور باللہ کے ان سب نے مذہب زیدی کا خوب ہی قلع وقمع کیا متعدد کتب رد مین لکھے سنت صحیحہ کا رواج دیا وللہ الحمد

ملوک حیرہ

یہ حیرہ خود مین عرب ہی پہلے اس مین کا پادشاہ مالک بن فہم اولاد یعرب سے ہوا اسکا ملک اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی والے پادشاہ ہوئے اول پادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک کہ منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو مغرور کہتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کر لیا

ملوک غسان

یہ قیاصرہ کے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان کے یمن سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے پہلا پادشاہ انکا جفنہ بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانۂ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا انکی مدت چارسو برس یا چھہ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانۂ عاد مین تھے وہ اور اونکی خبر دو لومٹ گئی وہ عرب بادیہ کہلاتے تھے دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب یمن کا پادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا پادشاہ تھا اسمعیل علیہ السلام سے میل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین بیاہ کیا منجملہ ملوک عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبے مین بت رکھے عرب نے اونکو پوجا یہانتک کہ اسلام آیا ابن خلدون نے کہا سارے عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

حمیری قضاعہ عدنان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان موافق ظاہر کلام بخاری کے قضاعہ حمیر سے تھا لکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون ہین یقینی بات معلوم نہین ہو سکتی ہی

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مار ڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے ملت انکی صابیہ تھی یہ کہتے ہین ہمنے دین شیث و ادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی انکی کتاب کا نام صحف شیث ہی سات نمازین پڑھتے تیس روزے رکھتے ستارون کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک اہرام مین قبر شیث کی دوسرے اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی کہ قبر شیث کی اجودہیا مین ہی جسکواب اودھ کہتے ہین یہ متصل لکھنوُ کے ہی یہ قبر بہت بڑی ہی خدا جانے سچ ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی پھر اونکی قبر اہرام مین کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین روی زمین کے سارے دینون سے پہلے کا دین ہی جب اونکے دین مین محدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار انکے مذہب کا تعصب روحانیات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین آئی پہلے زمانے مین سب صابیہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین ہیاکل و اصنام کو پوجتے یہ امت اقدم امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص مالک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک پھر مسلمانو نے

چھین لیا کبھی اوسپر عمالقہ غالب ہوگئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو قبط غالب
ہوئے یہانتک کہ مملکت اسلام مین سب مٹ گئے

امت فرس

یہ کرمان و اہواز وغیرہ اقالیم کے پادشاہ تھے جو وسط معمور دنیا ہی ارض فارس کو جو جیحون
کی پرے ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی وری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین
اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرث کی اولاد
ہین جو انکے نزدیک آدم ابو البشر تھے کیومرث کے زمانے سے اسلام تک ملک انہین رہا
بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبہ ضحاک و افراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب امم
کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند منتظم ملک تھے دیلم جیل کرد انھین کے
گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرتیہ ہی الٰہ قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین الٰہ مخلوق
کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین اول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین اصل دین انکا تعظیم
نور کے بچنا ظلمت سے ہی اسیلئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس
اوسکے دین مین آگئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین ارمزد رکھا اوسیکو
خالق نور و ظلمت ٹھرایا وحدہ لاشریک لہ بتایا زردشت نے کہا ہر دن خدا اسنے
ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھہ دن مین ساری خلق
پوری کی انہین چار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصاً بعد فتوح اسلام کے
کچھہ لوگ انکے گجرات ہند و ممبئی کی طرف آبسے ابتک وہان موجود ہین لکن سب کے سب
جاہل کوئی عالم انہین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی اللن نام چھتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی یہ شاعر
و فصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انہین فلسفت آئی حکیم ابیدقیلس زمانہ داؤد علیہ السلام

مین تھا فیثاغورس زمانہ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر چار سو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا بلاد یونان کی جانب شرق و غرب قسطنطنیہ بالای خلیج
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر نیطش ہی یہ امت
باتفاق محققین اولاد یافث سے ہی پھر کسی نے یہ کہا کہ روم ہین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے انکے ملوک بھی بڑے بادشاہ فخر مند تھے یہانتک کہ روم انپر غالب آئے
انمین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٓہی ریاضی انکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانہ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثاغورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چھانوے برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے وہ
ایکہزار ایک سو کچھہ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط غار مین جا رہا اوسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا افلاطون اوسکی جگہہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین نکر سکتا تھا حکمت کا سبق دیتا شامیانہ کے نیچے دھوپ سے بچکر چلتا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانہ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نوسو چوتیس برس کا فاصلہ ہی اس حساب سے افلاطون کچھہ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھہ قبل تھا پس تقریبا درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطون اور
ہجرت کے ہزار سے کچھہ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مشائی افلاطون سے ہی
غرب سے تا شرق غالب معمور کا پادشاہ ہوگیا فارس سے تا سند سند سے تا ہند اوسنے
لے لیا فور ہند کا بادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکہکر فرد زمانہ ہوگیا برقلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی جسمین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیموخارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چارسو بیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کو اکب کو اوسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ
جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور مامون خلیفہ کی رصد مین چہ سو نوے برس
کا فاصلہ ہی مامون کی رصد بعد دو سو ہجری کے بنی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی
بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بنتا جو خلاف طریقہ
اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چار سو نوے برس تقریباً ہوتے
ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچھ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب
مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہ یونانی حکیم سب کے سب کفار تھے انکے علوم کا علوم اسلام مین
جو زمانۂ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر دخل ہوا یہ ایک بڑا وسیلہ
دین اسلام کا ابلیس کے ہاتھ آیا ابتدا مین نیت علماء اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم
کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لکن بعد ایک مدت کے اون فنون
کو متاخرین علماء اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑ گئے اس حرص میں بعض مین
مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز غربت اسلام
بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا
اہل رای و دہریہ اوسکے علماء کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکماء اور راونکے قیل و قال پہ
اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہوگیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا للہ

ذکر امت یہود

یہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے عام ہین
اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہو گئے جو بنی اسرائیل نہ تھے یہود مین اکہتر
فرقے ہین خدا نے انپر غصہ کیا نبوت و ملک دونو کو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی
مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی انمین اگر کوئی قدرے آسودہ ہی
تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی اسلام سے انکو نہایت عداوت ہی آیلیا و روس و روم و اصفہان

وبعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکہتے ہین تثلیث کے قائل ہین کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کر ڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم صورت مسیح تھا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلالیا قرآن مین اسیطرح ہی آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جو اونکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا شاید یہی چودہوین صدی ہو اللہ ایسا ہی کرے کہ ہم اونکو ان اپنی آنکھون سے دیکھین کلیجا ٹھنڈا کرین نصاری مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار لکھے ہین چار شخصون نے انجیل لکھی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نی یونانی مین یوحنا نے بھی یونانی مین اس دین مین صابئہ روم داخل ہوگئے ارمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین پھر گرج وچرا کسہ مسلمان ہوگئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تھے سوریہ حلب بغداد مین اب بھی بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آورپا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرنساوی کوئی طلیانی کوئی روس ہند کے حاکم آج یہی انگریز ہین جنکو برطانی بھی کہتے ہین سورۂ فاتحہ مین مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین تیس برس ہوئے زمانۂ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تھے اب تو فقط برائ نام ہی نسب کے سب راہ و رسم فلاسفۂ یونان بجا لاتے دہریہ کا مذہب برتتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈہال مذہبی کسی قوم کی اصل طریقے اوس قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکہے ہین لکن ہر جگہہ بابت امور مذہبی تعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت مال کی طلب ہر قوم و مذہب مین ایک وضع خاص پر تھی لکن اس امت نے جسقدر انہماک جمع مال مین کیا جو کچھہ الفت دنیا کے ساتھہ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی انکے لیئے ترک شرائع انجیل کی تسعہ دایہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلی اوسط ادنی اس امت کے وقتاً فوقتاً بتوفیق الٰہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین گو نقصان مال وعزت ہوا اسمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی قوانین ملکداری انکو ملی ہی وہ کسی دوسرے کو میسر نہوئی اس عقل وشعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہو جاتی تو شائد نظیر انکا دنیا مین میسر نہ آتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اونین سلیقۂ ملکداری وآبادئی دنیا وتحصیل دنیا کا ایسا نہ تھا جیسا انہین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہند

یہ بہت فرقے ہین ملل نحل میں انکا ذکر نام بنام کیا ہی انہین بت پرست آتش پرست براہمہ نجومی ہو وغیرہ سب طرحکے لوگ ہین آنکی نجوم خلاف نجوم روم وعجم ہی ملک ہند نہایت وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانۂ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین قنوج ہی جو وطن ہی کاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد دستار وصد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے کی راہ ورسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین آسکے مشرق مین چین کا ملک بدہ کا مذہب ہی ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج خود اقوام ہنود کی بھی نہین یہ عجب قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا حجر شجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز جہان بھر کی نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتداء حدوث مین ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سبکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذاہب عالم ہی پہلے بید پر دار مدار تھا پھر جب سے پران نکلے توحید بید موقوف ہو کر انواع شرک وکفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلۂ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

نہ تھا اس زمانہ آخر مین بعض ہنود نے جرأت رد اسلام پر کی اہل اسلام نے بعض نو مسلمون نے تحریرًا و تقریرًا خوب افحام خصوم کیا حال مین بعض ہنود نے پھر طریقہ مذہب بید کو جس سے توحید خداوند ثابت ہی تازہ کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار بھی اوسیوقت نافع ہی جب سب کتب و انبیا پر ایمان لا کے نبی آخر زمان کی تصدیق کرے اونکے فرمانبردار ہو نہین داخل ہو ورنہ کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی ایک خدا دو خدا تین خدا کے تو بعض اہل ملل بھی قائل تھے لیکن اتنے معبودون کے قائل سوا ہنود کے کوئی دوسرا فرقہ معلوم نہین ہوتا ؎

تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی بگزار خدائے کہ بصد رنگ تراشے

عقیدۂ وحدت وجود جو جہلۂ صوفیہ مین مروج ہو گیا ہی وہ اسی قوم کے قدما سے ماخوذ ہی کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین خلق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلف اسلام نے حکومت کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد چنگیز خان سے تھی حکومت ہوئی زمانۂ غدر سے نام و نشان اونکا مٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانہ عالمگیر بادشاہ سے لڑکھڑا گئی تھی لکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای نام کسیقدر زمین کے والی کہے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے مثل نوکرون کے ہین بلکہ نوکر اونسے اچھے ہین

امت سند

یہ غربی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو لان کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف سارے ملک سند کو تبیل بھی بولتے ہین ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوسپر نصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر ہاتھہ مین راجہ جموکے ہی

امت سودان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی مار پرست کوئی بت پرست
جالینوس نے کہا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھہ یہ مخصوص ہین بال گھونگر داڑھی کم
نتھنے پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھہ پانون مین بوائی ترہ
لنبا بہت ناچنے ولے بڑی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی بیچ مین دریا ہے
انکے شہر بڑے لنبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے فخر کا خصی ہوتا ہی تو یہ انکی قوم ہی
لقمان حکیم جو داؤد علیہ السلام کے ساتھہ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے
ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین سے
تھے قوم بجا نہایت کالی ہی ننگے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح
پیش آتے ہین قوم دمادم نیل کے کنارے پر بستی ہی بلاد زنج سے کچھ اوپر ہٹ کے
یہ سودان مین تتر ہین دین مین مہمل ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھرے
بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھہ کافر کچھہ
مسلمان ہین ایک قوم کانم ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سودان کے شہرون
سے بڑا ہی انتہا جنوب بہ غرب مین ہتے ہین

امت صین

انکے شہر بہت لنبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ تر طول
وعرض مین ہین دریای چین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین بنا
طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چین کے لوگ سیاست و
عدل مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے سر بڑے مذہب مختلف
رکھتے ہین کوئی مجوس کوئی وثنی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جمدان ہی اقصی چین

جسکو صین الصین کہتے ہین وہ جہت شرق مین نہایت آباد ہی اوسکے بعد سوا سمندر
کے کچھ نہین بڑا شہر چین کا سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بستے تھے اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ ان کا
مغرب مین جا رہا جنکو بربر کہتے ہین سو رہتے یکجا یہ نہین جا شق بدنام کہین + دن کہین
رات کہین صبح کہین شام کہین + سام کا نام عبرانی مین شام ہی بعض نے یہ بھی کہا ہے
کہ بنو کنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل قیس عیلان و صنہاجہ ہین بعض کو
زعم ہی کہ یہ اولاد افریقیس حمیری ہین قوم زناتہ انمین سے یون کہتے ہے کہ ہم لخمی ہین صحیح
یہ ہی کہ اولاد کنعان بن مازیغ بن حام ہین آنکے ہر بادشاہ کا لقب جالوت تھا جب داؤد
علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا بنو کنعان پریشان ہو گئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا
جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہین یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے ہین
آنکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین بے ترجمے کے سمجھ مین نہین آتے

امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی آنکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ انکا
شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے کھم لگائے بہشت
کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی ضعفا مفسرین نے اس حکایت کو
ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ یہ گھر یہ قوم سخت
قوی تھی پہاڑ کو کول گھر بنائے آنکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

امت عمالقہ

اولاد عملیق بن لاحذ بن سام سے ہین طول و جسمیت مین مثل ہین پہلے صنعا مین اوترے پھر حرم مین آئے
ایک جماعت شام مین ہی بحرین و الون سے اول موسی پھر یوشع لڑے فراعنۂ مصر اور کنعانی اور ملوک یثرب و خیبر
انہین مین سے تھے افغانون کا نسب بھی انہین سے ملتا معلوم ہوتا ہی اسلام مین عمالقہ کو افاغنہ کہنے لگے واللہ اعلم

امت عرب

جاہلیت کے عرب مختلف اقوام و مذاہب کے تھے عرب اول کو بائدہ کہتے ہین ان کا
حال مفصل معلوم نہین ہو سکتا یہ وہی عاد و ثمود و جرہم اول ہین جرہم ثانی جو نسل قحطان
سے تھے عربی بولتے انکو مستعربہ کہتے ہین آدم و نوح سے لیکر قحطان سے پہلے کسی نے
عربی زبان نہین بولی سب عجمی بولتے تھے اسمعیل علیہ السلام نے جرہم سے عربی سیکھی
یہ تیسرا طبقہ عرب کا ہی جسکو عاربہ کہتے ہین عرب مین عرب عاربہ ہین نسل قحطان سے
یہ امت اقدم امم ہی بعد نوح کے قوت و قدرت و آثار ارض مین سب سے بڑے تھے یہ اول
جیل عرب ہی ساری خلق مین اس امت مین بھی ملوک ہوئے

عرب مستعربہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کا نام ہی انکو مستعربہ اسلیے کہتے ہین کہ اسمعیل علیہ السلام کی زبان
عبرانی تھی پھر اونھون نے عربی سیکھ لی سکنی اسمعیل سے تا ہجرت دو ہزار سات سو ترانوے
برس ہوئے وہان قبائل جرہم تھے اونمین بیاہ کیا تھا اونکی بولی عربی تھی بارہ بیٹے پیدا ہوئے
جنمین سے ایک قیذار تھے قبر ہاجرہ و اسمعیل حجر مین ہی اسمعیل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم جو سلسلۂ نسب قبائل قریش ہی اوسمین بڑا اختلاف ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم عام فیل مین پیدا ہوئے قصہ اصحاب الفیل کا منصوص قرآن ہی ابرھہ جسنے ہاتھی
لیکر کعبہ شریف پر چڑہائی کی جبشی تھا یہ جبشی مالک یمن ہو گئے تھے ابابیل نے آکر سبکو
ہلاک کیا ابابیل کی تاویل چیچک وغیرہ سے کرنا تحریف ہی قرآن پاک کی قوضا کتب تاریخ
سے اگر یہ حادثہ بعینہٖ ثابت نہو تو نہو کلام خالق کے روبرو کلام مخلوق کی کیا وقعت

وہستی ہی یہ کام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کافر منافق قرآن
کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر
ہوئے ہین لکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر وتحاریر کا
خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور دروغگویون کو گھر تک پہونچایا واللہ الحمد عرب عاربہ مین
بنو جرہم ہین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو سبا ہین حمیر وکہلان اوسیکی نسل ہی سارے قبائل
یمن اور ملوک تُبّع اولاد سبا سے ہین سوا عمران اور اوسکے بھائی مزیقیا کے سب تبابعہ
اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دونو نسل کہلان سے ہین بنو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل
وتبوک واطراف شام مین بزمانۂ جاہلیت جا رہے زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے
اَوس وخزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلۂ ازد سے تھے خزاعہ
وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین ازد نسل ہی قضاعہ کی سدانت بیت اللہ انکے ہاتھ مین تھے
یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالۂ قریش کے کہا یہ کنجیان تمھارے باپ
اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار وظلم کے پھر قصی نے غلبہ پاکر خزاعہ
کو جو نزدیک اکثر کے مینی تھا کے سے نکالدیا بنو مصطلق جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین بسے اطراف عراق مین انکی دولت
تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع بشر کی یہی توحید باریتعالی پر ہی
یہود دی نصرانی مجوسی ہندو ہو جانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اور بات
ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و
رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانۂ ابو البشر
سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی ھو سماکم المسلمین من قبل سوا ہود
وصالح علیہما السلام کے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیغمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل و فرع ہی مین
تھے اسلیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین سو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کرتے رہے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیاء مین تھا وہ بحکم باریتعالی بحسب
مقتضای قوت و ضعف امم و تباین اطوار اقوام مختلفہ بنی آدم تھا اصول اسلام جو اصل
ملت ہر رسول و نبی کے ہین اونمین سوای اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیاء گذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ امنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث مین آیا ہی سب انبیاء آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت ابی ہریرہ سے اس اعتبار سے
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلاً اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود ژند و دساتیر والے مجوس صحف شیث والے صابی و علی ہذا القیاس
اس امت وسطا کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدید
قیامت تک نہو گی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی یہ امت قدیمہ اس زمانہ آخر مین عہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی جسکو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
برس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیاء کے
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع امم
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علحدہ آتا تھا ہر پیغمبر

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے اوسکو کچھہ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام سمجھی گئی اسلیے کہ سوا ناؤ والون کے کوئی آدمی دنیا مین باقی نہ تھا ناؤ والے سب مومن تھے متعدد اونکی نسل نہ چلی نسل فقط ہرسہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت مرحومہ کے کہ جب سے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تمام روی زمین کے لوگ اونکی امت ٹھہری جسنے اونکو مانا وہ امت اجابت مین ہی جسنے نمانا وہ امت دعوت مین ہی قرآن شریف مین ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث مین ہی وختم بی النبیون عیسی علیہ السلام کے بعد چھہ سو برس یا کچھہ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے آخر انبیا رعالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس مین ضرور کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لکن نہ کوئی آیا نہ کچھہ لایا جس نے اغوا ابلیس سے لنکے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد مٹ گیا جھوٹ اوسکا کھل گیا مسیلمہ وغیرہ نے تو اوسی عہد سعادت عہد مین ادعا کیا تھا لکن کذاب نکلا اسیطرح باقی مدعین کا حال ہوا یہ ایسے سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی ابتک باوجود اس طول مدت کثرت اعداء کے ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھہ کہا ویسا ہی ہوا جسکی خبر آیندہ مین دی وہ مطابق واقع پڑی جس خبر کا وقوع ابتک نہین ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہی ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ سنے گا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مریگا اور وہ ایمان نہ لایا ساتھہ اوس دین کے جسکے ساتھہ مین بھیجا گیا ہون لکن وہ دوزخیون مین ہوگا اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص یہودی نصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہین دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا دین

اسلام کے دوسرا دین مقبول و نجی نہین پھر اسکے بعد قسم کھا کر دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین ذکر نزول ابن مریم کا فرمایا اونکو حکم عدل کہا یہ حدیث بھی متفق علیہ ہی اسکے آخر مین
یہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا تمھارا جی چاہے تو تم اس آیت کو پڑھو وان من اھل الکتاب
الا لیومنن بہ قبل موتہ الآیۃ یعنی عیسی کے مرنے سے پہلے ہر کتاب والا اونپر ایمان
لاویگا مراد زمانۂ نزول ہی جسوقت فقط ایک ہی ملت اسلام ہوگی مسلمان تو اول ہی سے
حضرت عیسی کو خدا کا کلمہ اوسکے روح اوسکا بندہ جانتے ہین پتہ دل سے اونکو رسول خدا
سمجھتے و مانتے ہین پھر جبکہ ماوراء اسکے مسلمانون کے رسول نے بھی اونسے فرما دیا کہ
عیسی اللہ کے سچے رسول ہین جیسے موسی علیہ السلام تھے تو اب مسلمانون کو اونپر ایمان
لانا فرض ہوگیا ایمان بالغیب تو ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہی جب عیسی علیہ السلام زمین پر
تشریف لاوینگے اوسوقت کے مسلمانون کو ایمان بالشہود بھی حاصل ہوگا حدیث مین
آیا ہی ابن مریم آسمان سے زمین پر آکر حکومت و عدالت کا برتاو کرینگے صلیب کو توڑینگے
سور کو جان سے مارینگے جزیہ نہ لین گے فقط اسلام ہی کو قبول کرینگے مال بانٹین گے
لکن کون لیتا ہی ایک سجدہ اوسوقت بہتر ہوگا ساری دنیا سے اب تو مسلمانون کی خوب ہی
بن آئی پانچون اونگلی گھی مین ہین اندھا کیا چاہے دو آنکھین خدا وہ دن رات جلدی لاوے
کہ ہم مسیح علیہ السلام کو دیکھین اپنے ایمان کو تر و تازہ کرین جب مسیح آوینگے اوسوقت
مسلمانون کے امام بھی موجود ہونگے غرضکہ یہ وہ امت ہی کہ جسکا اول و آخر سراپا خیر ہی
بیچ مین جو ایک فوج کج ہوگی جسکی خبر بعض احادیث مین دی ہی شائد وہ یہی زمانہ ما بعد الف
ہجری ہو ظہور مہدی و نزول مسیح علیہما السلام تک اسلیے کہ اسوقت مین یہ امت بالکل
اگلی امتون کی چال پر چلنے لگی ہی جسطرح حدیث مین بھی اسکی خبر آچکی ہی کہ تم پیروی
کروگے اگلی امتون کی بالشت بالشت ہاتھ ہاتھ بھر کام مین دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ جو ماجرا بنی اسرائیل پر گذرا وہی میری امت پر گذریگا جیسے دو جوتے برابری مین ٹھیک

کہ اگر اونمین کسی نے اپنی مان سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے
جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی ہمنے تو سنا تھی دیکھا ہوگا کہ
اکثر رؤسا و امرا و والیان ملک نے زنان مدخولہ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے
بلکہ بعض نے زنان ابنا مین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ و مہ الا ماشاء اللہ اوسی چال
ڈھال پر ہر کاروبار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر
خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا
مصداق ان حدیثون کا چاہتے ہو بہر حال زمین کے پردے پر کوئی امت سچی کوئی ملت
اچھی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو بوجہ سایہ افگنی قیامت اسلام
کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گور مین ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

رسول امت اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

انکے باپ عبد اللہ پچیس برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی مان کا نام آمنہ ہی یہ
پیر کے دن بارہوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسری نوشیروان کو بیالیس
برس گذرے تھے غلبۂ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو اکاسی سال غلبۂ بخت نصر کو ایکہزار تین سو
سولہ برس ہوئے تھے انکے دادا عبد المطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نام رکھا ختنہ کئے ہوئے آئے اوس رات کنگورے محل کسری کے ہلکر گر گئے آگ فارس
کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرۂ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا اسطرح کے
صدہا علامات و آیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنی
جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دئے گئے تھے وہ سب مجموعا تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ آور انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے
انکی امت سب امتون سے اول بہشت مین جاویگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی سب

انبیاء پر جب تک مین اونمین نجاؤن سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت
نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تیس برس مین
یہ دین کامل کیا گیا دش برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین تریسٹھ برس کی عمر ہوئی
مرنے سے پہلے معلوم ہوگیا کہ اس سال مین وفات ہوگی اس سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس
ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہوگئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک دو قریشی بھی
دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین
اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے
نکلکر در بدر پھرنے لگے ہر کس بن کس سلطان و امام و امیر ہوگیا اللہ تعالے کو یہی منظور تھا

چاہا ہمنے وے نجاہا اوس نے چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہوا ✤

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم و معظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی
ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسکی طرف موںہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا
طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی یہی کعبہ ہی گرد اوسکے جو صحن تھا اوسکا
نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگئے ہین اوسکو مسجد الحرام
کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہہ ہی آثار انبیاء مین سے یہی ایک اثر
ابتک دنیا مین ظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا
یہ پتھر تو بڑے باپ کی کہانی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری
مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہہ سیکڑون
پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی
تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایکہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن
مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

کسی مسجد کی طرف سفر کرنا بامید اجر و ثواب منع ہی تجب مسجد کے لیے سوا ان تین کے
سفر جائز نہوا تو پھر کسی قبر کی زیارت کے لیے بامید اجر کیونکر جائز ہوگا خصوصاً جبکہ سفر
زیارت کا حکم بھی کسی حدیث صحیح یا قرآن شریف مین نہ آیا ہو صرف زیارت کو جائز رکھا ہی
علی الخصوص جبکہ زیارت والون سے افعال شرک و حرکات کفر و احوال بدعت صادر ہون
یہ کام تو بی سفر زیارت کے فقط کسی قبر کی زیارت مین بھی درست نہین گو وہ قبر اپنے ہی
گانون یا قصبہ یا شہر یا بستی مین کیون نہو چہ جائی اسکے کہ مال و جان خرچ کرکے سیکڑون
ہزارون کوس جاوے پھر وہان پہونچکر منکرات شرعی بجالاوے کہتے ہین مکہ معظمہ کو
آدم علیہ السلام نے بنایا برابر بیت المعمور کے جو آسمان پر مقابلہ کعبہ مین واقع ہی پھر طوفان
مین گر گیا پھر ابراہیم نے بمدد اسمعیل علیہما السلام بنایا اوسوقت سے آس پاس بلکہ دور دور
کے لوگ حج کرنے کو آنے لگے تبع نے اوسکو کملی پہنائی دروازے مین کنجی لگائی فرس
بھی اوسکا حج کرتے تھے نذر چڑہاتے جرہم اوسکے والی تھے پھر خزاعہ پھر قریش والیے ہوئے
پھر قصی بن کلاب نے اوسکی چھت بنائی کھجور کی لکڑی سے اوسکو پاٹا اوسکی دیوارین برابر
قد آدمی تھین جسکو اٹھارہ گز اونچا کر دیا ہی دروازے زمین سے لگے ہوے تھے اوسکو
قد آدم بنایا تا کہ سیل کا پانی اوسمین نجاوے پھر ابن الزبیر نے بنایا دو دروازے زمین پر
رکھے جسطرح زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے پردہ پہنایا ستائیس گز دیوار کو اونچا کر دیا
مگر قواعد قدیم پر پھر حجاج نے زمانۂ عبد الملک مین اوسکو توڑ پھوڑ کر قواعد قریش پر بنایا
ایک دروازہ رکھا جو ابتک موجود ہی کہتے ہین حجاج بن یوسف مذکور حدیث عایشہ کو
سنکر ابن الزبیر کے فعل کی صحت سمجھکر اپنی اس حرکت پر نادم ہوا یہ کعبہ میدان مین تھا
زمانۂ نبوت و خلافت ابی بکر تک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھر مول لیکر میدان
بڑہا کر گرد اوسکے چارون طرف دیوار طیار کرادی پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی بڑہایا
پھر ابن الزبیر پھر ولید پھر منصور پھر مہدی نے اوسمین زیادت کی جو ابتک موجود ہی

پہلے دیوار قد آدم تھی اب اوسکے گرد دالان مسقف ہین جو کچھہ بزرگی وعظمت خدا نے
اس گھر کو ابتداء بنا سے ابتک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب جداگانہ درکار ہی
سواے ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہوا وسمین آنے سے اب منع کردیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہ بند و چادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
حرم کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدے کی طرف بھی ہفت میل ہی
اس بستی کو ام القریٰ کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین قطعۂ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانۂ فرج بن برقوق چرکسی
سے جو کئی عمارتین بنائی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالائی زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھہ جاتی ہی
سو اس جگہہ ان چار مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
اما رہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی و مسجد ایلیا بھی کہتے ہین اوسکی اصل یہ ہی
کہ زمانۂ صابئہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر تیل چڑہاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا وہان موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھہ اوسمین لگایا سونے کی

کبھی بنائی اوسکی پشت پر تابوت رکھنے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رویہ تھا
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھہ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کردیا توریت
وعصا کو جلادیا ہیاکل کو گلا ڈالا پتھرون کو پھیک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا یہ
نبی تھے یہود کے بہمن نے اونکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کرکے اوسکے
حدود مقرر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی آؤ بھگت کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودوس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا آو رچھہ برس مین پورا کیا پھر طیطش رومی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی مان نصرانی ہوگئی تھی قدس مین بتلاش اوس لکڑی کے آئی
جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دیگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈھونڈھ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ اونکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اونکی ولادت کا بنا دیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنادی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجالائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام کے
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے پادشاہ روم کو حکم دیا کہ کاریگر و سامان بھیجدے
چنانچہ اوسنے مدد وا بھی دی مسجد حسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعۂ عبیدیین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بدعات عبیدیین کو خاک مین ملادیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسی مین کنیسۂ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو ابتک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنای مکہ اور بنا مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے سے یہ جگہہ
اللہ تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ نہو ایسے
کہ دونو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام سے زمانۂ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی بلکہ صابئہ نے صخرہ پر
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینۂ منورہ کا یہ حال ہی
کہ مدینے کو مہلائل نے عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھہ آگیا پھر بنی غسان
کا اوسپر غلبہ ہوا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے جہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا فضائل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا روئے زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوتی
رحمت الٰہی کو دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو آجتک ہاتھہ مین سلطان
اسلام کے ایک عمر دراز سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
لکن اوسکے باب مین کوئی آیت وحدیث نہین آئی دو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھادین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھادے بیوت نار فرس ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نرہے جعلناهم احادیث ومزقناهم
کل ممزق جس جگہہ یہ ہرسہ مسجد ہین وہان ابتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ مین زمانۂ معین پر
ہوتا ہی ارض تسعین وبلغار مین جو صورت نماز وروزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جای
انسان سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہے
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن کے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہر دن ایک مدار کو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصے کرے ایک حصے کو دن سمجھے اوسمین صبح ظہر عصر وقت پر پڑھے آس مدار کو
ان تین وقتون پر قسمت کرے نصف آخر کو شب ٹھہراوے اوسمین پہلے مغرب پڑھے
پھر جب سورج ربع مدار کو پہنچے عشا ادا کرے اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے
تا آخر حوت رات دن کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہراوے ۔ اسلیے
کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونون مین کچھہ تفاوت نہین گو نظر مین اوج وحضیض کے
اختلاف سے کچھہ تفاوت معلوم ہو عموم کے لیے یہ راہ ہی کہ جہاز والون سے جو معمورہ
سے آتے ہین مہینا قمری پوچھہ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجھکر جب رمضان کا مہینا آوے
نصف مدار کو دن قرار دیگر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہراکر افطار کرے رہا بلغار
وہان سورج ڈوبتے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جہت شمال مین صقالبہ کا شہر ہی
نہایت برد وہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرکے پنجگانہ نماز پڑھی یہ نکرے کہ چار یا تین
نماز پر قناعت کرے اسلیے کہ جیسے قبل غروب شفق وہان سورج نکلتا ہی وقت عشا نہین
آتا اسیطرح گرمی کے چلے مین وہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی
کتاب ناظورۃ الحق مین لکھی ہی

آسمان

حکیمون نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار اوتیس ہین اونمین سات سیارے
ہین انکو خنس کہتے ہین کنس بھی بولتے ہین قرآن شریف سے وجود کو اکب کا ثابت ہی
مگر تعداد بیان نہین کی گئی باقی ان سات کے سوا سب ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے
کا ایک فلک ہی مثلا چاند آسمان دنیا پر ہی سورج آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین
اومع عرش وکرسی کے نو سب سے زیادہ نزدیک ہمسے یہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد
پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسپر فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری اوسپر فلک زحل ہی
پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین سوا سبع سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس
فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان دنیا کو تارون
سے زینت دی ہی آپمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز توان فلک
ہمیشہ چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گھڑی مین ایک دورہ پورا کرتا ہے
اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی نہ ارادی
اسی فلک نہم کی حرکت سے راتدن پیدا ہوتے ہین جب تک سورج افق ارض کے اوپر ہے
دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہوجاتی ہی سورج جب چھ برج
شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف
ہوتی ہی جب بروج جنوبیہ مین گھستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے
تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدانے سب سے پہلے جاڑے
کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ
حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع
کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی و جید ہونے کا بیان مفصل
لقطۃ العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اوسیقدر ہی جو کتاب
وسنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایۃ السائل مین ہوا ہے باقی بلند پروازی ہی عقول
نوع بشر کی اوسکی صحت و غلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا نہین
کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان ربك لبالمرصاد اونکو یاد نرہا عمدہ کتاب اس
فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دوسرون نے بھی اوسکا
اختصار کیا ہی علم زیچ اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون

زمین

جہتین چھ ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند سارے تارے نکلتے ہین دوسرے غرب

جہان یہ سب ڈوبتے ہین تیسرے شمال جہان مدار جدی و فرقدین ہی چوتھے جنوب
کہ وہان مدار سہیل ہے پانچوین فوق جدہر آسمان ہی چھٹے تحت جس طرف زمین ہے
کہتے ہین زمین گول ہے کسی نے کہا گول نہین بلکہ پہاڑ دریا اونچا نیچا آباد غیر آبادیت
ہوا مین کھڑی ہی ہوا ہر طرف سے اوسکو روکے ہوئے ہی جیسے زردی انڈے کے
بعد زمین کا آسمان سے ہر طرف برابر ہی ہشام بن حکم نے یہ خیال کیا ہی کہ زمین کے نیچے
کوئی ایسی چیز ہی جو طالب ارتفاع ہی وہ زمین کو نیچے گرنے سے مانع ہی آسمان نے کھم
اسکو کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کہا پانی پر قائم ہی پانی اوسکے نیچے محصور ہی کوئی رستہ
نہین ملتا کہ اودہر جاوے کسی نے کہا افلاک ہر طرف سے اوسکے جاذب ہین اس لیے
کسی طرف جھک نہین سکتے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی افلاک زمین کے مقناطیس ہین
ہو نہ زمین کا ہماری طرف ہی اوسپر ہوا ہی ہوا کے اوپر افلاک ہین ایک پر ایک نوین فلک
تک بعد اوسکے خلا ہی یا ملا یا نہ خلا ہی نہ ملا ہر آدمی کو آدہا آسمان نظر آتا ہی آدہا اوسکی نظر سے
چھپا رہتا ہی جب ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہی تو وہان کا آسمان نظر آتا ہے
جو پہلے چھپا ہوا تھا زمین پانی پر یون ہی جیسے ایک دانہ انگور کا پانی کے اوپر ہو بعض
طرف سے پانی گھٹ گیا ہٹ گیا وہان حیوانات بسے آدمی سے اوسکی آبادی ہوئی
اس نوع کی خلافت ساری خلقت پر ہی یہ وہم ہی کہ زمین کے نیچے پانی ہی بلکہ تحت حقیقی
زمین کا دل اور اوسکا وسط کرہ ہی جو مرکز ارض ہی نصف زمین پانی سے کھلی ہوئی ہے
جسکو چارون طرف سے بحر محیط شامل ہی اس کھلی ہوئی زمین مین جنگل و خلا بہت ہی
آبادی کم جنوب مین شمال کی نسبت زیادہ تر خالی ہی آباد ٹکڑا زمین کا جانب شمال زیادہ تر
مائل ہی شکل مسطح کری پر جنوب سے تا خط استوا جاتا ہی شمال سے تا خط کری جسکے بعد
پہاڑ ہین جو فاصلہ ہی درمیان اس ٹکڑے اور پانی کے انھین کے بیچ مین سد یاجوج ماجوج
ہی پہاڑ مائل ہین طرف مشرق کے مشرق اور مغرب سے عنصر آب تک سماتے ہین دو ٹکڑے

ہو گرد آئرہ محیط سے زمین جسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی منجملہ اوسکے آباد چوتھائی
حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمین ہین خط استوا کا وجود خارج مین نہین ہی ایک فرضی
بات ہی کہ ایک خط ٹھہرالیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی نیچے مدار رأس حمل کے اس
خط پر دو نقطے لگائے ایک مدار سہیل پر ہی ناحیہ جنوب مین دوسرے کا مدار جدی پر ہی
ناحیۂ شمال مین یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول ہی
زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک یہ عرض ہی زمین کا زمین کی مسافت مین اختلاف
ہی کہتے ہین پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی مین دریا کسی نے کہا
زمین ایکسو بیس جزو ہی نوّے مین یاجوج ماجوج بارہ مین سودان آٹھہ مین روم تین مین
عرب سات مین ساری امتین کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی ابن منبہ نے
کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل مین ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل مین کھڑا ہوا اور یہ سچ
کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانون اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت ارض اور
تقسیم عمارت مین اور بہت قول ہین جنکی صحت وغلطی کا حقہ معلوم نہین ہو سکتی اقلیم
اول مین تین ہزار ایکسو شہر ہین دوسرے مین دو ہزار سات سو تیرہ تیسرے مین تین ہزار
اونہتر شہر ہین چوتھے مین دو ہزار نو سو چہتر شہر ہین پانچوین مین تین ہزار چھہ شہر ہین
چھٹے مین تین ہزار چار سو اسّی شہر ہین ساتوین مین تین ہزار تین سو شہر ہین یہ حساب
اگلے زمانے کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہین کتنے ویران ہر سو برس خصوصًا ہزار
برس مین غالبًا آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہو جاتی ہی سات ہزار فرسخ مین یہ
ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہین باقی سب ویران جسمین نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو
چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین سیدھا بازو ہند سند بایان بازو خزر سینہ مکہ عراق
پاؤن شام مصر رُوم مغرب زمین کے طول وعرض مین فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف
حدود اقالیم سبعہ سب ظنی وہمی ہین ان خطوط متوہمہ کا خارج مین کچھہ وجود نہین ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک
خیال کیا گیا ہی ان اقلیمون کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول
کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح
ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے
مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین
مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی بہ
حساب وسط اقالیم کا باعتبار اطول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بُعد بلد کو اقصی عمارت سے
مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بُعد کو خط استوار سے خط استوا وہی ہی جہان
رات دن برابر ہون سو جو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی
وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف
منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف
مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ
ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بتایا ہی ساتون ولایت کا حال اور اونکے طول و عرض
و بلاد و قری کا بیان لقطة العجلان مین لکھا گیا ہی حظیرہ و ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا
ذکر ہی یہ محض استقراء خیالی حسکم ظنی ہی اقلیم رابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و
خامس اوسکے بعد دوم و ششم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ
ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بُعد کا لقطہ مین مفصل مذکور ہی

ارض جدید

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاری کو لگا یہ زمین ہفت اقلیم سے جدا ہی
اسکو برّ اعظم اور ینگی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم مین جیسے
سے ہے یہ دو حصہ یا کچھ زیادہ ہم اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے پانؤن

اوس ملک کی لوگون سکے باتون سے ملجاوین سردونو کے آسمان ہی کی طرف رہین امریکا مین بہت شہرین
گرم سرد ہر چہار فصل اس دنیا کے ہوتی ہی وہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمائر عظیمہ موجود ہین
سلطنت وہان کی ہاتھہ مین نصاریٰ کے ہی اسلام وہان بھی پہونچ گیا تھا جب تو قدیم
مسجدین دستیاب ہوئین صدقے خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق
و مغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال واللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ جنگل افریقیہ مین ایک
ملک جدید ظاہر ہوا جو ساڑھے چار کرور آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قصبہ گانون سب
کچہہ ہی سب لوگ وہان سکے مع سلطان مسلمان ہین ولا یعلم جنود ربک الا ھو

ملت اسلام

خدا نے محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بھیجا سب لوگ
مشرک تھے غیر خدا کو پوجتے تھے مگر کچہہ بقیۂ اہل کتاب جب مکے سے مدینے مین آئے سب
لوگ وہانکے انکے پاس آتے جاتے کوئی اونمین سوداسلف بازار کا کرتا کوئی کھجور کے باغ
رکھتا کوئی کھیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جسوقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکھتا
حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تھے کوئی کسی کے
پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نہ تھین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا
کچہہ تھوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثہ جدید ہوتا ابوبکر
رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونو مین حکم نملتا سبکو جمع
کرکے پوچھتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کر دیتا اوسپر عمل کرتے
جب حدیث ڈھونڈھنے سے بھی نملتی تو پھر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہو گیا تھا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق
ہر جگہہ پہونچانا منظور تھا کبھی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لکن وہ

حاضر نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار امیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس بعضا علم مصری کو ہوتا جو پاس شامی کے نہین ہے بعضا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہوا بعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
ہین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلدہ
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمرؓ سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعود سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نامعلوم امر مین اجتہاد کیا گیا اگر سب کا
علم ایک جگہہ جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتداء اسلام کا تھا ساری امت مشغول غزو وجہاد واصلاح حال بلاد وعباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدام فالاقدام والاہم فالاہم
اوسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابہ پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہاء امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر فقیہ نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابو حنیفہ وسفیان وابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک وابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
مین لیث مصر مین جہان آیت وحدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابے
صدہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد نتھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم ومفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکو جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتادیا پھر چوتھے
قرن مین سفر کا رواج واسطے طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ وربیع نے

بصرے مین معمر نے یمن مین ابن جریج نے مکے مین سفیان ثوری نے کوفے مین حماد
بن سلمہ نے بصرے مین وکیع بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین وعلی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابوبکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت چوکس ہوئی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے جسکے پاس پہونچے اوسپر
حجت قائم ہوگئی اوسے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد وقیاس پر نرہی پھر جمع احادیث کے
بعد دروازہ صحت وضعف کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا مٹ گیا صحابہ وتابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت وعارف سیر صحابہ وتابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے ایکسو ستر برس بعد ہجرت سے اونھون
نے ابویوسف شاگرد امام ابوحنیفہ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا سنہ ایکسو
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہوگئے افریقیہ مین لوگ
سنن وآثار پر چلتے تھے عبداللہ فارسی وہان مذہب ابوحنیفہ رح لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالک رح کو رواج دیا اوسدن
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس وافریقیہ والے مالکی
ہوگئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامہ خلق کو انھین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چار ناچار مالکی ہونا پڑا اسیطرح بلاد مشرق مین ذریعہ اسے قضا وافتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہوگیا پھر زمانہ خلیفہ عباسی قادر باللہ مین ابوحامد اسفراینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفہ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اور اہل

خراسان کو لکھہ بھیجا کہ سلطان نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہو گئی بغداد
والے دو گروہ ہو گئے جب ابو العلا نیسابوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہو کر
غل غپاڑا کیا انسے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت پادشاہ تک پہونچی سلطان نے
پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علحدہ کر دیا یہ خفا ہو کر طرف مصر و شام کے چلے آئے
یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی
حنفیہ سے زیادہ ہو گئے سنہ ایکسو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آئے تھے یہان کی
ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد
ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو اٹھاون
مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک
کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے
ابتدا اوسکی زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہرون شہر پھر کر اوسنے اس بدعت کو بلکہ
کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین
پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب
مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھہ مین غالب آئے انھون نے
دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہا شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے وللہ الحمد
اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصباً بلاد شام مین مذہب
حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آگیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب
کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے
دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھہ ذکر بھی مصر وغیرہ مین نتھا پھر پیچھے سے اسکا رواج ہوا
بیبرس بند قداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھہ سو
پینسٹھہ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سوا ان چارون مذہب اور

عقیدۂ اشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتا پتا نہ ملتا تھا آشعری وماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ نزاع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف باہمی
ان فریق کا بہت ہی کسی نے کہا چارسو یا کچھہ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی اسلیے کہ یہ اہل عراق ہین باقی
ائمۂ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس ورای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہرحال رواج مذہب حنفی ومالکی کا ذریعۂ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی واحمد کا
بوسیلۂ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابوحنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین آمام احمد شافعی کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھی اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگو نمین ہین آمام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی واحمد
اتباع غالب تھا آمام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار وآثار دونو ہین بڑی مبارک وقدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک رسالہ بھی انکا مشہور ہی آمام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن سند متصل صحیح سے ثبوت اوسکا
نہین آمام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے آنکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمۂ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع ومثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے فقہاء تو اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی آنکا مذہب یہی ہی کہ قرآن وحدیث پر چلے جب آیت وسنت نملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل جانبی خدا ورسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ ورسول سے محاربہ ومشاققہ کرنا ہی

جنھون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نہ تھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہو گئی تو اکثر جزئیات قضایا
کا حکم اوسمین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلۂ کتاب و سنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے لئے
ترک عمل مین بعض سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب جلب المنفعہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بھی بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق و جحود صدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مفہوم تقلید کذائی کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اللہ مین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام و شرک ہونے مین وہی
شک کرتا ہی جو علوم قرآن و حدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو دیسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھہ سکتا ہو کتب
رای اوسکی نظر مین ہون آساطیر فقہ و فتاوای اجتہاد سے روایت کشی کر سکتا ہو عالم وہی
ہے جو عارف کتاب و سنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ ساری امت پر مجتہد کے پیچھے اونسے لڑنا جو تابع دلیل ہین نہایت بے عقلی کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن و حدیث پر چلو دوسرا اوسکے مقابل مین کہے کہ فلان
مجتہد و امام کے قول کی پیروی کرو تمھین کہو کسکی بات معقول ہی اپنے مذہب کے تائید
کے لیے آیت و حدیث کے معنی خلاف فہمید جمہور اہل حدیث و علماء سنت دوسرے انداز
پر پھیرنا حقیقت مین خدا کی بندگے رسول کے امت ہونے سے موپنہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیھم ترسا ضالین ٹھہرے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع مسائل
مین اصول عقائد مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم اپنے
اگلون کی راہ پر چلتے ہین اسی پر ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا ہی ملل نحل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد مخطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھہ نص کے ظاہر ہو
مصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھہ خبر صحیح اور نص ظاہر کے کیا انتہی حاصلہ سو ایسی مخالفت
مذہب حنفی مین نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھہ نصوص کتاب واحادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی وامام احمد مین سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دارمدار تو صرف اتباع خالص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہین فرضاً کسی جگہہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہے
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث ملے تو رای
کو خلا مین پھینکدو ملل نحل مین یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فروض کفایات سے ہی نہ فروض اعیان
سے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ایمۂ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہین ہے
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داود بن
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث ونقل
اخبار کی اور طرف بنا احکام کے نصوص پر ہی جب تک کوئی خبر واثر ملے تب تک رجوع
طرف قیاس کے نہین کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم لی مذہبا
ووجدتم خبرا علی خلاف مذہبی فاعلموا ان مذہبی ذلک الخبر پھر اصحاب شافعی کو
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین ہین محمد بن حسن وابو یوسف وزفر وحسن لؤلؤی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلئے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بنا حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا ہذا رأیی وہو احسن ما قدرنا علیہ فمن قدر علی غیر ذلک فلہ
ما رأی ولنا ما رأیناہ یہ حنفیہ کبھی اونکے اجتہاد پر اور اجتہاد بڑہاتے ہین حکم اجتہاد مین

خلاف امام ابوحنیفہ کرتے ہین آپ ایسے مسائل جنمین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تین ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ چوتھے امام صاحب رای ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رای کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لکن حنفیہ زبردستی
زورازوری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علما ر متاخرین حنفیہ کی رای پر چلتے ہین
اجتہاد دراجتہاد انمین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بُعد مسافت کو تو دیکھو کہ ان اجتہادات کو کسقدر
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہین چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی بھڑائی کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو اس نا انصافی سے بچاوے

فرق خلیقہ اور اختلاف اونکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہوچکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہوجاویگی بہتر اونمین ہالک ہین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داوٗد ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کما ھذا احدیث
کبیر فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہوگئے
اہل سنت کا افتراق فتوے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر قریب

وہ ہی جو قائل ہی اس بات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب ولسان سے معاً فقط
اور اعمال فرائض وشرائع ایمان ہین فقط آبعد انمین جہمیہ ہین شیخ عبد القادر جیلانی رح
نے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان
ودل مین حصر کرتے ہین عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہین سمجھتے معتزلہ مین اقرب
فرقہ اصحاب حسین نجار وبشر مریسی کا ہی پھر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ مین اقرب
اصحاب حسن بن صالح کے ہین آبعد انمین امامیہ ہین غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہین بلکہ
اہل ردت وشرک ہین اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبد اللہ بن یزید اباضی ہین اور
ابعد ازارقہ رہے بطیخیہ اور جاحد کسی شی کے قرآن مین سے اور مفارق جماعت جیسے
عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہین فرق ہالکہ منحصر ہین دس گروہ مین ایک معتزلہ انمین
بیس گروہ ہین بیسوین گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی
تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہین مگر قلیل نادر دوم مشبہہ جنکو صفات مین غلو ہی یہ
معتزلہ کے ضد ہین انمین سات فرقے ہین سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد مین نہایت
غلو ہی حدیث مین انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر مین کچھ شک نہین ہی چہارم مجبرہ
یہ ضد ہین قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد مین غلو ہی اختیار وکسب دونو کی نفی کرتے
ہین انمین تین گروہ ہین پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت ضرر نہین
کرتی جسطرح کفر کے ساتھ کوئی طاعت بکار آمد نہین ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد
مین انکو غلو ہی نفی وعید وخوف مین مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہین منجملہ انکے ایک مریسیہ
فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقہ مین عراق المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج
وقدریہ وجبریہ مین بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید وخوف مین قائل
ہین تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث مین کلاب النار
فرمایا ہی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی واثبات وعد ووعید مین ہفتم نجاریہ یہ اتباع حسین

نجاریہ کے جو اصل مین حائک تھا یا ترازو بناتا تھا انمین تین گروہ ہین ہشتم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان مسئلۂ قضا و قدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین میل انکا طرف جبر و نفی صفات
و رویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معطلہ کے شمار مین نہم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے رکھا ہی انمین بیس فرقے ہین دہم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی قاسطون مارقون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انمین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلۂ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اور فرق کم و بیش ہو کر تہتر فرق ہالکہ کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ قسمت فرق
جو اس جگہہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کو حتی الامکان
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے و عمل کا کچھہ کچھہ نشان بھی دیا ہی فرقۂ خوارج کا ظہور تو
زمانۂ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا از مانۂ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اوسکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی ع ہر خس و خار کہ در راہ نمودے دارد
آخر ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست ۔ قدریہ کا ظہور عہد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر بعد عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے ہجرت سے
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب تجسیم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص زعیم طائفۂ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مرگیا قدس مین دفن ہوا وہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوای اہل مشرق کے جو صد گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش ہوتا رہا یہانتک
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چونسٹھہ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفے
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجب جگہہ ہی جو آفت دین مین آئے غالباً منبع
اوسکا یہی شہر ہی امام حسین رضی کو اسی جگہہ کے لوگون نے لٹوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی پہلے

اسی جگہہ جارجار کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوئے کہتے ہین وہ تنور جس سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک عدد ہین جو غلو رفض کا اس جگہہ تھا شائد ویسا کہین اور بھی ہو یہان وہ مثل مشہور صادق آتی ہی الکوفی لایوفی جو بغض اس جگہہ کے حنفیہ کو اہل سنت واصحاب حدیث سے ہی وہ بغض کسی رافضی نیچری سے بھی نہین ؎

دیوانگی و مستی از بوئی تو می خیزد — ہر فتنہ کہ می خیزد از کوئی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم و یونان کا ترجمہ کرایا تو کچہ اوپر سنہ دو سو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ و قرامطہ وجہمیہ ان فنون پر جھک پڑے عجب بلا و محنت ہاتھ سے ان فنون کے اسلام کے سر پر آئی مقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفۃ ضلال اهل البدع و زاد هم کفرا الی کفرهم جب تین سو چونتیس مین دولت بنی بویہ قائم ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق و خراسان و ماوراء النہر مین شیوع ہوا مشاہیر فقہا نے اوسکو اختیار کر لیا آدھر تو یہ ہوا اودھر افریقیہ و بلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا مصر مین اونکے داعی آگئے ایک خلق قرمطی ہوگئی بعد اسکے سنہ تین سو اٹھاون ہجری کا ہی مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و تمام عراق و خراسان و ماوراء النہر و بلاد حجاز و یمن وغیرہ مین لشکر اونکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا اون فتن و حروب و مقاتلہ کا حصر احاطہ نہین ہو سکتا ہی تنہا مذاہب فرق بدیہ و جہمیہ و معتزلہ و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ ست پڑ گئے انمین ہر شخص فلسفی تھا اپنی رای و فلسفت پر چلتا تھا نہ کوئی شہر بچا نہ کوئی قطر باقی رہا جہان طوائف کثیرہ ان فرق کے نہون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی کے بعد ہوا پھر یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب نور الدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر اس عقیدے کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا اسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مار ڈالے جنھون نے اوسکو مہدی نسمجھا یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و انتشار کا امصار اسلام مین سارے مذہب اوسکے مقابلے مین نسیا منسیا ہو گئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا کہ یہ لوگ اوسی طریقۂ سلف پر جمے رہے صفات کی تاویل نہ کی یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ و شیعہ و صوفیہ پر بھی انکار کیا اوسوقت دو گروہ ہو گئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل ملت سمجھا دوسرے فرقے نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اونکے اتباع شام مین بہت مصر مین کچھ اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ کے ہی وہ مشہور ہی دس بارہ مسائل سے زیادہ نہین انتہی بات یہ ہی کہ ؎

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب | لیک طور سلف بود مرغوب
حیثیت دانی عقائد ایشان | انتخاب فوائد ایشان ؎
پاے بر پاے مصطفی رفتن | بسر خویش سنے زپا رفتن ؎
پشت پا بر زدن بفہم جمیل | بر قیاسات و این ہمہ تاویل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بحسب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہی ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع و انفس جسپر اونکا رنگ و زبان دلیل ہی بیان کیا ہی بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم کیا یورپ ایشیا افریقہ امریکہ کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون سیل دیا کہ عرب و ہند متقارب ہین

ایک مذہب پر انکی توجہ خواص اشیاء احکام ماہیات استعمال امور روحانیہ کیطرف
ہی روم و عجم کا میل ایک مذہب پر ہی آنکی توجہ طرف طبائع اشیاء و احکام کیفیات و کمیات
اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی آیک اہل دیانات و ملل
ہین دوسرے اہل اہواء و نحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود و نصاری اہل اسلام ہین دوسری
قسم مین فلاسفہ دہریہ صابیہ براہمہ عباد کواکب عباد اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد ہین
جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک عدد مین منحصر ہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان
تہتر فرقے ناجیہ فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ حق نہین ہو سکتے
ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی مین رہا بلکہ قضایای عقلیہ مین بھی جبکہ
حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا و ممن خلقنا
امة یهدون بالحق و به یعدلون آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ
ایک ہی ہی باقی سب ہالک ہین فرقۂ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہین فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری
امت گمراہی پر جمع نہوگی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انمین حنفی اہل رائے
ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا هذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہاد ہی لکن
مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ کو نہ لکھا
نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلے مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اوسکے دو
قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اوس صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے
تعلق فقہی نرکھا احادیث و آثار کو جمع کیا ما انا علیہ و اصحابی کو جو نشان فرقۂ ناجیہ ہے
دانتون سے پکڑا فرقۂ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ اعلی درجے کے متقین سنت ا
تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اوس سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب ہین گے چنانچہ بمصداق
اس حدیث اور اوس شرح حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاوے گا
وللہ الحمد کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامۂ
مردم مین رواج پایا آسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود تھی بلکہ ابتداء اسلام سے تا زمانۂ قوت اسلام سنہ چھ سو پچاس
ہجری تک اسطرح کی کثرت درست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث و املا سنن کی گو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جب سلطنت بغداد زائل ہو گئی اہل علم حدیث وغیرہ
ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے
اُنکے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اوسوقت زیادہ تر
جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہو گیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہر چند بعض
علما منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو تعصب
اوس مذہب کا نہ تھا برای نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی
رای و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہا اسکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھہ فقہ ان چار اماموں مین منحصر نہین ہی نسبت دیگر فقہا کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہو گئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے نہ یہ کہ انسے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا بھی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
پائے گئے جنکا علم انسے زیادہ تھا حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین یا حصر کرنا علم رسول
خدا کا ان چارون مذہب مین دلیل جہل قائل ہی کوئی سند اسپر نہین فقہ کا علم جسقدر

مدون ہی کسی ایک قول کی سند متصل اوس امام تک نہین پہونچتی جسکا وہ قول یا فتوی یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا ایں زمانہ ممتد مین بہت سے اجتہاد در اجتہاد ہو گئے جو اونکی طرف لگائے گئے اون اجتہادات وفتاوی کا علم اونکے فرشتون کو بھی نہین تھا بلکہ اگر فرضاً آج امام صاحب موجود ہوں اور اونپر یہ فقہ جدید متاخرین عرض کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات وتخریجات سے مقر ہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف حدیث مفتی بہ قرار دئے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خرید نکرین ابوحنیفہ نام کے بیس فقیہ اس امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص ذی علم فرقۂ شیعہ مین بھی گذرا ہی عجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سب کے اقوال جمع ہون اور وہ سب مذہب امام ابوحنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول کس ابوحنیفہ کا ہی پچھلے حنفی محض بحسن ظن اگلے حنفیون کے کہنے سننے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ائمہ کا ہی بخلاف اہل سنت خالص وجماعت محدثین کے کہ انکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر سند متصل اوسکے تا قائل پہونچتی ہی جس سے قوی وصحیح سقیم وموضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی غضب خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ سند تا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون اونکے جامعین باتفاق موافق ومخالف متہم بعدم عدالت نہون کسی نے اونکے اہل تقوی ودیانت ہونیمین شک نہ کیا ہو اونکو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا غالباً نہ ہو تمام عمر طالب کسی جاہ وعہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا امام سے نہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے جاہ وعزت حاصل کی تھی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے اون کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے موتہ پھیرکر کتب رائی وقیاس واساطیر قیل وقال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوند یوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسولؐ خدا کی بات مانی نجاوے زید وعمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیر ہی ۔ یہ ذکر اور موئنہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان کو جو اللہ ورسول ویوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علحدہ ہوکر سنتی حامل ناجی مطلق بنے جو کچھہ قرآن وحدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ ۔ چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تعمق شدید ہر مسئلہ عقیدہ وعمل مین جو اہل کلام واہل رای وقیاس واصحاب جدل واصحاب قیل وقال نے کیا ہی واللہ باللہ تاللہ ہرگز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشواری سے کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین کہتے ہین قرآن وحدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے ہم نہین سمجھتے ہین تو یہی کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء سلف نے انکو جاہل غیر عالم کہا ہی گو کتب رای کے میانجی ملا ہون لکن اگر یہ لوگ کچھہ بھی شرم وحیا وانصاف رکھتے ہین تو ان سے از روی حلف اسقدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن وحدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر کتب رای وقیاس کی زبان بھی عربی ہی تمنے کتب فقہ کو یہانتک چھانا ہی کہ بعض تمہارے بعض کتب فقہ کے جاننے مین مشارٌ الیہ وممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہاجاتا ہی کہ فلان صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو درمختار خوب محفوظ ہی پس للہ وللرسول ذرا دیر کو تعصب چھوڑکر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ شریف اور ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چارون سنن اور درمختار مثلا زیادہ مغلق ہی یا صحیحین حالانکہ ان سب کا لغت ایک ہی پھر تمام ان کتب کو تو سمجھہ لیتے ہو اونکے مالہا وماعلیہا کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لکن صحاح ستہ و مشکوۃ و بلوغ المرام و مؤطا و منتقی کو کسیطرح سمجھہ نہین سکتے یہ
دعوی تمھارا اگر نرالاف و گزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دوگے جنپر قرآن پاک
اوترا جنکو احادیث سنائے گئے وہ تو نہ وقایہ پڑھے نہ ہدایہ جاہل مطلق گرفتار شرک
وکفر تھے فقط زبان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھہ کر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت ہا پشت کے فقیہ چلے آتے ہو خاندانی علم رکھتے ہو
علوم آلیہ مین مہارت حاصل ہی تعمقات غامضۂ شفا و نجات و حکمۃ العین و حاشیۂ قدیمہ
وجدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو پھر کیا مصیبت تمپر پڑی ہی کہ تم مشکوۃ تیسیر الوصول وغیرہ کتب
سہلۂ بیضاء سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھہ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھہ سکتے ہو نہ سمجھو تمھارا کام جانے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ مقابلہ صحیح تمھارا اونھین سے ہی نہ اہل حدیث سے اسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمھارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت کچھہ
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمھارا اونکا مکابرہ مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے انسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر ہی
سمع و نقل مین انکے سامنے عقل مصطلح کے پر جلتے ہین انسے لڑنا انپر رد کرنا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بناپر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفھم تمھارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فتنوں
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکلا ان غریبون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ نبوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقۂ جدید کی تہمت لگانا قد خاب
من افتری کا مصداق بنتا ہی ان اللہ لا یھدی کید الخائنین بد طالع کو دیکھو اس

تیرہ سو سال ہجرت مین کوئی صدی ایسی تھی جسمین اہل حدیث وعلماء غیر متقلد موجود تھے
پھر انکی جدت کہان سے آئی البتہ متقلدین کا اتا پتا زمانہ مشہود لہا بالخیر مین مطلقاً نہ تھا
سو وہ تو فرقہ جدیدہ نہ ٹھہرے اہل اثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی رمتنی بدائہا وانسلت
خدا امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس مین جگہ دے
جنھون نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاوین اونکے قول کو چھوڑ دین اسیطرح
باقی ہر سہ امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس بات پر
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفے کے اور شہرون مین بھی علماء ہین جنکو ایسے احادیث
پہونچے ہونگے کہ جو ہمارے قول کے خلاف ہونگے اسلیے اپنا ذمہ بری کر گئے وہ تو اچھے
رہے بلکہ ہر خطاے اجتہادے پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ بہم پہونچنے حدیث کے
مسئلے مین اونھون نے استفراغ جہد کیا جو اونکے امکان مین تھا وہ بجالائے مگر ان مقلدون
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود بہم پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہونے خطای اجتہادی امام
اور اونکے شاگردون کی رای مذکور وقیاس مسطور کو نہین چھوڑتے اس قول امام کی تقلید
نہین کرتے ابھی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہین کہ صحابی
کی بات کے آگے بھی ہماری بات کو نمانو حالانکہ کسی صحابی کا قول وفہم امت پر حجت نہین ہے
خصوصاً جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدون کی بے ادبی
کو تو دیکھو کہ تقلید کے معنی لغت مین یہ ہین کہ کسی جانور کے گلے مین پٹا یا نعل وغیرہ ڈالا جاوے
جیسے تقلید ہدی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے مین ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت ووصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہین یہ وہی مثل ہی مان نمان مین تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہین یہ اونکا پیچھا نہین چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایک جگہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھون پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ورأو العذاب وتقطعت بهم الاسباب ایک وہ لوگ ہین جنھون نے علماء
امت کو اپنا امام مذہب ٹھہرایا ہی حالانکہ سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم
احبار و رہبان سے کتاب و سنت مین کہین نہ آیا بلکہ جا بجا کفار و مشرکین واہل کتاب سے
حکایت تقلید فرماکر اونپر رد و اعتراض کیا ہی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا
من دون اللہ ایک وہ جماعت ہی جس جماعت کے امام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ائمہ کی پیروی کو کسی نے
لغۃً واصطلاحاً آجتک اتباع نہین کہا اسلیے کہ اتباع واقتدا نام قبول قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وقبول روایات کا اہل روایت سے ہی بلکہ ایمہ کی اطاعت اور اونکی رائے
وقیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہی خود مقلدین مذاہب اپنی کتابون مین مقرین
تقلید مذہب کے اور اپنے نام کے ہمراہ فخراً فلان حنفی لکھتے ہین وجوب تقلید شخصی یا اوسکے
استحباب کے قائل ہین بہت سے رسالے بنا ڈالے جنمین ایک جماعت فقہاء مقلدین سے
جو علم کتاب وسنت سے محروم تھے روایت کشی اور نقل اقوال بابت وجوب وفرضیت
تقلید کے کی ہی لکن اس سے کیا ہوتا ہی فقہاء مین ایسے بھی صدہا گذرے ہین جنھون نے
تقلید کا انکار کیا دوسرا بھی صدہا قول اونکے منع تقلید مین جا بجا سے نقل کر سکتا ہے
ہان اگر کوئی آیت وحدیث ایسی ہو جس سے وجوب تقلید شخصے ثابت ہوتا ہو نص ہو یا ظاہر
بلکہ اقتضای نص بلکہ اشارت النص تو پیش کرو کہ خصم پر حجت قائم ہو ورنہ قول زید عمرو کا
اگرچہ امام یا مجتہد یا مجدد کیون نہو اونکے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے اسلیے کہ حجت منحصر ہی
قرآن وحدیث مین بنص قرآن وحدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بھی ہو تو اوسکا وقوع وثبوت
مشکل قیاس کے خود کچھ اصل ہی نہین ہی ہم تم دونو قیاس مین برابر ہین سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا یہ قصہ منصوص قرآن ہی انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین
جنپر داؤ ابلیس کا چل گیا وہ قیامت تک کے لیے دام قیاس ورای مین پھنس گئے

حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر   دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم

جسطرح سارے امم باطلہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھلا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح
باستثناء ہی فرقۂ ناجیۂ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے پھندے مین پھنسکر راہ راست
سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑھا تھا و لا تتبعوا خطوات الشیطان
انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر نہ چلے دام قیاس محض و رای مجرد سے بچ گئے
ان عبادی لیس لک علیہم سلطان ملل نحل مین لکھا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین پڑا
وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلہ نص مین ہوا کو اختیار کیا معارضہ
امر مین اوسکے اس شبہے سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے
ذہن مین بیٹھ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات و بدعات پیدا ہوگئے یہ سب شبہے اناجیل
اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی شکل مناظرہ پر متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان
ساتون شبہون کو خبیئۃ الاکوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت مینے سوچا
جی مین کہا اسمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسے
وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہین کہ بڑی بدعت وضلالت انھین مین
حصر ہی سارے شبہے اہل زیغ وکفر کے گو اونکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا
جدا ہون لکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے بیج مرجع ان سب کا
انکار امر ہی بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح
و ہود و صالح و ابراہیم و لوط و شعیب و موسی و عیسی و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا
وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا
اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال
پچھلون کے پاتے ہین کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم
فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اسکے بعد ہر فرقہ اسلام کا حادث ہونا شبہات لعین

کی بنا پر بیان کیا ہی پھر یہ کہا انت تری ان هذه الشبهات کلها ناشئة من شبهات اللعین وذلك فی الاول مصدرها وفی الآخر مظهرها والیه اشار التنزیل فی قوله تعالی ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین وشبه النبی صلی الله علیه وآله وسلم کل فرقة ضالة من هذه الامة بامة ضالة من الامم السالفة فقال القدریة مجوس هذه الامة وقال المشبهة یهود هذه الامة والرافضة نصاراها وقال صلی الله علیه وآله وسلم لتسلکن سبل الامم قبلکم حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه انتهی سوای اہل حدیث کے جتنے فرق تقلید ورای وقیاس کے اس امت مین ہین جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ مشبہہ مجسمہ اتحادیہ وغیرہم سب مین ان شبہات لعین نے اپنا دخل کیا فرقہ دہریہ جنکا اس زمانے مین بڑا غلغلہ ہی انکا مدعا بھی یہی دفع تکلیف شریعت ہی اپنی جان سے حاصل کرنا آزادی کا ہی اپنے مذہب مین مقلدین فقہا کا مطلب بھی قریب اسی کے ہی یہ بھی شرائع کتاب وسنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہین غرضکہ صاحب ملل نحل نے اس جگہہ بہت عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے اس آخر زمان مین واقع ہوئے اور ہوتے ہین وہ بعینہا وہی شبہے ہین جو اول زمانے مین واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ ہر نبی اور دور ہر صاحب ملت وشریعت مین جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہین جو خصماء اول زمان نے اہل کفر ونفاق مین سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بُعد ودرازی زمان کے بعض شبہات اگلی امتون کے مخفی رہ گئے ہون پس شبہات اس امت کے سب کے سب اونھین شبہات منافقین زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ وہ حضرت کے امر ونہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے جن امور مین خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے اونمین گھسنے مجادلہ باطل کرتے ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث مین آچکا ہی اوسنے کہا ای محمد عدل کرو تمنے عدل نکیا جب حضرت نے فرمایا اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا اوسپر

اوسنے پھر کہا ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ تعالیٰ یہ صریح خروج ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو دن احد کے کہا ھل لنا من الامر شیٔ پھر یہ کہا لو کان لنا من
الامر شیٔ ما قتلنا ھھنا پھر یہ کہا لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدر ہی ایک گروہ
مشرکین نے کہا لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شیٔ پھر کہا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ
یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الفینا علیہ اباءنا دوسرے نے کہا انا وجدنا اباءنا
علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن
شریف مین قریب تیس جگہہ کے آئی ہی یہ حال زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا
جبکہ شوکت اسلام وقوت ایمان وصحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر
کرکے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات
وسکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ
اعتراضات بمنزلہ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے آسن ملنے مین بھی مقلدین کا
یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر
نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرح کے
شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی
سے نکالکر لکھدے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی نہ کچھہ شبہہ بلکہ وہی
انکے نزدیک مفتی بہ ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا عقب امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر
کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی ہو یا فسخ ہونا خلع کا یا
مولد کی محفل کرنا یا حرام ہونا نذور وسفر کا قبور کے لیے وغیر ذلک پس اگر یہ صریح نفاق
نہین ہی اور نہ یہ جمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تم ہی
کہو کہ پھر کیا ہی صحیحین وغیرہما مین احادیث صحیحہ رفع وآمین کے موجود ہین مگر اسلیے کہ خلاف
وقایہ وہدایہ ہین مثلا لائق حجت وعمل نہین سمجھے جاتے آحاد امت کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول مقبول کا قول مردود ہوا ایسے اسلام کو ہمارے سو سلام یہ تو ایک ذراسی مثال تھی
کتب فقہ سنت بحمدہ تعالی بکثرت موجود ہین اونسے جب مقابلہ کتب فقہ رای کا کیا جائے
فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث ہاتھ نہین لگتے یہ بڑے بڑے فتاوے
فقہ کے جنمین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی
حدیث ہی ذرا بتاؤ تو تبت دوڑو گے تو یہی بات آخر کو ٹھہریگی کہ انمین اجتہاد دراجتہاد
رای بررای قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث
موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتے ہین اونکے ہوتے ہوئے
ان دساتیر واساطیر و تخمۂ عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو پھر کیا ہی زمانہ
خلافت راشدہ مین اگرچہ بمقدمۂ مرض و موت و موضع دفن نبوی و امامت و امر فدک
و امر شوری و خلافت مرتضوی وغیرہ کے تنازع ہوا لکن اصول و فروع مین اس قسم کا مجادلہ جو
پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا ہان آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ و جبریہ و معتزلہ
کا ظہور زمانۂ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے
زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ماشاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا
شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے ایک فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طرفداری
زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مؤلف نامۂ دانشوران ناصری
لکھتے ہین ابو حنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات
جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابو حنیفہ بآن فرقہ ہم عقیدت بودہ و با محمد بن عبد اللہ
محض کہ معروف بنفس زکیہ و امام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت و ہم با برادرش
ابراہیم کہ نیز از ائمۂ آن گروہ ست و امام ہفتم زیدیہ با قدمی استوار دست بیعت دادہ
و ہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود ولی خود
دران جنگ ہمراہ نشد زمخشری در ذیل کریمۂ لاینال عہدی الظالمین گوید کان ابو حنیفہ

يفتي سرا بوجوب نصرة زيد بن علي وحمل المال اليه والخروج معه انتهى
معتزلہ بھی فروع مین حنفیہ ہین مثل زیدیہ کے اصول مین علحدہ ہین معتزلہ سنے ایام ماموں
مین کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
اور معتزلہ کے مسئلۂ صفات باریتعالی مین ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے انسے مناظرہ کیا
لکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر جو کوئی منکر یا موؤل صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
متکلمۂ حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جاری نہین کرتے اسلیے اصول مین گویا
معتزلی ہین امام اعظم سنے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم رح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفاء سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقۂ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمۂ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور باللہ نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاۃ دار الخلافت صنعاء مین کیا انھون سنے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام مین رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار مین رد فروع زیدیہ کا ہی رافضہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار کہا ہی جزاہ اللہ عنا وعن سائر
المسلمین خیرا **ف** اہل عالم مین جو ملت و دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابئۂ اولی دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفۂ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب و اصحاب ان
ملل و نحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال یہود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
بڑی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابئہ تھی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمۂ شریعت سید
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتي ورضيت لکم الاسلام دینا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب و سنت سے

اسلئے کہ اوسوقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن وحدیث کے کچھہ نہ تھا آب جو کوئی
اس دین کو محتاج لحوق آرا وقیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر نقصان
کا قائل ہی صیغۂ اکملت واتممت و رضیت کا صیغۂ ماضی ہی اسلیے یہ بھی نہین ہوسکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد و رای آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علماء حق نے اپنے استقرار سے یہ
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تا قیامت ہونگے اون سبکا حکم خصوص آیات واخبار یا
عموم ادلہ سے ہر وقت نکلتا ہی لکن مزاولت و دراست شرط ہی چنانچہ کتب فقہ سنت
جیسے نیل وسیل و وبل الغمام وشروح بلوغ المرام وشروح صحیحین وغیرہا اسکے شاہد عدل
ہین جسکو کچھہ مزاولت نہین ہی ساری عمر اوسکی خدمت رای وقیاس مین گذری ہی
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن وحدیث کے نہین بتا سکتا اگر اتفاقاً کوئی مسئلہ
اوسکا موافق ان دونو اصول کے پڑ گیا تو وہ اسلیے پڑا کہ اوسکے لال کتاب مین اوسیطرح
لکھا تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب وسنت سے نکالا ہو کیونکہ من جمیع الوجوہ کسی مذہب کو
ان مذاہب حنفیہ مالکیہ وغیرہ سے مباینت کلی طریقۂ محدثین سے نہین ہی جو اہل حدیث
کا اعتقاد و عمل ہی اوسکی طرف ضرور کوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ مین سے بھی گیا ہی غایۃ الامر
یہ کہ وہ عقیدہ وعمل انکے نزدیک مفتی بہ نہین ہی فتوی ظاہری اوسکے خلاف ہی یہ خلاف
اونھین شبہات لعین سے انمین آئے ہین گو سلف معذور ہون مگر خلف جنپر اب حق وباطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث مین باقی نہین رہا
سوای عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

ملل نحل مین چار اصول وارکان بتائے ہین پھر یہ کہا وربما نعود الی الاثنین الکتاب
والسنۃ الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو ابتدا اوسمین قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر نملی سنت مین ڈھونڈتے اگر کوئی حدیث

ہاتھ آتی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر نملتی اجماع کی تلاش کرتے اس صورت مین ارکان انکے نزدیک دو یا تین تھے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الی قولہ مستند اجماع ضرور ہی کہ کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت مین مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی یا سب ابو الحسن عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے خارج ہین سیاق مذہب اونکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق ہے الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب بعینہ ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مساہلہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہہ کو یہود سے قریب رافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی جو اونکا حکم تھا ترک نکاح و ذبیحہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جسنے سہل انکاری کی کافر نکہا اوسنے حکم تضلیل کا جاری کردیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہدون مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ بعینہ مخطی ہی مگر گمراہ نہین جسنے ان مین سے تمسک ساتھہ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہ مصیب ہی انتہی حاصلہ حاصل کلام یہ ہوا کہ اصول اسلام دو ہین ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع ممکن ہی لکن وجود اوسکا نہایت مشکل ہی اسلیے امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوہ اہل سنت و متبعین ہین اجماع کا انکار کیا ہی یہ حکایت اجماعات جو کتب رای و قیاس و قال قیل و قال مین بنسبت اکثر مسائل کے لکھی گئی ہی بالکل خرافات محض و اہیات ہی

اوسیطرہ یہ ہوا کہ جسنے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یاروں نے جھٹ پٹ کافر بنا دیا
یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی اگر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی
اوسکا مصداق ٹھہر جاتا ہی آوس دوسرے کا کچھہ بگاڑ نہین ہوتا یہود و نصاری مسلمانوں کو
کافر جانتے ہین دین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا انکے کافر بنانے سے یہ سب مسلمان
معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہوجاوینگے مقلدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہے
اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصًا اہل حدیث کو جو خلاصہ
امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر بتاتے ہین
بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کذائی جو مستند قیاس کا ہی کچھہ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس
کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصًا جبکہ قیاس مذکور مصادم کسی نص
کا ہوا اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خدا کے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن وحدیث
مین ڈھونڈے نہین ملتا جسکو اجماع و قیاس سے لیا چاہتے ہین . . . . ع

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رائی و قیاس
زیادہ مسلوک میداشت از اجماع فتاوای مشتتہ والتیام آرای متفرقہ او در عبادات
تراکیب غریبہ اتفاق افتد انتہی رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلے مین حق رس ہی یا خطاکار
اسکی حقیقت شرعًا و عقلاً اسکے سوا کچھہ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب
مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ و احکام متباینہ حق ٹھہرین ہان
مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو اجر ہین یہ ایک اجر اوس کوشش و کشش کے عوض مین
ہی جو اوسنے وقت اپنا دریافت حق مین صرف کیا ہی دو اجر اونین ایک عوض سعی کے ہی
دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب و مخطی کا تمیز ہرگز نہین ہوسکتا جب تک کہ قول مجتہد
کا کتاب و سنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول و اجتہاد مطابق نص یا

ظاہر ہی وہ مصیب ہی جسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آب دیکھو کہ اصل ہی
قرآن وحدیث ٹھہرانہ اجتہاد وقیاس قرآن تو ہر جاہل وطفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ
ہونے سے اور بھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ آیات
بینات فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتداء صدر اول سے ابتک ہر قرن وعصر
مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب
ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورۂ عرب کو سمجھایا اسماء رجال کی تحقیق کی
صحت وضعف ہر خبر واثر کا بیان کردیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا جس
جس نے سلف وخلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اونکے نام بتائے اس علم کو
ایسا آسان کردیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصاً زمانۂ حال
مین کہ کتب صحاح ستہ وموطا وبلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی صدہا کتب
عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب وخیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلاقیمت ہر شخص
کے ہاتھ آئے آب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ وفروع قیاسیہ کا کتاب وسنت پر کچھہ بھی
مشکل نرہا جانے دو کتب زبان عربی کو یارون نے شرح وقایہ درمختار وغیرہ کا بھی ترجمہ
اردو مین کردیا ہی اونمین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ اور تازی درمختار مین ہین
اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال
موافقت مخالفت فقہ رای کا فقہ سنت سے کھل جاویگا معہذا جو شخص اب عمل حدیث
پر نکرے بلکہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار ہی کوئی عذر اوسکے
لیے باقی نہین ہی حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داؤد
ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دونو پیشوای اہل سنت ہین سوای بندگان قیاس کے
جو رائی پرست عابد اجتہاد ہین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین بڑے بڑے امام انکے
طریقے مین پیدا ہوئے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی بھلا ابن تیمیہ ابن قیم کے جوڑ کا

کوئی عالم حنفیہ مین تو بتاؤ ابن حزم کے رتبے کا کوئی امام مقلدون مین تو نکالو داؤد کا سا
متبع سنت تو دوسرا ڈھونڈلاؤ جو انکی برائی کرتے ہین وہ کچھ اپنا ہی نقصان کرینگے ؎
باصاف دل مجادلہ باخویش دشمنی ست ہرکس کشد برآئینہ خنجر بخود کشد
دیکھو حدیث شریف مین ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا ہی حکمت کو اونہین ثابت کیا ہی فقہ کو اونکے
گلے باندہا ہی صحیح مسلم مین ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان ایمان سے
مراد قرآن ہی اسلیے کہ توحید اوسی نے ہمکو سکھائی شرک سے اوسی نے ہمکو بچایا حکمت سے
مراد سنت ہی چنانچہ محاورۂ قرآن شریف سے جابجا یہی امر ثابت ہوتا ہی ایک جماعت اہل علم نے
مفسرین ومحدثین سے ترجمہ اس لفظ کا بلفظ حدیث ہی کیا ہی یہ کسی نے بھی ساری امت مین
نہین کہا کہ مراد اس حکمت سے فلسفۂ یونان ہی فقہ سے مراد رای وقیاس نہین اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین یہ فقہ اصطلاحی نتھی کوئی اسکا نام بھی نہین جانتا تھا اوس
عہد سعادت مہد مین فقیہ زاہد عارف قرآن وحدیث کو کہتے تھے نہ اوس شخص کو جسکو مسائل
نکاح وطلاق وخلع واجارہ وبیع وشرا مطابق شرح وقایہ یا ہدایہ یا کنز قدوری منیہ وغیرہ کے
یاد ہون یا معاملات فتاوی برہنہ جو لباس تحقیق سے عاری ہی محفوظ ہون بہرحال جسطرح
محدثین امت اور سلف ائمۂ کتاب وسنت کو رسول خدا نے معدل فرمایا دعای سرسبزی و
بہبودی دی اسیطرح مسلمین اہل یمن کے حق مین اس امر کی شہادت وخبر دی کہ یہان کے لوگ
علم قرآن وحدیث وفقہ سنت مین نہایت معتبر ہین اس معجزے کا ظہور بہت اچھی طرح براوس
جگہہ ہوا ہمیشہ مین مسکن اہل علم حدیث واصحاب ولایت رہا بڑے بڑے محدث کامل اس جگہہ
ہوئے بڑے بڑے اولیا اس جگہہ سے نکلے تواریخ یمن مین دیکھو کہ علاوہ اولیاء وعلماء کے
خاک اس قطر کی مجتہد خیز ہی ہر عالم الاماشاءاللہ تعالی اپنی تحقیق پر قرآن وحدیث سے عامل
رہا اس زمانۂ اخیر مین سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی انکی اولاد و
واصحاب وتلامذہ ایسے ہوئے کہ پھر نہ دیکھے نہ سنے انسے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر تھے

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی کے جنکا ترجمہ حافظ نے بڑی دہوم سے لکھا ہی یہ ایسے تھے کہ
انھون نے نخبۃ الفکر حافظ پر انتقاد کیا یہ وہ تھے جنھون نے مذہب زیدیہ مین کا رد کیا کتاب عواصم
و قواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم رد شیعہ مین بے مثل کتاب ہی استقصاء الافحام کا گویا
جواب باصواب یا پاسخ لاجواب ہی روض باسم اوسکا مختصر ہی آنکے بعد سید امیر نے رد کیا
پھر شوکانی آئے انھون نے تو مذہب زیدیہ کو اصلاً و فرعاً جڑ ہی سے اوکھیڑ کر پھینکدیا خوب ہی
سنالہ اکھاڑا یا ملوک یمن گو زیدیہ تھے لکن بڑے عالم بالغ مرتبۂ اجتہاد تھے اسنکے مذہب کا
دار مدار دو کتابون پر تھا جو تالیف ائمۂ قدیم زیدیہ ہین ایک حدائق الازہار فروع مین
دوسرے شفاء الاوام اصول مین پہلی کتاب کا رد سیل جرار ہی دوسری کتاب کا رد وبل الغمام
ہی اسکے سوا اور بہت رسائل مسائل جزئیہ مولفۂ زیدیہ کا رد مستقل جناب قاضی صاحب رضی اللہ
عنہ نے لکھا ہی رافضہ کو جا بجا واجب القتل کہا ہی حنفیہ کو اگر زیدیہ کہا جاوے جسطرح مرجیہ
کہا گیا ہی تو کچھ زیادہ بُعد نہین ہی اسواسطے کہ انکے امام معاصر زید بن علی علیہ السلام تھے
امام صاحب نے اونکو مال نقد سے مدد دی اونکے خروج کو بغاوت نسمجھا زیدیہ نے فروع مین
امام صاحب کی تقلید اختیار کی جسطرح بعض متاخرین زیدیہ مین قائل تبرا ہین جنپر بابت اس
تبرا کے شوکانی رحمہ نے ارشاد الغبی مین خوب ہی خبر زیدیہ کی لی ہی اسیطرح حنفیہ بھی اہل
اتباع پر بوجہ عدم تقلید امام صاحب تحریرًا تبرا کرتے ہین چہ جای تقریر کے انکا زیدیہ ہونا
بوجہ اتحاد مسائل فروعیہ اقرب ہی نسبت اون لوگون کے جنپر طائفہ بندۂ رای و قیاس بسبب
بجز دسکونت صنعا یا اوسکے اطراف کی تہمت زیدیت لگاتے ہین رجماً بالغیب غیبت علماء
مجتہدین اسلام کرتے ہین کون علماء اسلام جنکو رسول خدا صلعم اچھا کہین جنکا ایمان و حکمت و فقہ
مین اونھین کو سچا بتاوین آپسون کو جھوٹ بولکر برا کہنا اپنا ایمان کھونا جاہل بنا فقہ سے ہاتھ
دھونا ہی لکم دینکم ولی دین **ف** ملت اسلام سے جو امم خارج ہین وہ دو طرح ہین
ایک قائل شریعت یہ بھی دو طرح پر ہین ایک وہ جنکے پاس سچ مچ کتاب ہی جیسے توریت و

انجیل قرآن مین انکو یا اهل الکتاب کہا ہی دوسرے وہ جنکو شبہ کتاب ہی جیسے مجوس و
مانویہ کیونکہ صحف ابراہیم انہین مجوس کے احداث کے سبب آسمان پر اوٹھ گئے انکے ساتھہ
اسلام مین وہی معاملہ کیا جاتا ہی جو اہل کتاب سے ہوتا ہی یعنی مجوسیہ حلال ہے ذبیحہ ان کا
درست ہی پہر اہل کتاب کے دو گروہ ہین یہود و نصاری یہ مدینے مین بھی تھے جسطرح
امی سکے مین کتاب والے مددگار دین اسباط تھے بنی اسرائیل کا مذہب رکھتے تھے امی مذہب
اسمعیل پر چلتے دین قبائل کی مدد کرتے پہلے فرقے کا قبلہ بیت المقدس تھا اب بھی یہود و
نصاری اوسی کو قبلہ جانتے ہین دوسرے فرقے کا قبلہ بیت الحرام تھا جو اب مسلمانون کا
قبلہ ہی شریعت فرقۂ اولی کے احکام تھے شریعت فرقۂ ثانی کی رعایت شاعر ابراہیم تھے
اول فریق کے خصما کفار تھے جیسے فرعون ہامان دوسرے فریق کے دشمن بت پرست تھے
یہود و نصاری یہ دونون بڑی امتین ہین انہین امت یہود بہت بڑی امت تھی اسلیے کہ
ساری بنی اسرائیل کی شریعت توریت تھی اوسکے احکام کے پابند تھے انجیل اور زبور تو
اوسمین احکام تھے نہ استنباط حلال و حرام بلکہ رموز و امثال و مواعظ و زواجر تھے باقی احکام
مین حوالہ توریت کا تھا اسی وجہ سے یہود منقاد عیسی علیہ السلام نہوسے موسی عیسی علیہما السلام
دونو نے بشارت دی ہی ظہور خاتم رسل کے مدینے کے آس پاس جو یہود نے قلعے بنائے تھے
اسی بشارت کی بنیاد پر بنائے تھے اونکے ائمہ نے اون سے کہہ دیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان
طرف سے فاران کے ظاہر ہوگا اسلیے شام سے ہجرت کر کے یہان آبسے تھے وکانوا من
قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین
یہود کے اکثر فرقے مجمع ہین اس بات پر کہ توریت مین ایک شخص کی بشارت دی ہی بعد موسی
کے لیکن تعیین مین اوس ایک شخص کے اور ایک سے زیادہ ہونے مین جدا جدا ہین بعد موسی
علیہ السلام کے عیسی علیہ السلام آئے تیس برس کی عمر مین اونکو وحی آنے لگی تین برس تین مہینے
تین دن رہ کر آسمان پر اوٹھا لے گئے مجوس جنکو شبہ اہل کتاب کہا جاتا ہی مانویہ اصحاب اثنین

وسائر فرق یہ بھی ایک بڑی امت تھی ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو انبیا آئے اونکی دعوت مثل دعوت خلیل علیہ السلام عام نہ تھی نہ اونکو وہ شوکت وسلطنت حاصل ہوئی جو ملت حنیفیہ کو خدا نے بخشی تھی اسلیے کہ سارے ملوک عجم ملت ابراہیم علیہ السلام پر تھے جس بادشاہ کی رعایا تھی وہ اپنے ملوک کے دین پر تھی ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین ایک حنفا تھے دوسرے صابئہ انمین بعض ستارہ پرست تھے بعض بت پرست حضرت خلیل مامور ہوئے ان دونوکی شکست پر ملت حنیفیہ کی تقریر پر حنیفیت بڑی ملت کلان شریعت تھے ذلک ھو الدین القیم سارے نبی انکی اولاد کے انہین کی ملت کے مقرر تھے خصوصاً ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ اس تقریر مین سب سے بڑھ گئے حد کو پہونچ گئے اسی وجہ سے سب سے بہتر سب کے سردار ٹھہرے انکا دین سب دینون پر فائق انکی شریعت سب شرائع سے افضل ہوئی واللہ

علوم قرآن مجید

کتاب اللہ مین پانچ قسم کے علم ہین ایک علم احکام جیسے واجب مندوب مباح مکروہ حرام خواہ تعلق اس علم کا عبادت سے ہو یا معاملے سے یا تدبیر منزل سے یا سیاست شہر سے دوسرے علم مخاصمہ یہ مناظرہ ہی چار گروہ سے یہود نصارے مشرکین منافقین تقلید داخل ہے نیچے شرک ونفاق کے تیسرے علم تذکیر بآلاء اللہ جیسے بیان پیدا کرنے آسمان وزمین کا الہام کرنا بندون کو وہ چیز جو اونکے لائق ہی بیان صفات کاملہ الٰہی کا چوتھے علم تذکیر بایام اللہ جیسے بیان اون وقائع کا جو اللہ پاک نے ایجاد فرمائے مثل انعام اہل طاعت وتعذیب اہل جرائم پانچوین علم تذکیر بموت ومابعد موت جیسے ذکر حشر ونشر وحساب ومیزان وجنت ونار کا مقصود اس جگہہ بیان مخاصمہ کا ہی جو بسبب وجود عقائد باطلہ کے واقع ہوا سو یہ مخاصمہ دو طرح پر ہی ایک یہ کہ عقیدۂ باطل کو بیان کرکے اوسکی برائی پر نص کیجاوے اوسپر انکار واقع ہو دوسرے یہ کہ اونکے شبہے کو بیان کرکے دلیل برہانی یا خطابی سے اوس شبہے کو دور کیا جاوے مشرکین ہمیشہ اپنے شرک کے لیے تقلید سلف کو حجت لاتے باوجود دعوی

میں بدیں ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھون نے نکالے تھے عبادت خالص خدا کو
چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی تقالید و
بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن وحدیث کرکے آیہ وسنت کو
موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب وسنت کے کرنا چاہیے تھا
مگر عکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ بوجب تقلید شخصی مین مثل شیعہ کے ہی امام صاحب
کو گویا معصوم خیال کر لیا ہی حالانکہ المجتهد يخطي ويصيب خود انکے اصول مین لکھا ہی
مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین آولیا کی نسبت وہ اعتقاد بہم پہونچایا ہے
کہ اونکے قبور پر جا کر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑ کر انھین کو متصرف سارے
عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھون نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا
معنوی یا دونو طرح کے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق دین مین کرتے اقامت احکام مین
سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علماء کرتے
انکا نمونہ اس امت مین علماء سوء دنیا طلب اس زمانے کے ہین جنکو عادت تقلید کی ہو گئی ہی
کتاب وسنت سے معرض ہین تعمق شدید کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے
قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث
ضعیفہ یا موضوعہ کو تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا ٹھہرایا ہی نصاری کی ضلالت یہ تھی کہ خدا کے
تین شعبے بتائے عیسی علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوئے فارقلیط جو نام ہی رسول
خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آبا و اسلاف
کے حق مین طرح طرح کے ظنون و اوہام کمال ولایت وتصرف کے رکھتے ہین کہان سے
کہان کھینچکر لیگئے ہین جہلۂ صوفیہ کو جو قائل وحدت وجود ہین دیکھو کہ خالق کے حق مین کیا
عقیدۂ باطل رکھتے ہین ایسے امور مین انکو حکم خوض کا کب تھا منافق دو طرح کے ہین ایک وہ
جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر پر جما ہوا ہی فی الدرك الاسفل من النار انھین کے

حق مین جو ارد ہی تو دوسرے وہ ہین جنکو چلنا قوم کی عادت پر پسند ہی اگر قوم مسلمان ہی تو یہ بھی
مسلمان ہین اگر قوم کافر ہو جاوے تو یہ بھی کافر ہو جاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون پر
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
حرص وحسد وکینہ اہل حق نے ایسا انکو گھیرا ہی کہ حلاوت مناجات وبرکات عبادات سے
بالکل محروم ہو گئے ہین یہ نفاق انکا عملی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانے مین تھا یہ نفاق اس
زمانے مین ہی حدیث مین آیا ہی تین چیزین ہین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی بکے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کسقدر فجور کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترای مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہو کر انکی مرضی کو خدا اور رسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انمین اور ان لوگونمین جنھون نے کلام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھہ بھی فرق نہین ہی اسلیے کہ انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کرکے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال ہے
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سو طرحکے شک وشبہہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کو بالکل نسیا منسیا کر دیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ نسمجھو کہ یہ مخاصمہ جس قوم سے
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی تمناظرے کا طرز جو قرآن وحدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ ومکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکے
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین متعصبین نے رد اہل حق مین کئی برس
اور رات دن لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کر دی جائے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

اوسکو نہین مانتا ایک ٹانٹک کی مرغی کیے جاتا ہی ہرگز شرم نہین آتی بہت بڑا انصاف اگر
ہزار مین ایک نے کیا تو اوس مسئلے کے جواب الجواب کو ٹال گیا لکن مونہ سے یہ نہین کہتا کہ
ہان یہ حق ہی ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز یہ نکالا ہی کہ مسائل مبحوث عنہا سے بعد حصول جواب
باصواب کے قطع نظر کرکے نئے ہذیان کو شروع کردیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے نزدیک
عجز انکا جواب سے ثابت نہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شروط اجتہاد

ملل نحل مین لکہا ہی کہ شرائط اجتہاد کے پانچ ہین ایک جاننا لغت صدر صالح کا جس سے
لغت عرب کو سمجہے الفاظ وضعیہ و استعارہ و نص و ظاہر و عام و خاص و مطلق و مقید
و مجمل و مفصل و فحوای خطاب و مفہوم کلام وغیرہ دلالت مطابقی و تضمنی وغیرہ کا امتیاز
کرسکے ومن لم یحکم الآلۃ لم یصل الی تمام الصنعۃ دوسرے پہچاننا تفسیر قرآن کا
خصوصاً اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات مین
دخل ہو اور آثار صحابہ کا ہان اگر تفسیر آیات متعلقۂ مواعظ و قصص معلوم نہون تو کچہہ نقصان
نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بہی اسکو نہین جانتے تہے اور بعد جمع قرآن کے اونہون نے
اسکو نہین سیکہا حالانکہ اہل اجتہاد سے تہے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید احادیث کا
اور احاطہ کرنا ساتہہ احوال ناقلین و رواۃ کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب و
مندوب و اباحت و حظر و کراہت مین فرق کرنا چوتہے مواقع اجماع صحابہ و تابعین کا اور سلف
صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاس
کا جاننا کہ بعد نظر و تمدد کے کسطرح اصل اوسکی طلب کیجاوے فہذہ خمس شرائط
لابد من اعتبارہا حتی یکون المجتہد مجتہدا انتہی حاصلہ اسکے بعد یہ بہی لکہا ہی کہ
تقلید عامی کے حق مین ہی نہ حق عالم مین اور بعض علما نے یہ لکہا ہی کہ پانسو آیت
تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سوا اسقدر علم کے علما امت مین ہزارون

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین
اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی تاج مکلل مین صدہا مجتہدون کا ذکر ہی اور اون علماء
کا نام و نشان بتایا ہی جنھون نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت
سلف مذکور ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کام عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی آپکو
مقلد کہتے ہین وہ عامی ہوئے نہ عالم گو مدرس فقہ یا واعظ رای یا مؤلف قیاس کیون نہون
اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تشبع بما لم یعط ہی وہ لابس ہین دو
ثوب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و فلانی وغیرہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا
مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے
دین مین کسطرح اوسکو جائز رکہین گے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہد سو جسمین
شرائط اجتہاد پائے جاوینگے وہ مجتہد سمجھا جاویگا کچھہ خصوصیت چار چھہ دس بیس شخص کی
نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بے دلیل ہی صدہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و
ہزارہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت پر
حصر ہو تو سارے مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار امامون کی کیا
خصوصیت رہیگی اگر کوئی نص شارع مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کسدن کے لیے
چھپا رکھی گئی ہی ع

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن — بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام
مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جاننے کا ہی امام صاحب کی عربیت مین جو
کچھہ قصور و فتور تھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب
بغدادی سے نقل کیا ہی کہ سوای قلت عربیت کے کسی اور بات کے ساتھہ وہ معاب نہ تھے
سنہ اسی ۸۰ مین پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس مین وفات پائی انتہی اور بات سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت و نقاوت وغیرہ مین کچھ شک نتھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان و یافعی آوردہ اند کہ ابو حنیفہ بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبۂ بلند نداشتہ ست گاہی سخنانش بلحن وغلط آمیختہ میشد انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سو اون سے کوئی تفسیر آیات احکام وغیرہ کی منقول نہین تیسری شرط علم حدیث ہی سو لہ سترہ حدیث سے زیادہ اونھون نے روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابوحنيفة ليس بالقوي في الحديث بخاری نے کتاب الضعفاء مین کہا ہی كان مرجيا سكتوا عن رأيه وعن حديثه اشعریہ نے بھی اونکو مرجیۂ اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث مین انکو کچھ دخل نہ تھا اسیلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا هذا رأي یہ نہین کہا علمنا هذا رواية چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالباً موقوف ہی صحبت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت و معاصرت امکی ساتھ بعض صحابہ کے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ درک صحبت تابعین نمودہ اند از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب وقول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر و ہم عہد بودہ لکن بسعادت استفادت و توفیق ملاقات ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہ اسمین امام صاحب کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے رای کچھ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات و تراجم مین مذمت رای و قیاس بھری ہوئی ہی یہ بیان اس جگہہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب کہتے ہین

اونکو سب ائمۂ حدیث پر کس حجت سے مقدم سمجھتے ہین بلکہ اگر یہ سب شروط بھی اونمین موجود ہون تو بھی کچھہ خصوصیت اونکی تقلید کی نہین ہی اسلیے کہ باقرار حنفیہ اور بھی بہت مجتہد اس امت مین تھے ہزارون کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے مین تو کسی حنفی کو بھی کچھہ عذر نہین ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہہ بیان کرنا منقصت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہی نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرنا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبۂ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب وفضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل یہ ہی کہ مجرد کسی شخص کا فاضل یا افضل ہونا زہد وعبادت وتقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہی کہ امت اوسکی تقلید کرے ہمنے مانا کہ جتنے جز وسکے جز او نکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم ہوجاوینگے یا نبی امت ٹھہرینگے جیسے ساری امت مکلف ہی ساتھہ اتباع کتاب وسنت کے اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب مکلف ہین فقط قرآن وحدیث سوای خدا ورسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہین اگر ہی تو اوسکی دلیل قول امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤ گے کیا بعد ظہور امام مہدی پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمھارے نزدیک بھی جائز نہین ہی

کس مرض کی ہین دوا یہ لب جانبخش تری | جان بلب ہین ترے آزار محبت والے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہہ اسلیے کیا گیا کہ یہ امام رای واصحاب رای ہین جسطرح ملل نحل سے منقول ہوچکا مقلدین انھین کے لیے اپنا پیٹ مارتے ہین انکو مجتہد مطلق وجب الطاعۃ سمجھتے ہین ساری امت سے علحدہ انھین کی تقلید کے امیدوار ہین بخلاف ہر ائمۂ باقی کے کہ اونکو ملل نحل وغیرہ مین منجملۂ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا نا انصافی ہوگی کہ جسکے مذہب کی بنیاد رائی پر ہوا وسکے پاس علم حدیث ولغت واجماع موجود نہو خود اوسکو اقرار ہو کہ ہمارا علم رای ہی نہ روایت اوسکی تقلید تو فرض سمجھی جاوے باوجود فقدان آلات ونقصان شرائط اجتہاد کے جنکا بلوغ بمرتبۂ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیجاوے ہمنے مانا کہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے لکن جب کوئی دوسرا شخص ایسا ہو
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم وفنون بھی موجود ہون تو اب سچ کہو اوسکی تقلید
مقدم وواجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول مدوّن علم اصول
فقہ کے امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی کسی نے بابت
عربیت اونپر جرح نہین کی کسی نے اونکے حق مین یہ نہین لکھا کہ وہ علم حدیث مین ضعیف
یا کم علم تھے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے مؤطا کافی ہی امام احمد کے امام الحدیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن وحدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب مزاولت کتاب وسنت وعلم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب سنت خصوصاً جامعین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
کہ جسکو تین یا پانچ یا چھہ لاکھہ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہی
اگر امام صاحب کو پانسو آیہ حکم معلوم تھین تو محدثین امت حفاظ تمام قرآن تھے یہ عذر
کہ قلت روایت حدیث کی امام صاحب سے اسلیے ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
ودرشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب منجملہ تابعین کے ہین
تابعی اور رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی صحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑ دو سو جب سوای صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب ہذیان ہی سچ تو یہ ہے
کہ پیران نمی پرند مریدان ہی پرانند حنفیہ نے ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بچارے عوام کالانعام کے دلومین بہت ہیبت اونکی عُبّاد سے تقطے کو ایک دائرہ بنا کر دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدون نے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا توجہ بُعد زمان وطول مسافت کے اِن جاہلون نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اشخاص تھے جنسے ہمکو کسی امر مین کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہین ہی گویا نوع بشر سے علٰحدہ تھے فرشتے تھے یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ وابو ہریرہؓ و ابن عمرؓ و عایشہ صدیقہ کی کرین نہ تقلید امام صاحب کی اسلیے کہ مسانید صحابہ ہنوز مدوّن ہین قضایای خلفاء راشدین ضبط ہین امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی موجود نہین اور بے شبہہ مرتبۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینون امام باقی سے باتفاق امت اعلی واکمل ہی پھر فاضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کہی جاتی اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا وفتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے کسطرح ٹھیک ہوے اونسے تو اجتہاد مین خطا ہوا اور وہ تسلیم کیجاوے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال ہی اگر محال نہین ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف برخلاف سنت صحیحہ ہین اونکو خطا سمجھکر کس لیے ترک نہین کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہین ہی پھر تقلید صحابہ کیون منظور نہین ٹھہرے جو لوگ ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم وفہم مستقیم عطا فرمایا ہی سیدھی راہ پر چلایا ہی خطوط یمین ویسار سے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھے ہوئے ہین کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہر گی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید مین کیا خلل ہے تم ہمکو بخاری ومسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھ لو کسی طرح جان تو چھوٹ و آس اتدن کے ہذیان سے ہماری آنکھہ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر مین اونکے مقلد نہین ہین اسلیے کہ تقلید کے معنی یہ ہین کہ کسی کی بات کو بی دلیل قبول کرے جیسے تم مولویان حنفیہ ماضی وحال کی بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کچھہ داخل تقلید نہین اگر تقلید بھی ہو تو درحقیقت ایسی تقلید عین اقتداء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی

نہ تقلید اصطلاحی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث و آثار کے
کچھہ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہوسکتی ہی آپ سنو کہ علما محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اونمین زیادہ از روی قبول و شہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعۂ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی
سو انکا علم و فضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
و اجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد و قوت رای و دقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی و سنن ابو داؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
علم یہی ہی جو ان کتابونمین ہی نہ یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی لا کر بتاوے اونکی مساوات ان صحاح و سنن کے ساتھہ
بحسب تلقی امت ثابت کر دکھاوے پورا پورا علم ترمذی یا ابو داود کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو جزاکم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجۂ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورۂ اجتہاد بہت بڑھی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھہ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہوجاویگی تو پھر کچھہ
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہا ان تابعیت و تبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھہ دخل باب
تقلید و مقدمۂ علم و وجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خواہان
وجوب تقلید ٹھہرینگے تو درجۂ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوئے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی کے
نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علوم اصحاب صحاح ستہ کا

ذرا کان رکھکر حال مستوا اور علم امام صاحب بلکہ ہر مسئلہ امام باقی سے موازنہ کرو پھر انصاف سے کھو کہ اب تقلید ائمہ کی اولی و اقدم ہی یا اقتدا انکی

بخاری رضی اللہ عنہ

انکی ولادت سنہ ایکسو چورانوے مین ہوئی ہی ترجمۂ مشکوۃ وغیرہ مین لکھاہی انکو امیر المومنین فی الحدیث کہتے ہین یہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے مستجاب الدعوۃ تھے ایکھزار اسی شخص سے روایت حدیث رکھتے ہین آنکے مشائخ تبع تابعین و اتباع تبع تھے ہزار شخص نے انسے سند حدیث کی لی بخاری خوان کے لیے انھون نے دعا خیر کی ہی اللھم تقبل انکو چھہ لاکھ حدیث یاد تھی سولہ برس مین صحیح کو انتخاب کرکے جمع کیا نوے ہزار آدمیون نے بلاواسطہ صحیح کو ان سے سنا انکی صحیح مین سوای معلقات و متابعات کے سات ہزار تین سو ستانوے حدیث ہین اور مع التکرار نو ہزار بیاسی حدیث ہین سوای موقوفات و مقطوعات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین محمد بن احمد مروزی کے انکی صحیح کو اپنی کتاب فرمایا ہی امام غزالی جب مرے صحیح بخاری انکے سینے پر رکھی تھی اس جگہہ اسیقدر حال کافی ہی خیال تو کرو حنفیہ کے نزدیک پانسو آیۂ احکام اور سو حدیث کے جاننے سے مثلاً مرتبۂ اجتہاد ملتا ہی پھر جسکو سارا قرآن حفظ ہو چھہ لاکھ حدیث نوک زبان پر یاد رکھتا ہو جسکا تقوی و تقدس بھی متفق علیہ امت ہو وہ لائق تقلید ہی یا جو ان علوم مین قاصر یا ناقص ہو خفا ہونے کی جگہہ نہین ہی انصاف کرنے کا محل ہے

مسلم رضی اللہ عنہ

شیخ نے ترجمۂ مشکوۃ مین لکھاہی کہ یہ ایک علمای اعلام امت و حفاظ ملت سے تھے فن حدیث مین مقتدا و پیشوا و مسلم ارباب فن ہین آنھون نے ساری عمر کسی کی غیبت نہ کی آنکو تین لاکھ حدیث یاد تھی جس سے صحیح کو منتخب کیا احمد بن سلمہ نے کہا مسلم نے تالیف صحیح مسلم مین پندرہ سال کی مدت مین بارہ ہزار حدیث کو لکھا قرآن کا حفظ تو خود معلوم ہے

حدیث کا یہ حال ہے جسکو سولہ سترہ حدیثین یاد ہون وہ بھی ایسی جنکو ایک جگہ حنفیہ نے جمع کر کے نہین دکھلایا اوسکا علم زیادہ ہی یا جسکو تین لاکھ حدیث حفظ ہون انمین اولی بتقلید کے کون ہی پہلا شخص یا دوسرا آدمی

ابوداؤد رضی اللہ عنہ

انکو وقت تالیف سنن کے پانچ لاکھ حدیث حاضر تھی سنن مین چار ہزار آٹھ سو حدیث انھون نے لکھی ہین یہ شاگرد ہین امام احمد کے یحیی ساجی نے کہا اصل اسلام کی ایک تو کتاب اللہ ہی دوسرے ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہی حسن بن محمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا من اراد ان یستمسك بالسنن فلیقرء سنن ابي داؤد ابن اعرابی نے کہا اگر ایک شخص کو علم قرآن اور علم اس سنن کا حاصل ہو تو پھر دین مین یہ دونو اوسکو کافی ہین اسلیے اس کتاب کے ساتھ تمثیل دی گئی ہی حصول سرمایۂ اجتہاد مین کہ جسکو اس کتاب کا علم حاصل ہی وہ بالغ رتبۂ اجتہاد ہی پھر جس شخص کو اس کتاب کا علم مع اوسکی شروح وحواشی وتلخیص منذری وغیرہ کے حاصل ہی وہ تو رتبۂ شرط اجتہاد سے بھی آگے بڑھ گیا پھر جس کسی نے سارے کتب صحاح ستہ پر عبور کیا ہی شروح امہات ستہ وغیرہ کو پڑھا سمجھا ہی وہ تو درحقیقت علم مین سب سے زیادہ ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء

سنن ترمذی

اسمین بھی کئی ہزار حدیث جمع ہین اگرچہ تعداد اوسکی اسوقت ذہن مین حاضر نہین ہی علماء حجاز، خراسان وعراق نے اوسکو نہایت پسند کیا اور کہا ہی جسکے گھر مین یہ کتاب ہی اوسکے گھر مین گویا ایک پیغمبر بیٹھا ہوا بات چیت کر رہا ہی اس کتاب مین ایک یہ خوبی ہی کہ مذاہب فقہاء دہر ایک اہل مذہب کے استدلال کو بھی ذکر کیا ہی انواع حدیث کو کہ صحیح ہی یا حسن یا ضعیف بیان فرمایا ہی اسکے حق مین اہل علم نے کہا ہی ھو کاف للمجتھد مغن للمقلد ترمذی شاگرد ہین بخاری کے ایک حدیث کی روایت بخاری نے بھی انسے کی ہی انکی ایک حدیث

ثلاثی ہی مسلم و ابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین ٭

سنن نسائی

اسمین بھی ہزار ہا حدیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بھی زیادہ تر سخت تھی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکھا ہی پھر ابو داؤد پھر ترمذی کا ذکر کیا ہے ٭

سنن ابن ماجه

یہ چھٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین لگ بھگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سو اونکو اہل حدیث نے علحدہ کر کے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین مؤطا امام مالک ہی جامع الاصول وتیسیر الوصول مین مؤطا ہی کو لیا ہی مؤطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکی سند امام مالک سے لی تھی اصحاب صحاح ستہ گویا خادم ہین مؤطا کے ان صحاح وسنن کے علاوہ اور بہت کتب سنت ہین جنکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکھا گیا ہی ترجمۂ صحاح ستہ مع ترجمۂ اصحاب ستہ حطہ واتحاف وغیرہما مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کہان ہین ذرا آوین تراجم ائمۂ فقہ کو انکے تراجم حافظہ سے ملاوین دیکھین کہ یہ لوگ کسی بات مین اونسے کم تھے یا زیادہ ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لکن بشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوسی تالیف کا انکی تالیفت سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجھا جاوے ہان مؤطا و مسند احمد موجود ہی سو اوسپر کتب رای وقیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی آن محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہ مسانید ومعاجم وسنن وصحاح کے انکا اتباع نکرنا ائمۂ فقہ کی رای وقیاس کا سند پکڑنا آنکھون پر پردہ ڈال لینا دلپر قفل لگانا ہی

مردم اندر حسرت فہم درست ⁂ اینکہ میگویم بقدر فہم تست

بھلا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح ودرست ومقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکھون

حدیث یاد ہین کوئی فسق و بدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد جسکو ہزار دو ہزار
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کے لیے
اونکی رای ہی پھر دوسرے اماموں نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سب رای والون
کے امام ہین سارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالباً یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث مین ہین
یہ امام رای و امام اصحاب رای ہین آسمین برا ماننے کی کیا بات ہی جو بات درحقیقت
ہوگی وہ بہرحال کہنے سننے مین آویگی حاشا اللہ کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب ہو
جو اونکو بنظر حقارت دیکھے خدا اوسکو دونوجہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اتنا ہی
کہ اس ملت مین بعد خدای پاک کے کوئی شخص واجب الطاعة نہین مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت و افراد اہل ملت مین سے جب ہی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علما محدثین ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون امامونکا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ وابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے ملل نحل پر اطلاع تھی شیعہ خوارج فلاسفہ جہلہ صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید و رفع شرک و بدعت
و قدح قدریہ وجبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلمند عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین ادھین کے قواعد و ضوابط کی بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل انکے کمال علم و عقل پر ہوگی آگے اللہ

جو آئے اونکا علم ان سے بھی زیادہ تھا اس زمانہ آخر مین شوکانی رح نے تفسیر سنی لکھی خصوصا
سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس و خاشاک رای و قیاس و چرک قیل و قال زید و عمرو سے
پاک کیا کہ انسے پہلے کسی نے ایسا نکیا تھا یہ کام انسے اسیلیے ہوا کہ انکا علم غالباً شامل علوم
جمیع من تقدم تھا اوسپر خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم علیحدہ عطا فرمایا تھا
اس نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان لربکم في ایام دھرکم
نفحات الا فتعرضوا لها او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد
دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اون نفحات سنیہ روائح سُنّیۃ کا جو اوسکے ذریعے
رات دن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم
ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو زہی حرمان اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی
بجای تعرض کے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھہرایا اذا اراد اللہ
بقوم سوء فلا مرد له وماله من دونه من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃً و
شرعاً اور اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو
تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے
اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو پس معتبر یہی علم ساتھ مواقع احکام کے ہی کہ وقت
طلب حکم کے اوسطرف رجوع کرسکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت
ہی اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی
پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو اس جگہہ اجماع کا ذکر کرنا بھی
اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضرور ہی تاکہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع
کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو سب احکام

مین فتوی دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین یا وسے پہچانتا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق یا اوس حکم سے ہی نور الانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو معانی
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اور سکے وجوہ جو جنکے کہے ہین جیسے خاص و عام و امر و نہی
وسائر اقسام اونکو جانتا ہو لکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور یہ احکام اوس سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو بیچ تفسیرات
احمدیہ مین تالیف ہو جمع کئے ہین حاوی ہو علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یہ بھی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا یعنی تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث عارف ہو وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے ماتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا باقتداء سلف اور نیز
اسلیے کہ فائدہ اختلاف بالاستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہو گا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ عین اجتہاد ہی
اوسی پر مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت بادلۂ اجمالیہ کیون نہو جاننا ہی کتاب کا لکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانصد آیہ کے ہی پھر جاننا ہی سنت کے متن کا لکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہو
بارہ سو حدیث ہین سند بھی جانتا ہو گو بطریق نقل کے ائمہ اس شان سے کیون نہو مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو حظ وافر
رکھتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لکن بدون اسکے ہی ضرور ہی کہ صرف و نحو و لغت کو بھی
جانتا ہو لکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو منتخب الحصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد صحت ایمان کے
گو ادلۂ اجمالیہ سے ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچاننا

اوس چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب وسنت مین مع اوسکے مراتب ظہور وخفا
وسائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرح پر کہ نزدیک طلب حکم کے رجوع کر سکے
اون دونوں کی طرف یعنی قرآن وحدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرف
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام مین تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ ہین نہ حصر سنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جاننا ہو امام احمد
نے کہا تین لاکھ حدیث جانتا ہو کسی نے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط وتغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقہ مین تا لابد منہ اوسیقدر ہی جسپر مدار علم ہی سو وہ بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا ظہر قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر آگاہ
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ احاطہ
سارے سنن کا متعذر رہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہت ایسے مسائل مین اجتہاد کیا ہے
جنمین سنت واردہ کو اوس باب مین یاد نرکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا یہ
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ مشترط ہوا سلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورۃ غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح وافہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر وجوہ استنباط مفتوح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین ہین
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی بہت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم قاطع ونسخ
بھی شرط کیا ہی تا کہ اجتہاد برخلاف قاطع موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اس

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہریگی تاکہ خرق اجماع نہو اسکے معنی غزالی نے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جانے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یا واقعۂ تازہ
ہی جسمین اہل آرا نے خوض نہین کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع وخلاف کا واجب نہین انتہی
یہ پانچ کتابین ہین فقہاء حنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق مطابق بیان مذکور لکھے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردونمین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا زیر عبارت ملل نحل گذر گیا فوقیت امام صاحب کا فقہ مین حال
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پہ مدار فقہ ہی پس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ نام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام وعلم فقہ
کا مشروط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب وسنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا ہے
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت بارہ سو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین بہرہ مند
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدوّن اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدوّن نہ تھا مغتنم مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود نتھی امام احمد واصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزدیک
حنفیہ کے بعد از ائمۂ اربعہ ختم ہوچکا ہی ہزارون بچے ن بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
ظہر قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پر

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حفظ جمیع مواقع اجماع و خلاف کا بھی اونکے حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجھسے کہا کون زیادہ اعلم ہی یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمھارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو مینے کہا انصاف سے گفتگو کروگے کہا ہان تین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تمھین کہو کہ کون اعلم ہی ساتھہ قرآن کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم مینے کہا تمھین قسم ہی خدا کی کون زیادہ عالم ہی ساتھہ سنت کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم مینے کہا قسم ہی تمھین اللہ کی کون اعلم ہی ساتھہ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمھارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کچھہ باقی نرہا سوا قیاس کے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے انتہی یہ حکایت چند کتب تاریخ و طبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام مالک امام صاحب سے علم قرآن و اخبار و آثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام شافعی کا امام مالک سے علم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت علم امام صاحب کی ساتھہ کتاب و سنت و اقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا لوگ عیال ہین ابی حنیفہ پر فقہ یعنی رای قیاس مین گویا قیاس و رای ہین وہ سب کے مربی تھے سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ نسبت بعلم کتاب و سنت معلوم ہو چکا معہذا جدل مقلدین کا ساتھہ اہل سنت و اصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن نوک زبان پر تھا لاکھون یا ہزارون یا سیکڑون حدیث اونکو ازبر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت و ادب و اصول فقہ مین فرد زمانہ تھے عجب انصاف ہی ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی حافظ ابن القیم جوزی حافظ ابن عبد الہادی مقدسی علم مجتہدین قطر مین کا امام صاحب

بلکہ باقی فقہاء مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کا ماننا انکی رعایت کا
قبول نکرنا یہ کیا داد و سند ادہی تاریخ مکمل مین جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سبکو علم ائمۂ مذکورین
سے بہت زیادہ تھا تقوی و طہارت مین بھی کچھ کم نتھے بلکہ مجرد کثرت عبادت پر کثرت علم کو
شرف و فضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہوچکی ہی امام صاحب ہون یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد و عبادت و کثرت نماز و روزے کو کچھ دخل وجوب اطاعت و لزوم
تقلید مین نہین ہی نہ تنہا عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باتفاق
فقہاء حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضرور ہی نہ عبادت و زہد پھر جس شخص مین یہ شرائط
زیادہ ہون گے تمھین کہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول و اقتدا کے ہوگا یا وہ شخص جسمین یہ شرائط
موجود نہون یا ہون مگر ساتھ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت و تبع تابعیت کو بھی
کچھ دخل وجوب تقلید مین نہین ہی اگر ہی تو تابعین و تبع تابعین مین صدہا مجتہدین گذرے
ہین اونھون نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عاطر مقلدین نہین ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر حصر ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہین وہ کچھ انکار
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا نہین کرتے ہین بلکہ سارے جہان کے علماء و فقہاء کی تقلید کو
شرک فی الرسالۃ حرام فی الدین جانتے ہین جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن و حدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھاوے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب و سنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعۂ متبعین
بھی اپنی کتابونمین علماء امت و مجتہدین ملت سے نقل کرتی ہین خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھ خصومت نہین ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا و رسول کی بات پر غالب و مقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب و سنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا و رسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ الخ

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھہ بغض نہین سبکی خدمت مین نیاز دلی حاصل ہی ہان اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطئ ویصیب کے قائل ہین اس جملے کو حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکھا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ بمحواے یقولون مالا یفعلون مونہ سے تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوس خطا کو انھین بتاتا ہی تو نہین مانتے ہین جب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور ہی کہ جو قول مقابل اس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی خطا ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دھس جاوے تو کچھہ عجب نہین اگلے حنفی تو کچھہ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوچ کرتے ہین اسیکو اسلام سمجھا ہی جدل کرتے ہین اسی کو عین ایمان ٹھہرایا ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اب جماعۂ موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین

ہر پیچ کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھہ مین آتا ہی کہ جب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے گئے ہین تو اجتہاد کچھہ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمۂ اربعہ کے بہت علما امت فضلا ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین قطع نظر اون طبقات کے جو علما اہل سنت نے لکھے ہین معہذا دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تہافت ہی حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اس سے صاف بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید امام کے ہین مقلد سرے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے بخلاف مذاہب ائمۂ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے مالکیہ مین بھی بڑے بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی صدہا مجتہد ہوئے حنابلہ مین بھی مجتہد ہوئے جنکا ذکر نام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق نہوا ہمت قدم بڑہایا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی منتفی
پھر نہ اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی انصاف طاعت سے بڑہا ہوا ہے
مگر جب کسی کو نصیب ہو اعدلوا ھو اقرب للتقوی ان اللہ یامر کم بالعدل ۔ ایک
افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام
ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال سکے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین اسکا جواب
بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہوسکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ لامذہب
مقلد ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جواب ہابیت کا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا ہی
شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کو معاملہ خذ ما صفا ودع ما کدر کا ہی ان
لوگون کے ذریعے سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ دفع تعارض اسباب جرح و تعدیل
طرق جمع بین الروایات سبل توفیق و تطبیق معلوم ہوئی یہ کچھہ اونکی تقلید نہین ہی نہ اونکے
قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور ہے
وہ بدون معلوم کرانے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اسکو خود شرح مسلم الثبوت
مین معتبر رکھا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنۃ متنا قیل التی یدور علیہا العلم الف و
ما ثنان وسند او لو بالنقل عن ائمۃ ھذا الشان انتہی یہ لوگ جنسے شوکانی وغیرہ اہل علم
ناقل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کسطرح اونکی تقلید
لازم آئی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ٭ ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد
سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر ہے کہ اگر اجتہاد موافق ادلۂ
صحیحہ سے ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی
تو غیر مقبول ہی اسمین سب چھوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل
ہین فنا نار کے اسی طرح ابن القیم پھر بعض صحابہ و تابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول اونکا
خلاف ظاہر و نص کتاب و سنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی رسالہ

مسئلۂ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہمارے نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین ہے
اسی طرح بہت جگہہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جسکی ہیی کی پھوٹ جاوین
تو اوسکا کیا علاج وعلی ابصارهم غشاوہ ہم سو سو طرح تحاشی کرتے ہین تقلید حنابلہ نجدیہ
یمنیہ سے لکن مخالفین کو یقین نہین آتا وفی اذانهم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ جھوٹ
بولے خصوصاً دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر براہ
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہمکو اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بی شبہہ ہمارے نزدیک تقلید شوکانی
ابن تیمیہ انکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمہ فقہا دسے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن و
سنت مین بغایہ ماہر تھے غالب ملل ونحل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحرانی کرتے تو صاف کہدیتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سو اسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین مخطی ومصیب
مانتے ہین تو کسطرح اونکی رای کو واجب الطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریف نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری وصحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھو گئے ہین جو انکو چھوڑکر تیری میری بات پر
چلین روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پر کیا فتح وشکست ہی ہم سب محدثین
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس ہمارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد وتجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی وللہ الحمد ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو رای وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
ختم اجتہاد مطلق کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کبد

مقلدین کا ہی اغوای عوام کے لیے ورنہ یہان بمقابلۂ ادلۂ کتاب وسنت سب کے یے ٹکے سیر کا بہاؤ ہی سبحان اللہ دیکھا کید وافترا وبہتان تو مقلد کرین سو سو طرح کے جھوٹے طوفان باندہین مگر بدنام کرنے کے لیے اولٹا الزام اہل اتباع کو دین ؎

سبو ر دبا دیگران مستا نہ بر ما بگذ رد — در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد

جواز اجتہاد حدیث سے ثابت بھی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن وحدیث کے ہی جنھون نے پہلے یا پیچھے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث مستحضر نہوئی پھر جب کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی تو فی الفور اوس سے رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدوّن ہو گئے ہین ہر طرح کی جانچ پڑتال چھان بین ہو چکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بھی ہو تو شاذ وناذ مسائل مین جنکا وقوع بھی نادر وکمیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد کرے خصوصاً کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب وبغض وحسد وبطر حق وجہل وبدعت کا پتلا ہو نہ آداب مناظرہ سے واقف نہ سلیقۂ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب قابل دلیل سنت وکتاب جدال اوسکا پیشہ ہو سب وشتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تھے مگر دی گئی جدل پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۂ شریفہ پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون اس حدیث کو احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی دیکھو یہ حدیث کسقدر موافق حال اہل رای وقیاس واصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تھے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے ہین وہ سب بھی متصف بعدالت تھے اونمین بھی کوئی متہم بفسق نہ تھا امام صاحب مین حصر عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصاً جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بھی نہو گو اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب مغتنم الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

مین لکھا ہی واما العدالة فشرط قبول الفتوی فان الفاسق واجب التوقف فی اخبارہ بالنص ولیس شرطا فی نفس تحقق الاجتہاد انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فاسق بھی مجتہد ہوسکتا ہی مگر اب تو عدالت قبول فتوے کے لیے بھی شرط معلوم نہین ہوتی اسلیے کہ ہم دیکھتے ہین سیکڑون انفار مقلدین وکلا عدالت فتوے دینے لگے ایک ایک چھوٹے موٹے مسئلے مین پچاس پچاس مُہرین ثبت ہونے لگین کیا یہ سب صاحب لوگ مفتی عدل ہین یا جو مفتی اپنے رسائل مین سب وشتم خصم کرتے ہین یا غیبت وازالہ عرض اہل اسلام مین کوشش فرماتے ہین یہ بھی عادل ہین حدیث شریف مین تو یہ آیا ہی سباب المسلم فسوق غیبت بنص شارع زنا سے بدتر ہی مسلمان کے عرض ومال وجان کا ایک ہی حکم ہی اس بنیاد پر گویا اب فتوی واجتہاد کے لیے عدالت شرط نہ ٹھہری فسق مانع ان امور کا نہوا یارون کی خوب بن آئی الحمد للہ اہل سنت جن ائمہ سلف سے نقل دین کرتے ہین اونمین انشاء اللہ تعالی ایک بھی ایسا فاسق مفتی یا مجتہد فاسق نہین ہی جیسے آج کل کے لوگ ہین نہ ایسا کوئی جاہل ہے جیسے یہ اصحاب مواہیر ہین پڑھے نہ لکھے نام ملا فاضل **ف** ابن خلدون نے نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ رح نے سترہ حدیث یا مثل اسکے روایت کی ہین یہ قلت روایت بوجہ مطاعن وعلل طرق ہی خصوصاً جبکہ اکثر کے نزدیک جرح مقدم ہی اسلیے انکا اجتہاد مؤدی طرف قلت روایت کے ہوا حالانکہ اہل حجاز نسبت اہل عراق کثیر الروایہ ہین طحاوی نے مسند لکھا لکن وہ برابر صحیحین کے نہین ہی انتہی جواب قلت روایت کا اوپر گذرا عراقی نے کہا جسکے نزدیک مجرد رویت صحابی کافی ہی اوسکے نزدیک ابو حنیفہ تابعی ہین انھون نے انس بن مالک کو دیکھا تھا جسکے نزدیک معتبر نہین اوسکے نزدیک تبع تابعین ہین ابن حجر عسقلانی نے کہا کسی نے ایک جزو انکی روایت کا صحابہ سے جمع کیا ہی لکن اسناد اوسکے خالی ضعف سے نہین ہی سخاوی نے کہا کسی صحابی سے انکو روایت نہین ابن حجر مکی نے کہا انھون نے آٹھ صحابہ کو پایا کردری نے کہا محدثین منکر ہین کہ کسی صحابی سے انکی ملاقات

ہوئے ہے مگر انکے یار ملاقات ثابت کرتے ہین انکے مسندات کو جمع کیا ہی اوس مین
پچاس حدیثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتکتے ہین یعنی مگر ثابت نہین بستان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا ۶۶۵ھ مین اوسکو رواج دیا یہ مسند درحقیقت
اونکا نہین ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب الام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مرویہ
شافعی ہین اونکو محمد اصم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
بن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعي من صحب الصحابي وفي كلام الحاكم ما
يقتضي اطلاق التابعي على من لقي الصحابي وروى عنه وان لم يصحبه قلت
لم يكتفوا بمجرد رؤية الصحابي كما اكتفوا في اطلاق اسم الصحابي على من رآه صلعم
والفرق عظمة شرف رؤيته طیبی نے خلاصہ مین کہا ہی التابعي هو كل مسلم صحب
صحابيا قصب السبکرین ہی هو من لقي اي الصحابي مع الوفاق انتهى اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی مجرد رویت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہوسکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی انصاف مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقہ قرآن وحدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ ومن بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلاف کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما ترى ذلك في الشافعي ظاهرا ایک یہ کہ اصول و قواعد مین
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے دو تہائی علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کرسکتا ہو جہان سلف نے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مقتدی ہی جس مین

پہلی خصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت کے ہو سکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی دوسری خصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تفاریع پر جاری ہوا انتہی آج کل نوبت جہل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات و تاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی اوسکو مستخف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استخفاف دیکھا سنا گیا جرح و تعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ مین حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کیا ہی اسپر یارون
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اونکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین نہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار حب نفسیہ ہو کہ سبنے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی اچھا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر کسکی ہی
یہ دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی نہین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو و فوق کرتے ہین ابو الحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات ٥٦١ھ مین بتائی ہی پھر تفہیم ٧٠ مین محدث دہلوی
نے جواب ارجاء بتوجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسی طرح قرۃ العینین مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہہ نقل کیا ہی عنوان تفہیم مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطريقة قطب الحقيقة الشيخ عبد القادر
الجيلي عند ذكر الفرق الغير الناجية في الغنية حيث قسم المرجئة الى اثنى عشر
فرقة منهم الحنفية ثم قال بعد التفصيل واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة النعمان
بن ثابت الى قوله قلت الارجاء ان الخ طبقات ابن رجب مین ہی وللشيخ عبد القادر
رحمه الله كلام حسن في التوحيد والصفات والقدر وفي علوم المعرفة موافق للسنة
وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل وهو معروف وله كتاب فتوح الغيب

الی قوله وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوهما بالسنة مبالغا فی الرد
علی من خالفها قال فی کتابه الغنیة المشهور وهو بجهة العلو مستو علی العرش محتو
علی الملک محیط علمه بالاشیاء الخ انتہی ابن رجب سلف ائمہ اعلام ہین انکا زمانہ شیخ
جیلی سے کچھ زیادہ دور نتھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہین کی
کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجئہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین متفرد
بھی نہین انسے پہلے ائمہ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہ کو مرجی کہا ہی دراسات اللبیب مین امام
بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیه وحدیثه انتہی امام بخاری شیخ جیلی
سے بہت پہلے تھے شاگرد امام احمد ہین انھون نے بھی امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ
جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجئہ لکھا تو کیا گناہ ہوا یہ دن انکا اونکی کتاب کا انتی بات پر کیا جاتا ہی کوئی
نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے ایسے معنی
ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے
انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا فقط بات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفہ
لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسپر قول بخاری لکھا
کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا رذالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ و قلت ضبط ہے
بلکہ ایک علم و رای ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی آسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف
طریقۂ اہل سنت و جماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو
بزور برہان مقہور کیا یہ کہا کہ عصات مومنین مرجی امر اللہ ہین خدا خواہ انکو عذاب دے یا
توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوسوقت سب پکار اوٹھے
کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام و قول مرجئہ مین کچھ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے
ابو حنیفہ و اونکے اصحاب کو مرجئہ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الآمدی انتہی پھر کو لقول
غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا تھا یہ جو غوث اعظم

سنے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس مین منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی پھر جزری سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہین امام صاحب
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجئہ تھے ظاہر یہ ہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۂ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واصحابہ اخبر بحاله وقوله من غیرهم
انتہی حاصل کلام الجزری فی المجلد العاشر من جامع الاصول في فصل النون
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لکن اسمین بھی کچھ شک نہین کہ اصل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی نہ رای اہل ملت وقیاس علماء امت طحاوی کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے متمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین فبطل
قول ابي حنيفة محمد معین حنفی نے کہا ومن يرى قولا من اقوال احد كائنا من كان باطلا
يرى العمل به حراما پھر کہا حنفیہ بھی بعض مواضع مین مقر ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہونچی
شعرانی نے کہا ان عذر ابي حنيفة في كثرة القياس عدم بلوغ الاحاديث الصحيحة
اليه في زمنه واقع مین یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی انکو جانے دو خلفاء راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچے تھے
یہ حال قدرے جلب المنفعة مین لکھا گیا ہی مگر اب تو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئے ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچے ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یارون کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی کا
کافی ہی بقول صاحب دراسات سفسطہ محض جہالت شنیعہ ہی اذ يتبرء منه كل متاخر
في مذهب كل امام والا لما وسع منهم القول بان الحديث حجة عليه وان قوله

في معارضة الحديث باطل وان الحديث لم يبلغه فان الجواب المذكور لا يجال لو لم يكن من تزعزع صبي حول مهملا لم يحل مع وجود نسبة بطلان القول لے امامهم والحكم بكونه مجوجا مفحما لم يبلغه الحديث فيه ولما حل ايضا خلاف علماء المذاهب بامامهم وفتوى المتأخرين بخلاف قوله في مواضع لا يحصر ها العدد يسهو له الى قوله وقد قال بعض الكبراء ان الخلاف في اتباع ابي حنيفة معه اكثر من خلاف الشافعي له انتهى حاشا وكلا که کسی مسلمان صحیح الاعتقاد کو کسی طرح کا بغض یا حسد یا انکار یا استحقار حق مین امام صاحب کے منظور ہو مگر یہ بھی نہین ہوسکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کیجاوے بندون کا بندہ بنا جاوے ہم خدا کے بندے رسول کی امت ہین بس

ف جب اسلام مین یہ چار مذہب نکلے تو مقلدہ نے اپنے اپنے امامون کے مناقب مین کتابین بنائین یہ بھی ہوا کہ بعض شوافع نے امام حنفیہ کی تعریف لکھی بعض حنفیہ نے توصیف شافعی لکھی اسکے سوا ایک یہ بات بھی ہوئی کہ انھون نے بعض احادیث فضائل کو مصداق اپنے امام کا ٹھہرایا اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی لکن کوئی مصداق تو البتہ کسی قدر کسی امام پر چپکتا ہی جسطرح سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه الترمذي عن ابي هريرة امام مالک ہین یہی بات عبد الرزاق نے بھی کہی ہی پھر عبد العزیز بن عبد اللہ عمری زاہد کو بھی مصداق اسکا بتایا ہی مگر امام مالک اسکے زیادہ تر مصداق ہوسکتے ہین اسلیے کہ طالب علم انکے پاس دور دور سے آئے انکا علم دور دور تک پہونچا انکی کتاب حدیث ابتک اسلام مین باقی ہی زاہد عمری کا یہ حال نہین تھا معہذا ہم حصر اسکا امام مالک مین نہین کرسکتے امام الحرمین نے حدیث الائمة من قريش حديث تقدموا قريشا سے استدلال ترجیح مذہب شافعی پر کیا ہی مگر یہ صحیح نہین اسلیے کہ مورد ان دونو حدیثون کا خلافت ملک ہی نہ امامت مذہب اسی طرح حنفیہ نے کہا حدیث مین آیا ہی ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

وضع یدہ علی سلمان فقال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ اسمین منقبت اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات و تراجم نے انکے جد زوطی یا مرزبان نام کو مردم کابل مین سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انبار نسا ترمذ سے بھی بتایا ہی مگر یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی تسو یہ مصداق نزدیک محققین کے کئے وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ اہل حدیث سکنۂ ممالک فارس ٹھہرینگے نہ امام صاحب دوسری حدیث مین خبر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی سو معاذ اللہ امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر ثابت ہی بلکہ مرجیہ بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث مین ان رجال کا فارسی ہونا فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آئے تھے یہ کوفے مین پیدا ہوئے نہ فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین مانا کہ یون ہی ہو لکن فقہاء کے نزدیک جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کر لیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہی یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوفی تھے نہ فارسی چوتھے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبائی امام صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبۂ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس مین لکھا ہی کابل کا مل من ثغور طخارستان انتہی و طخارستان بالضم دانتہی ابن خلکان نے کہا زوطی من اہل کابل انتہی قاموس مین کابلی کے معنی قصیر لکھے ہین ابو العباس احمد بن یوسف دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینۃ مشہورۃ بارض الھند بھا النخل واھلھا مسلمون وکفار انتہی اسی کتاب مین کشمیر قندھار کو بھی مدائن ہند سے

گنا ہی حظیرۃ القدس مین ہی کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و غربی آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و نکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
فاصلہ افتادہ اطرافش ہمہ کوہ ست در زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت پدر بزرگوار امام ابوحنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی شفیق اورنگ آبادی نے تذکرۂ شام غریبان
مین لکھا ہی مخفی نماند کہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
دہلی ست شیخ ابو الفضل در اکبرنامہ آزاد اخل ممالک محروسۂ اکبر پادشاہ کردہ و از ان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نائبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند و در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند مین سلطنت ہنود کی تھی تو کابل مین ہنود رہتے تھے حدود ہنداس شہر کو شامل ہین کتب
جغرافیۂ قدیم و جدید اسکے شاہد ہین بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہین انھون نے
بھی اپنے جغرافیہ مین کابل کو بلاد فارس مین نہین گنا ہی کپتان ہاتر اندنے مفتاح الارض
کے فصل ہشتم مین جہان حدود افغانستان بیان کیے ہین لکھا ہی افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہین شمال مین کوہ ہندوکش مشرق مین ہندوستان جنوب مین بلوچستان مغرب مین
ایران اس ملک مین بڑے بڑے شہر ہین کابل اسکا دار الامارۃ ہی فصل یازدہم مین بذیل
فارس لکھا ہی حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہی حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہی
شمال مین بحیرہ خضر اور تاتار ہی حد جنوبی خلیج فارس ہی انتہی جغرافیۂ جیمس کارنویلس مؤلفہ ۱۸۶۶ء
و نقشۂ ہند مرتبۂ جانسٹن صاحب مین بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوٹان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہی اسی طرح غالب کتب جغرافیۂ ہنود و برطانیہ
مین بھی کابل کو ہند یا سرحد ہند لکھا ہی غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہی نہ ملک فرس کابل ہی تو جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابناء فارس مین کوئی شخص مرتبۂ علم ابی حنیفہ کو نہین پہونچا ایسی بات

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتاوے خداجانے اس دعوی کی کیا دلیل ہوگی ہم دوچار نہین
دس بیس نہین سو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین انسے زیادہ تھے بلا خلاف منجملہ ابناء
فارس تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی نہون یہی مصداق حدیث کے ٹھہرین
مانا کہ پارسیون مین امام صاحب اپنے عصر مین سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تولازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھہ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی یمن کے حق مین چند حدیث اس سے بھی زیادہ عمدہ وارد
ہین جیسے الایمان یمان والحکمة یمانية والفقه یمان رواہ مسلم حدیث کو جانے دو
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلة العسجد مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑنا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین مقصرین کا ہی نہ محصلین
محققین کا اسلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی منھا ان لایتکلم فی ترجیح مذاہب
الفقہاء بعضھا علی بعض بل یضعھا کلھا علی القبول بجملة ویتبع منھا ما وافق
صریح السنة ومعروفھا فان کان القولان کلاھما مخرجین اتبع ما علیه الاکثر فان
فان کان سواء فھو بالخیار ویجعل المذاہب کلھا کمذھب واحد من غیر تعصب
ومنھا ان لایتکلم فی ترجیح طرق الصوفیة بعضھا علی بعض ولا ینکر علی المغلوبین
ولا علی المتاولین فی السماع ولا یتبع ھو نفسه الا ما ھو ثابت فی السنة ومشی علیه
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین انتہی سو بحمدہ وتعالی ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر ظاہر کتاب یا
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا سو اب کیا رہا ہی جسپہ رقیبون کا
ڈر کرین ہم تو بڑون کی جان کو پہلے ہی رو چکے منقبت علم وایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ نسمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لاحول ولا قوة الا باللہ بلکہ

مراد اتباع کتاب اتباع سنت ہی اسلیے کہ علما یمن عمل بالحدیث مین اقدم تھے اور اہل دین تھے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدار کتاب کے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہی بدر طالع مین شوکانی رحمنے آپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکھا ہی سب طرق صوفیہ مین یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر فرقے نکلے اونمین سے اکثر مٹ گئے تھوڑے دنیا مین رہ گئے ہین یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی ملوک یمن سوا اونکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو مضر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی ہین مذہب فروع مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلہ بھی فقہ مین دم امام صاحب کا بھرتے ہین اونکو امام فقہ رای سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا مدد کرنا زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کو لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دینا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب ہین ابجد التواریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیہ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یارون نے امام زید بن علی سے کہا تم ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جو انسے تبرا کرے مین اوس سے تبرا کرتا ہون اونھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے وہ زیدیہ کہلائے منجملہ اونکے جو دل سے انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی جو زیدیہ یمن مین تھے محدثین یمن نے اونپر رد کیا ہے یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن وحدیث ہین و للہ الحمد و بل الغمام سیل جرار کو جلنے دو نیل الاوطار مین جا بجا مذہب زیدیہ نقل کرکے رد کیا ہی نقل وحکایت کسی مذہب کو نے اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تیسیر الکلام مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی جدول مین بلا رد و قدح درج کیا ہی بلکہ خاص بوجہ سکونت لکھنؤ و حکومت رافضہ یہ کام کیا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست ۔۔۔ اینکہ میگویم بقدر فہم تست

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق

ف امام الحرمین عبد الملک جوینی شافعی بڑے عالم تھے ۴۱۹ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۴۷۸ھ مین مرے انھون نے کتاب مغیث الخلق مین لکھا ہی عمل بالترجیح پر گو دلیل مستقل نہو اجماع ہوچکا ہی ابو حنیفہؒ آئے انھون نے تفریع کی فروع مین بے گنتی اعداد کیا ایسے دقایق نکالے جنمین عقل حیران ہی انکی عمر مسائل بنانے مین گذری امتحال کی فرصت نملی ابو یوسف و محمد نے بہت مسئلون مین انکا خلاف کیا صحیح کو فاسد سے الگ کیا جیسے مسئلہ وقف صاع افراد اقامت خلیفہ رشید کے روبرو ان مسائل مین بحث ہوئی ابو یوسف مان گئے کہا لو علم صاحبي ما علمت لرجع كما رجعت پھر کہا شافعی عالم تھے اصول و فروع و لغات وانواع علوم کے ابو حنیفہ کا قدم بعض ان علوم مین راسخ نہ تھا یہ ایک ہی فن جانتے تھے شافعی کو بہت فنون آتے تھے شافعی کے دو مذہب ہین ایک قدیم دوسرا جدید جب تک جدید ملے قدیم کو لینا نچاہیے جدید ناسخ ہی قدیم کا ابو حنیفہؒ کے بعض اصول بالکل باطل ہین جیسے قول باستحسان یعنی دلیل تو خبر و قیاس سے معلوم ہی لیکن مخالفت اوسکی مستحسن ہی حالانکہ یہ استحسان اثبات شرع ہی اپنی طرف سے شافعی نے جب اس مسئلے مین محمد بن حسن سے مناظرہ کیا تھا فرمایا من استحسن فقد شرع ومن شرع فقد اشرك اور جیسے یہ بات کہ خبر واحد جب مخالف قیاس ہو تو مردود ہی ابو حنیفہؒ نے خبر ابن عمر خبر ابی ہریرہ خبر انس بن مالک وغیرہ کبار صحابہ کو رد کر دیا شافعی نے کہا جسکے ذہن سے زمین تھم جاوے یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوسنے تو روایت ابی ہریرہ کو مان لیا انھون نے نمانا انکے اصول وفا سے دور ترین نسبت اصول شافعی کے احمد بن حنبل جب شافعی سے ملے کہا جاء ناصر الحدیث شافعی نے کہا من علم الحدیث عزت حجته فان ابا حنیفة كانت بضاعته من علم الحديث مزجاة دلیل اسکی یہ ہی کہ اہل حدیث کا انکار ابی حنیفہ پر سخت تہی قالوا ان اقواما اعوزهم حفظ الحديث المروي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاستعجلوا الرأي فضلوا واضلوا یہ شدت انکار اسلیے نہین ہی کہ یہ قائل قیاس کے ہین بلکہ اسلیے ہی کہ انھون نے قیاس

مین اتنا توسع کیا کہ حد سے باہر ہوگئے آبو حنیفہ کی نظر گو دقیق ہو لکن اصول کے موافق نہین
بلکہ اکثر نظر انکی خلاف کتاب یا سنت یا آثار یا اجماع امت کے ہی محمد وابو یوسف زمانہ
شافعی مین تھے مگر جو کوئی یہ کہے کہ یہ دونو منصب اجتہاد مین برابر شافعی کے تھے تو یہ
افتراء عظیم ہی بلکہ یہ دونو بطریق استفادہ کے شافعی سے گفتگو کیا کرتے تھے اونکے
سامنے ایسے بیٹھتے جیسے کسی کے سر پر پرندہ ہو نہایت احترام واحتشام سے پیش آتے
ان دونو نے کسی مذہب کا دعوی اپنے لیے نہین کیا جہان کہین خلاف ابی حنیفہ کیا ہی
وہ بسبب کلام شافعی کے کیا ہی کہ وہ تزئیف مذہب ابی حنیفہ کرتے تھے ہم مسائل آحاد
مین خوض نہین کرتے کہ یہ فن فقہ مین موجود ہین اس کتاب مین خوض ہمارا کلیات مین
ہی مسائل شرع یعنی احکام شرع معاملات عبادات مناکحات حدود حکومات آداب جنایات
ہین پھر ہر ایک قاعدے کے لیے ان قواعد مین سے کچھ امثلہ ذکر کیے اسی ضمن مین حکایت
نماز خوانی قفال مروزی کو مطابق مذہب حنفی وشافعی روبرو سلطان محمود غزنوی کے
ذکر کیا جسکا انکار علی قاری نے کیا ہی یعنی مجرد استبعاد وتلفیق کی بنا پر نہ کسی دلیل قوی سے
جوینی قاری سے بہت پہلے تھے جو صحت حکایت انکو ثابت ہوئی ہوگی وہ قاری صاحب
کو نہین ہو سکتی اس قصے کو امام یافعی نے مرآۃ الجنان مین ابن خلکان نے وفیات الاعیان
مین ذکر کیا ہی یافعی نے رسالہ مغیث الخلق کو تالیف جوینی کہا ہی پس وقوع اس واقعہ مین
شک نہین علامہ احمد بن عبد الرزاق حنفی نے سیف مسلول مین اول تو اس قصے پر انکار کیا تھا
پھر کتاب یافعی مین نقلا عن امام الحرمین اوسکو پاکر یہ کہا فظهر ان القصة واقعة وان
الحكاية على ما هي شائعة بلکہ اس قصۂ نماز کا کچھ اتا پتا جزیل المواہب سیوطی ومنہاج السنۃ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے بھی چلتا ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ یہ نماز مرکب ملفق مبنی مسائل حنفیہ
پر تھے ماخوذ انکی تفریعات فقہیہ سے نہ یہ کہ امام صاحب ہمیشہ اسی طرح کی نماز پڑھتے ہون
یا دوسرون کو اوسکا حکم کرتے ہون ایسی ترکیب تلفیق بے شبہہ امتزاج بعض مذاہب

دیگر سے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی زکوۃ دینا فی الفور چاہیے مرنے سے زکوۃ
ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا عقود معاملات کا املاک کا مناکحات کا جنایات کا حدود کا
حکومات کا ذکر کیا ایک ایک دو دو مسئلے لکھکر خلاف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے اسنادمذکورہ
مین بتایا پھر عمارہ بن یزید سے چوٹ کرنا محمد بن حسن کا شافعی پر دربار ہارون رشید مین
بابت تاہل خلافت نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب افترا
تھا شافعی کا کمال علم قرآن و خبر و علم طب و شعر و انساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا
کچھہ حاجت ہو تو کہو فرمایا اتامرني من بعد مكنون النصيحة وتقديم الموعظة ان اسود
وجهي بالمسئلة پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون اوسنے
پہلی جورو کو دوسری جورو کی عمہ پایا تیسری جورو کو چوتھی جورو کی خالہ معلوم کیا انھون نے
کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کیا ہی لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها پھر کہا تم تو بتاؤ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین کسطرح داخل ہوئے کس درب سے آئے کس محلے مین
اوترے پہلے پہل کیا بات کی اوسوقت کا بیان کیا تھا ناقہ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن
حسن متحیر ہوکر رہ گئے کچھہ جواب نہ بنا انھون نے کہا اے امیر المؤمنین انھون نے مجھسے ایک
مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتادیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی رح کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے مجلس سے
اوٹھکر سب مال دربانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھہ چلے آئے انتہی حاصلہ بعضی علماء
حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت
عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد معین رح
کہ حنفی ہوکر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین مگر یہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد
نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبدالحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب رکھتے تھے
حالانکہ شیخ جیلی حنبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچھ ہی اوسمین پیر کی تحقیقات
مریدون کو منظور نہین مشرب مین پیر کی راہ پر ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی امام صاحب
کے زہد و عبادت و کثرت فقہ کا معتقد ہو مگر اونکے مذہب پر نچلے بلکہ حدیث پر عمل کرے
تو اسمین کچھ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل اسلام
ہمیشہ سے سلفاً عن خلفٍ جرح و تعدیل رُوات و علماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل
کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو محقر سمجھکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر
حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطا سے ہر عالم
کتاب و سنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگون مین کرین بلکہ
مخفی رکھنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی و حماقت سے اسکو
موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین تا آنکہ امام صاحب بے عیب محض تھے نہ اونکے
علم مین کوئی قصور تھا نہ اونکی فضیلت مین کسیطرح کا فتور آسکتا کچھ وہ مفترض الطاعت
واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو پھر
اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمہ اثنا عشر ہین بوہرے اپنے پیر کو نائب
صاحب الزمان امام عہد اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بھی سمجھے جاوینگے انکے نزدیک
اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو کنسی ہین انبیاء وہ جانین اونکا کام جانے
ہمین اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اسی اتباع سنت پر چلاوے مارے فتن مذاہب
شرور مشارب آفات عصبیت مصائب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے
طفیل مین بچاوے اللھم آمین اصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکھی ہی کہ مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہی
مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین مانتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین ابن ہمام نے
شرح ہدایہ مین کیا کچھ کوشش و کشش تائید مذہب حنفی مین نہین کی صحیحین کو برابر سنن کے

ٹھہرا دیا اسمین گو خرق اجماع جمہور ہوا مگر تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکرسکے جا بجا تناقض مین گرفتار ہوئے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ مخترعۂ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری و مسلم ترجیح دی جہان نکلی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی نفع اس ضابطۂ اصول کا معلوم نہوا یقولون ما لا یفعلون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن یا حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گو مونہہ سے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت میں اور کیا ہوتا ہی یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطا سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو صدور
صغائر جائز ہوا انکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اس دم تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھہ نہ کچھہ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی آلہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نحلت کے
نہ تھے بلکہ نرے طبایعی یا وحشی آزاد منش تھے یا اونکا کچھہ مذہب مسمی ظاہر مین نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے دہریت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سفسطہ محض کیون نہو تو پس جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ و رسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب بشری
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہین ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون
نکرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا سچ ہو سکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اون سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھ کر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ و خرابی ملک
و ملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو حکومتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا با وجود کفر بواح و زندقت خالص کے پھر اسلام کے بعد جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

نکلے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے انمین بھی ہمیشہ فتنہ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ
اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلا بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوۃ دینے سے رک
گئے اسلام سے پھر گئے آنسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا سلہ ہجری مین
لڑائی ہوئی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانہ خلفاء
راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین حکام ارض سے بابت فتوح ممالک
ہوئین وہ سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا
لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الحدیث وقائع زمان ہر خلیفہ
وامام وملک وسلطان اسلام کو مورخین اسلام نے بقید سنوات ضبط کیا ہی جو لڑائے
فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہ بھی ایک طرح کے تعصب و فتنہ
مذہبی سے خالی نہ تھے بادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنیمین آپنے خلاف
مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھہ نہ کچھہ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین رہا
اور رہیگا کسی ملت ونحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من
رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر
تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب وسنت رہی اتفاقا اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی
نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کردیتے جسطرح مذہب
قدر وجبر زمانہ صحابہ مین نکلا تو سب لوگون نے بہت شد ومد سے انکار کیا تین سو برس
تک تو یہی حال رہا کہ کلمہ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھہ کچھہ تقلید مذاہب جاری
ہونے لگے بہتر فرقے وقتا فوقتا ظاہر ہوئے انمین ہمیشہ باہم فساد وعناد وقتال وجدال رہا
اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے
چار اصول مقرر ہوئے کتاب وسنت واجماع وقیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت
اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو بادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین سے

مستولی ممالک مستوفی مسالک ہوا او سنے اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی جسکا مذہب
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ برومند رہے دوسرے مذہب والے مستمند ہوئے
سنہ دوسو چہ ہجری مین بزمانہ مامون فتنۂ عظیم بابت اعتقاد مسئلۂ خلق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت مضمحل تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہوگئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ وجدل ونجوم کا رواج بند کردیا سنہ ۲۷۹ھ مین فتنۂ قرامطہ ہوا یہ سب رافضی تھے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہوگیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے سنہ ۳۵۱ھ
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہوگئے مغرب مصر عراق مین یہ مذہب پھیل گیا سنہ ۳۹۸ھ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے سخت مقاتلہ ہوا سنہ ۴۲۰ھ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین بنائی وہ مجمع علماء مین پڑھی جاتی تھی سنہ ۴۵۹ھ مین ابی حنیفہ رح کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا سنہ ۴۶۹ھ مین جب ابو القاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور انسے مقاتلہ ہوکر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا سنہ ۴۹۲ھ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے سنہ ۴۹۹ھ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا سنہ ۵۵۴ھ
مین شافعیہ وحنفیہ نیسابور مین لڑمرے یہ فتنہ اتنا بلند ہوا کہ مدرسۂ حنفیہ جلا دیا گیا یافعی کہتے ہین
یا لہا من مصیبة عظمت فی الاسلام وهي التفرق بالحنفية والشافعية ونحوهما
وتعصب كل فرقة للمذهب الذي تمذهب به بحيث يصير كل فساق مذهبه على
صلحاء غير مذهبه ويرون ذلك نصرة الحق وهو خلاف اوامر الشرع ونواهيه
قال تعالى واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذين فرقوا
دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شيء ولقد عمت هذه البلوى وطمت في زماننا
في اكثر البلدان قالى الله عز وجل المشتكى انتهى سنہ ۵۶۰ھ مین ایک فتنۂ ہائلہ اصبہان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلا دئے گئے
سنہ ۶۳۱ھ مین بغداد کے اندر مدرسۂ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علماء مدرس
مقرر کیے گئے زمانۂ برقوق چرکسی سے حرم شریف مین چار مصلے الگ الگ قائم کئے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا نصاری مین تثلیث ہی مقلدین مین تربیع ہی شیعہ مین تخمیس ہے
کہ وہ پنجتن کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
حکم قرآن مین ہی ان ہو الا وحی یوحی متبعین سنت کا انھین دونو پر عقیدہ و عمل ہی پس بس ع

میریان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجی — خانۂ چشم ہی یہ خانۂ خمار نہین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علماء دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے تصنیف مذہبی کرتے تھے
لکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نتھا اگر تھا بھی تو یہ طریقۂ رفض کہ
مناظرے مین بحث شتم ہو کتابون مین گالیان دی جاوین کسی کا حفظ مرتبہ نہو مفقود تھا
یہ فتنۂ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود تقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منشا ہی ع تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود ست پیش ازین قدری آرمیدہ تر۔ غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے ایکر اب تک فتنۂ مذہبی سے
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائی و قیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ بکھیڑا رہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی و حنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا حبیب اللہ قندہاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصفدي قيد فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكأنه هو مراد الذهبي ولهذا
اضاف فقه الشافعي الى الحديث تمييزا ويوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتهى اصحاب ظواہر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داؤد ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی سبکی نے طبقات

کبری مین شافعی رحمہ سے نقل کیا ہی وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب الله
وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانما هم مخالفون له انتہی پھر ایک مناظرہ لمباچوڑا
محمد بن حسن کا ساتھ شافعی کے ذکر کیا جسمین الزام ہونا شافعی کا نسبت مشار الیہ ثابت ہوا اس
مناظرے کو یاقوت حموی نے بھی معجم الادباء مین ذکر کیا ہی اوسمین یہ بھی لکھا ہی کہ شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابك الذي ذکرت انك وضعته علی اهل المدینة فکتابك
من بعد بسم الله الرحمن الرحیم خطأ الی آخره الی قوله فاصفر محمد بن الحسن ولم یحر جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بھی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین لکھا ہی شاہ ولی الله محدث
دہلوی نے بھی انصاف مین طرف اوسکے اشارہ کیا ہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بھی ذکر کیے ہین جس سے بطلان و رکاکت مسائل وضعف دلائل حنفیہ کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے انکو ہرایا اسیطرح کئی مناظرون مین ابو یوسف کو بھی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن تالیف شافعی ہی یاقوت حموی وغیرہ نے ذکر اوسکا معجم الادباء
وغیرہ مین کیا ہی غزالی نے منخول مین لکھا ہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتهدا لانه کان لا یعرف
اللغة وعلیه یدل قوله ولو رماه بابو قبیس وکان لا یعرف الاحادیث ولهذا اعرض
بقبول الاحادیث الضعیفة ورد الصحیح منها ولم یکن فقیه النفس بل کان یتکایس
لا في محله علی مناقضة مأخذ الاصول انتہی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تسفیہ ابی حنیفہ نقل کی ہی یہ بھی لکھا ہی ولا اکترث بمخالفة ابي حنیفة فاني اقطع بخطائه
في تسعة اعشار مذاهبه الی قوله ان ابا حنیفة نزق حمام ذهنه في تصویر المسائل
وتقریر المذاهب فکثر خبطه لذلك ولهذا استنکف ابو یوسف ومحمد عن اتباعه
في ثلثي مذهبه لما رأیا فیه من کثرة الخبط والخلط والتورط فی المتناقضات الی قوله
واما ابو حنیفة فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وغیر نظامها الی قوله
ولو لا شدة الغباوة وقلة الدرایة وتدرب القلوب علی اتباع التقلید والمالوف

لما اتبع مثل هذا التصرف فی الشرع من سلم حسه فضلا عمن يشتمل نظره وهذا اشد المطعن عن سلف الامة فيه انتهى ابن خلكان نے وفيات الاعيان مين يافعی نے اپنی تاريخ مين جسكا نام مراة الجنان ہی ملا علی قاری نے رسالہ رد امام الحرمين مين زين الدين عراقی نے فتح المغيث شرح الفية الحديث مين پھر كتاب التقييد والايضاح مين ابن جماعہ نے طبقات شافعيہ مين حافظ دمياطی نے اپنے طبقات مين سيوطی نے رسالۃ الرد علی من اخلد الی الارض مين تاج الدين مكی حنفی نے كتاب كفاية المتطلع مين منخول كو تاليف غزالی لكھا ہے اسيطرح شيخ حسن عجيمی شيخ احمد قشاشی شيخ شهاب خفاجی شمس الدين رملی شيخ عبد الحق سنباطی وغيرہ ايک جمع جم نے اس كتاب كو تاليف غزالی كہا ہی انمين بعض نے روايت اس كتاب كی بسند متصل تا مؤلف بھی كی ہی غرضكہ علما حنفيہ شافعيہ قريب بيس شخص كے متفق ہين اسپر كہ يہ كتاب غزالی صاحب احياء العلوم كی ہی اس كتاب مين غزالی نے مسائل فروع حنفيہ پر بھی خوب ہی رد كيا ہی جسطرح معتزلہ پر بھی انكار فرمايا ہی خطيب بغدادی نے تاريخ بغداد مين بہت كچھ نسبت ابی حنيفہ لكھا ہی ابن خلكان نے بھی طرف اوسكے اشارہ كيا پھر كہا ثم اعتذر عن ذلك بذكرہا كان الاليق تركہ والاعراض عنہ اس تاريخ كے مختصر كا نام مختار ہی تاليف يحيی بن عيسی بغدادی اوسمين لكھا ہی والمحفوظ عند نقلۃ الحديث من الائمۃ المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي حنيفة خلاف ذلك وكلامهم فيه كثير لامور شنعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع الخ اس جگہ اكسٹھ اشخاص اعلام وعلماء كبار اسلام اہل سنت كا نام ليا ہی جنھون نے امام ابو حنيفہ پر جرح كی رد كيا خطيب نے كہا انہ اي اباحنيفة كان مذهبه مذهب جهم ابو علی يحيی نے خطيب سے يہ بھی نقل كيا ہی كہ ابو حنيفہ قائل خلق قرآن تھے يعنی جسطرح مذہب اہل اعتزال كا ہی ابو قتيبہ دينوری نے كتاب المعارف مين امام صاحب كو مع دونو شاگردوں كے مرجی لكھا ہی حافظ سليمانی نے بھی ابو حنيفہ كو مرجيون مين گنا ہی چنانچہ ذہبی نے ميزان ميں اسكو نقل

کو نقل کیا ہی بلکہ مختار مختصر تاریخ خطیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری نے
کہا کنت اتی ابا حنیفة واسأله عن الشيء من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب
فيها فقلت له يروى عن النبي كذا وكذا قال دعنا من هذا اشاید اسلیے ہوگا کہ حسب
صراحت حنفیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد عظیم تھا ورنہ یہ گفتگو یعنی یہ خطیب نے
کہا ما ولد فی الاسلام مولود اضر منه غرضکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب اور قاضی
ابو یوسف صاحب کے لکھا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین یارون نے بہت کچھ باتین بنائی ہین
لکن صاحب علم وانصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہین لکھا ائمہ ثقات
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبدالحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب اس
تحریر مین متعصب تھے مکابرے تھے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جمع
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت وقلت علم حدیث وقلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف کہدیا ہی بچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر عالم نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ مدح وقدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم وماثور نہین ہوئی وہان
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفيان فنعى نعمان فقال الحمد لله كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام
اشأم منه لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ لکھدیا ہی فاياك ثم اياك ان تصغى الى ما
اتفق بين ابي حنيفة وسفيان الثوري او بين مالك وابن ابي ذئب او بين احمد بن
صالح والنسائي او بين احمد بن حنبل والحارث المحاسبي وهلم جرا الى زمان الشيخ
عز الدين بن عبد السلام والشيخ تقي الدين بن الصلاح فانك ان اشتغلت بذلك
خشيت عليك الهلاك انتهى اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آخر امت کو اول امت پر لعن وطعن کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھ معصوم نتھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ ہمسے کرواتے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہین بیان واقع پر اناھہ رازی نے رسالۂ ترجیح شافعی مین لکھا ہے
کہ بخاری نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر مین کیا ہی پھر کہا ولوکان من الضعفاء في هذا
الباب اي في علم الحديث لذكره كما ذكر ابا حنيفة في هذا الباب یعنی ابوحنیفہ کو
علم حدیث مین ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابوحنیفہ رح سے حدیث نکرو انکی حدیث لائق
اعتماد نہین علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے پچاس حدیثین روایت کی ہین سب مین خطا
وغلط ولغزش وسقط ہی اسی طرح ابوحفص فلاس وابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی چنانچہ انساب
سمعانی وتراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی انکو مضطرب الحدیث وواہی الحدیث لکھا ہی ابوبکر
بن ابی داود نے کہا کل ڈیڑہ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی نصف مین خطا وغلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم مین ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی وابن عدی نے
بھی انمین جرح وقدح کی ہی میزان الاعتدال مین لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنيفة
الكوفي امام اهل الرأي ضعفه النسائي من جهة حفظه وابن عدي واخرون وترجم
له الخطيب في فصلين واستوعب كلام الفريقين معدليه ومضعفيه عبدالرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر مین لکھا ہی قال ابوداود اخاف الله في الرواية عنه
ای عن شعيب بن ايوب والنعمان بن ثابت الامام اورده الذهبي في الضعفاء وقال ابن عدي
عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة امام احمد نے بھی
مالک واوزاعی سے انکا ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہی رازی نے
کہا وانما قال في ابي فلان ذلك لانه كان يقبل المجاهيل والمقاطيع والمراسيل وماوقع
اليه من حديث بلده وانكان ضعيفا يترك القياس لاجله وما رفع اليه من احاديث
سائر البلاد وانكان صحيحا لم يقبله بل عدل الى الاستحسان والقياس انتهى مختصر تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
وقرآن کے ابتدای طلب علم مین فرمایا ہی ولیس بعد عبادان قرية صاحب قاموس نے

بھی غلطی امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر علی قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
انپر ائمۂ جرح و تعدیل نے کی ہی اوتنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کی شیعہ نے رد حنفیہ مین
زمین آسمان کے طبقے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اونکا جواب نہین لکھتے انکی فرصت کا زمانہ اسی رد اہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی کل
میسر لما خلق له یہ سارے جھگڑے بکھیڑے اسی مذہب قیاس ورای مین ہین ولو کان من
عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپسمین کوئی جھگڑا ہی کوئی بکھیڑا

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم　　　صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

جسنے اپنا ہاتھہ دامن کتاب وسنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللهم ارزقنا
ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لناله رجال من هؤلاء
رواه الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہو توبھی اوسکو کچھہ لوگ فارس کے پا لیوینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی امت فرس وسط معمورہ مین رہتے ہی جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بہت اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی وری جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پری جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیه السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کیومرث ہین نسل بنی آدم اونھین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین کرد شہر زور کی جبال پر رہتے ہین
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکھے جاتے ہین جنمین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین توضرور اس علم مبارک کے علماء اوٹھے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہی **ابرقوه** ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوه ہی یعنی فوق الجبل **ابه** ری وہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوه
کے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین اصفہان مین ایک گانون کا نام بھی آبہ ہے

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین **آمل** اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان سکے ابن جریر طبری ہین دوسرا غربی جیحون مین بخارا کی سمت پر ہی **ابہر** ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین **ابیورد** خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی **اسفراین** خراسان کا شہر ہی **اصبہان** مشہور شہر ہے
فارس کا **آمد** اس شہر کے چارون طرف دجلہ ہی **انبار** ایک فرات کے کنارے پر
ہی پہلا شہر عراق کا یہی ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی **ارجان** فارس کا
شہر ہی **اصطخر** پرانا شہر فرس کا ہی **ایلاق** ایک نیسابور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی **استراباد** تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان سکے دوسرا کرخ بمیان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے **بیضا** ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کی تھی **بابل** ارض عراق کا شہر ہی **بغداد**
پہلے ایک قریہ تھا فرس کا پھر وہان شہر آباد ہو گیا **بدخشان** یہ اعلای طخارستان مین
آباد ہی **بست** سجستان کا ایک شہر ہی **بلخ** خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی بلخی بغراسان
کا شہر ہی **بغشور** ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین کے تھے **باب** بخارا کا ایک
گانون ہی **بلاد دیلم** یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال ہین **بخارا** عمدہ شہر خراسان
فرس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تھے رح **تستر** ارض اہواز کا شہر ہی **تبریز**
آذربیجان کا بلدہ ہی **ترمذ** ایک قریہ ہی بخارا کا **جبال** ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اوسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس غرب مین آذربیجان ہے
معظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین **جرباذقان** چھوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین **جرجان** قریب طبرستان ہی **جوہستان**
ہمدان کا ایک گانون ہی **جوین** ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین **جیلان** درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

یہین کے تھے جوبر ایک قریہ ہی نیسابور کا حلوان ہمدان وبغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر مدن عراق ہی شہر ہی خراسان مشہور شہر
ہین ماوراء النہر کے خواف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم یہان نہر
جیحون ہی بلاد بدخشان سے نکلکر آئی ہی دامغان رے و نیسابور کے بیچ مین ہی دونباند
ارض جبال کے شہر ہین دی مشہور شہر ہی سمرقند ماوراء النہر کا شہر ہی عمارت و حسن
مین مثل بخارا کے ہے سناباذ طوس کا گانوُن ہی ہارون رشید کی قبر یہین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سهرورد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سجستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا سوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
تکریت و بغداد کے بیچ مین ہی سنہ ۲۲۱ مین معتصم باللہ نے بسایا سند ہند و کرمان کے بیچ مین
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملۂ چار جنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شہرزور اربل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہہ کے تھے دوسرا قصبۂ کورۂ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی ہے
شروان نوشروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبۂ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عامل بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ سے
حلوان تک عرض مین ہی آسکو اعدل ارض اللہ اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورۂ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورۂ سابور ثانی چہارم شاذروان جسکا دار الملک شیراز ہی پنجم سوس فاراب
ماوراء النہر کا شہر ہی فیروزآباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرد سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین جو تھا ہرات کے پاس قنوج کسی وقت مین اعظم مدن ہند تھا یہان بڑے
بڑے عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چار سو برس سے یہ شہر میرے آبا کرام کا مسکن اجداد
عظام کا موطن ہی قندھار بلاد ہند سے ہی مثل کابل کے قزوین یہ دو شہر ہین
چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے فضائل مین جو احادیث سنن
ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین قم ارض جبال کا ایک بلدہ ہی اصفہان کے پاس
کوفہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر آباد ہی ابو حنیفہ رح
اسی کی طرف منسوب ہین کابل قرمانی نے کہا مدینۃ مشہورۃ بارض الهند بها النخیل
واهلها مسلمون وکفار انتہی کازرون فارس کا شہر ہی کرمان فارس و خراسان
کے بیچ مین ہے کش قریب سمرقند کے ہی مکران ارض سند مین ہی ماوراء النہر
سے مراد نہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن و قری و مزارع عامر و غامرہ ہین مرو
شہر مدن خراسان سے ہی مدائن بنا اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی
بغداد کے نیچے نسا خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروز بن یزدجرد کا بسایا ہوا
امام نسائی یہین کے تھے نصر اباذ خراسان کا قریہ ہی نھاوند ہمدان کے پاس ہے
نیسابور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے ھرات بلاد فارس کا
بہت عمدہ شہر ہی ھمدان مدن جبال سے ہی اھواز ایک قطر کبیر قاعدہ مملکت فارس
ہی یمن عمان سے نجران تک لنبا ہی قرمانی نے کہا اھلھا ارق الناس نفوسًا و اعرفھم
للحق سماھم اللہ تعالی الناس حیث قال ثم افیضوا من حیث افاض الناس اشارۃ لیفیض اس
سے نکلتا ہی کہ علما یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یہین ہین سے نہ اوڈھا فرقہ زہاد سے
کامل کوئی ٭ کچھ ہوے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ٭ ابتدا اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت
بنی حسن مین رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علما ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کئے متبع سنت
صحیحہ رہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا صنعا اس

ملک کا دار الملک رہا ہجرۂ شوکان اسی شہر کا ایک عمدہ قریہ ہی امام شوکانی یمین کے تھے صنعا کے قاضی القضاۃ تھے امام منصور باللہ نے انکو اس عہدۂ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت زیدیہ کا کما حقہ قلع قمع کیا ہمیشہ قضا مطابق کتاب وسنت کے فرمائی بہرحال جتنے محدثین بلاد وممالک ونواح فارس کے ہین وہ سب مصداق حدیث مذکور کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص مین حصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کا کوئی سہی لکن لفظ حدیث جمع ہی نہ مفرد اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم وفضل کے وہ مصداق حدیث کے نہوئے سارے فارس کے ملک مین باوجود اس طول وعرض بلاد ومدائن وقری کے صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل وموقع ٹھہرے انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ

امام ابوحنیفہ رحمہ کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی زوطی کابل کے تھے کابل ناحیۂ معروف ہی بلاد ہند سے ۱۵۹ھ مین انکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا ۸۰ھ مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین مرگئے انتہی آنکے وقت مین انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی کوفے مین سہل بن ساعد مدینے مین ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعین ہین اس لیے تبع تابعین ٹھہرے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض بلاد دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت وروایت انکی اونسے صحیح طور پر ثابت نہین ہوتی مجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہو سکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین کا ہی نہ فقہا مقلدین کا انکا تو یہ حال ہی کہ در مختار مین لکھا ہی عیسی علیہ السلام جب آوینگے

انھین کے مذہب کے موافق حکم کرینگے علی قاری نے اسکا رد کیا ہی بعض حنفیہ نے کہا مہدی
موعود انکے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز انسے علم سیکھا ہی علی قاری نے اسکا رد بھی کیا ہی
ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع
مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہوجاوے اسلیے کہ مہدی موعود
کے ظہور کا وقت بھی بحسب کشوفات و قرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت مین کوئی
مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب و سنت ہوگا اسیطرح عیسی علیہ السلام تابع احکام اسلام
ہونگے موسی علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو اونکو بھی کچھہ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان
مین کہا ہی کہ آخر [illegible] مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین نکمی باتین بحق امام ابو حنیفہ لکھی تھین
اسلیے یہ کتاب مین نے اونکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی
کچھہ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہوگئے تھے آخر اصحاب روئے زمین موت مین
ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال [illegible] یا [illegible] یا [illegible] یا کچھہ کم و بیش مین ہوا انس بن مالک
انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت اونسے کسطرح ہوسکتی ہے
بخاری بخارا کے مسلم نیشاپور کے ابو داود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ
قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال و ابطال و فحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین
ہی لناله رجال من هؤلاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اونپر جو انکے تلامذہ تھے مملکت
فارس سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سوچند ہزار چند بلکہ لاکھہ چند
زیادہ تھا وللہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات و تراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو
بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجی کہا ہی قیاس و رای کا امام بتایا ہی سبکو انکا عیال
ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ست مین کسیکی نسبت یہ جرح نہین کیے گئے پھر تقدم زمان موجب
فضیلت و تقلید امام نہین ہوسکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون ع دل ما شاد چشم ما روشن

افضل تابعین سعید بن المسیب کو علم مین اویس قرنی کو زہد مین بتایا ہی پھر اونمین کی تقلید
کرنا اچھا ہوگا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی و ابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدی سے یاد نکرو
یہ افضل و اورع تھے انتہی اہل حدیث تو کسیکو بھی بدی سے یاد نہین کرتے سب کے لیے دعا
کرتے ہین جرح و تعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدی مین داخل نہین ہی خود
سبکی و ابن عبد البر نے برتاو اس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے
مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے
تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب و سنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرما کر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی
کہنے پر چلے حنفیہ نے یہ کہنا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر
کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تفریعات جو اس مذہب مین نکلے ہین چھہ
طبقات والون نے نکالے ہین خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اوسکی خبر نہین تھی
امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے
جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر و نشر بھی قریب ہی وہان یہ سب
جھگڑا چک جاویگا یہ فوائد جو اس جگہہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لکن خدا
گواہ ہی دل ور دمند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین
ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحاء تھے اس امت کے امام
وقت کو جو حق پسندی حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے
تبلیغ حق مین کوتاہی نہین فرمائی عوام جو اتباع ہر ناعق اذناب ہر ناہق ہوا کرتے ہین وہ انکی
ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی جسطرح صلحاء امت اولیاء ملت تابع حق
تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بنانا نذر نیاز لانا ہمسے حاجت مانگنا مگر
اونکے مریدون نے نمانا اسمین اونپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمعیل شہید کی قبر پر
بعض نسناس ناس چڑہاتے ہین اپنا ایمان ستیاناس کرتے ہین بعض لوگ سید احمد بریلوی کو

مہدی وسط ٹھہرا کر غائب بتاتے ہین مثل روافض کے اونکے ظہور کا اعتقاد

کہو اسمین انکا کیا جرم ہی یہ تو سرخیل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر جہل کا برا ہو

ان جاہلون سے حیات وممات مین ایذا پہونچی سوای اہل حدیث ومتبعین سنت کے کوئی

گروہ ایسا ندیکھا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک یہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا

باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس کر رہگئے کانون مین سیسا ڈال کر

بیٹھ رہے کتنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہین کسکی بات مانتے ہین پشتا

پشت سے مرض تقلید سقم قیاس علت رای دا جہل بیماری شرک ورد بدعت مین گرفتار

چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث رسالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین

علماء حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدوسہ کے مقر ہین قرآن

وحدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای وقیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ

کنز قدوری درمختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح وسنن مین ہی وہ لائق عمل نہین سے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے   خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب مخترعہ اصحاب مشارب

مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کردیا ہی اسلام خالص کے بعد

پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا ورسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ

حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیہ وجد بهن حلاوة الایمان من کان الله

ورسوله احب الیه مما سواهما ومن احب عبدا لا یحبه الا لله ومن یکره ان یعود

فی الکفر بعد ان انقذه الله منه کما یکره ان یلقی فی النار رواه البخاری عن انس

دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الانصاف احسن

الاوصاف وبالله التوفیق

بیان فروق فرقان مجید

[قرآن] شریف مین کئی جگہہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز اور وہ چیز برابر نہین
[سورۂ] آل عمران پارہ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء
بسخط من اللہ وماوٰ[ىه] جهنم [و بئس المصير] هم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے
رضا[مندی کا] ... ہی اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی کیا بری جگہہ پہونچا لوگ
کئی درجہ ہین اللہ کے ہان معلوم ہم متبع و مبتدع برابر نہین جسطرح نبی اور سب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نسا پارہ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ باموالهم وانفسهم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنے
مال وجان سے فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال وجان سے اونپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو خوبیٔ اسلام مین برابر ہین لکن درجہ مجاہد کا
بڑہا ہوا ہی مراد یہان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال وجان مومن
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارہ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبك كثرة الخبيث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندی کی سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھہ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھہ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی یہان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھہ کی محنت سے
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیۂ سلطنت مین ہاتھہ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی بہت
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارۂ مذکور مین ہی قل هل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکہتا کیا تم دہیان

نہین کرتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھ اور نہین ہو جاتے کہ اونسے محال باتین طلب کیجئے ایک اندھے
دیکھنے کا فرق ہی تم سب اندھے ہو وہ دیکھتا ہی اسیطرح جو وارث انبیا ہین یعنی علماء قرآن و حدیث
وہ دیکھتے ہین مقلد جو خلاف قرآن و حدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندھے ہین اسلیے فرمایا کہ ذرا
دہیان تو کرو دین مین تقلید کا فتنہ کچھ کم نہین ہی قیامت کی نشانی ہی ۔ آلہی دیدۂ تحقیق دہ ہر
یک مقلد را ۔ چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند ۔ سورۂ انعام پارۂ ہشتم ولو اننا مین ہی اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا
فاحييناه وجعلنا له نورا يمشي به في الناس كمن مثله في الظلمات ليس بخارج منها كذلك زين
للذين كفروا ما كانوا يعملون بہلا ایک شخص کہ مردہ تھا پھر ہمنے اوسکو زندہ کیا دی اوسکو روشنی کہ لیے پھرتا ہے
لوگو نمین برابر ہی اوسکے کہ جسکا حال یہ ہی کہ اندہیرو نمین پڑا ہی وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بھلا دکھایا ہے
کافرون کو جو کام کر رہے ہین یہ مثال فرمائی مومن و کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہی کافر مردہ ہی اندھیرے مین پڑا ہوا
دونو برابر نہین سورۂ توبہ پارۂ دہم واعلموا مین ہی اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله
واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله لا يستوون عند الله والله لا يهدي القوم الظالمين کیا تمنے ٹھہرایا
حاجیونکا پانی پلانا مسجد الحرام کا بسانا برابر اوسکے جو یقین لایا اللہ پر پچھلے دن پر لڑا اللہ کی راہ مین نہین برابر اللہ کے
پاس اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو یہان فرق بتایا کہ یہ دونو کام برابر نہین مشرکون کی خدمت قبول نہین
کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہی سورۂ ہود پارۂ دوازدہم وما من دابة مین ارشاد کیا مثل الفريقين كالأعمى
والأصم والبصير والسميع هل يستويان مثلا أفلا تذكرون مثال دونو فرقون کی جیسا ایک اندھا بہرا ایک دیکھتا
سنتا کیا برابر ہی دونو کا حال پھر کیا تم دہیان نہین کرتے مراد دو فرقون سے ایک فرقہ کفار کا ہی جو خدا کی راہ سے
روکتے ہین اوسمین ٹیڑھ پن ڈہونڈتے ہین آخرت سے منکر ہین یہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان گم ہو گیا اون سے جو جھوٹ
باندھتے تھے ایسا فرقہ اس صدی مین نیچریہ کا گروہ ہی دوسرا فرقہ اہل اسلام کا ہی جو ایمان لائے نیکیان کین اپنے رب
کیطرف جھکے عاجزی کی یہ ہین جنت کے لوگ یہ اوسمین رہا کرینگے پہلے گروہ کو اندھا بہرا کہا دوسرے کو دیکھتا سنتا
بتایا دونو کا فرق سمجھا دیا سورۂ رعد پارۂ ۱۳ وما ابرئ نفسی مین فرمایا قل هل يستوي الأعمى والبصير أم هل تستوي
الظلمات والنور کہہ کوئی برابر ہوتا ہی اندھا دیکھتا یا کہین برابر ہی اندہیرا اوجالا اس آیت کے اول مین ایک سرکا

ذکر کیا ہی پھر یہ تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا موحد مشرک کسیطرح برابر نہین ہو سکتا توحید بصارت و نور ہی شرک کوری
و تاریکی ہی آیت اسی سورہ و پارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمی انما یتذکر اولوا
الالباب بھلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھ اوترا تجکو تیرے رب سے تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہی وہی سمجھتے ہین جنکو
عقل ہی یہ مثال ہی مومن و کافر کی متبع جو قرآن و حدیث کو مانتا ہی مومن ہی مبتدع جو ان دونو کا انکار کرتا ہے
گو مونہ سے نکلے اندھا ہی سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین کہا ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی
[illegible] فاستبقوا [illegible] سرا وجھرا ھل یستوون الحمد للہ بل اکثرھم لا
[illegible] بتائی ایک [illegible] ایک بندہ پرایا نہین مقدور رکھتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہمنے روزی
دی اپنی طرف سے [illegible] سو وہ خرچ کرتا ہی اوسمین سے چھپے کھلے کہین برابر ہوتے ہین یعنی دونو سب تعریف
اللہ کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی اللہ ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت کسی چیز کے
مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل
سے آیت اسکے بعد اسی سورہ اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب اللہ مثلا رجلین
احدھما ابکم لا یقدر علی شئ وھو کل علی مولاہ اینما یوجھہ لا یات بخیر ھل یستوی ھو ومن
یامر بالعدل وھو علی صراط مستقیم بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچھ کام
نہین کرسکتا وہ بوجہ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچھ بھلا نکر لاوے کہین برابر ہی وہ
اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدہی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ
ہل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بندگی
پر قائم ہی اوسکے تابع بہتر پایا اسکے آیت اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق
افلا تذکرون بھلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق
و عاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان
وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ
جو کچھ پیدا نکر سکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد و اصنام و انبیاء و اولیاء و شیاطین و جن وغیرہ

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ قصص پارۂ بستم امن خلق السموات مین ہی افمن وعدناہ
وعدا حسنا فھو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیاۃ الدنیا ثم ھو یوم القیامۃ من المحضرین
بہلا ایک شخص جو ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچھا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے
جسکو ہمنے برتوا لیا برتا دنیا کے جیتے پھر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا اس آیت مین فرق بتایا
مومن و کافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے یہی متاع دنیا ہی فقط یہ دونو برابر
نہین ہوسکتے ایک کا چھٹکارا ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ احزاب پارۂ ۲۱ اتل ما اوحی مین ہے
افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون بہلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی
جو بیحکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دونو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لائے کیے کام بہلے اونکو
باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تھے اور جو فاسق ہوئے اونکا گھر ہی آگ جب چاہین کہ
نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پھر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکھو آگ کی مار جسکو
تھے تم جھٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بھی آتا ہی جسطرح مسلمان بیحکم پر یہ لفظ
بولا جاتا ہی سورۂ فاطر پارۂ ۲۲ ومن یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران ھذا عذب فرات
سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی پیاس بجھاتا ہی پینے مین چتا ہی
اور یہ کھاری کڑوا یعنی کفر و اسلام برابر نہین حتے اکفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے
فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہ میٹھے کھاری
دونو سے نکلتا ہی یعنی مچھلی گہنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی
وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما
یستوی الاحیاء ولا الاموات برابر نہین اندھا دیکھتا نہ اندھیرا نہ اوجالا نہ سایہ نہ لو نہ مین
برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عامہ شامل ہین ہر خیر و شر ہر زشت و خوب ہر راحت و زحمت
ہر حق و باطل ہر صواب و خطا کو سورۂ ص پارۂ ۲۳ مین ہی ام نجعل الذین امنوا وعملوا
الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والونکو

جو کرتے ہین نیکیان برابر اونکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈہیٹھ
لوگون کے اسمین یہ فرمایا کہ نیک و بد متقی و فاجر برابر نہین یعنی مومن اچھے ہین کافر مفسد ہین
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سورۂ زمر پارہ ٢٣ و مالی مین فرمایا ہی قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب تو کہہ کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی یہان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلبند ہی نہ عقلمند اس آیت سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگی آدمی کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اوسکی طرف پھر بخشے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کی برابر
اور تاکہ بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لی ساتھ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو ہے
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دونو آدمی برابر نہین ہین اس جگہہ اہل شرک سے نفی علم
کی معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑھجاوے کیسی ہی حکمت نکالے کسی درجے کی اوسکو عقل کیون نہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ پہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سورۂ زمر پارۂ مذکور مین دوسری جگہہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ھل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر
نہ لی ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لی یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال مقلدین پر بھی صادق آتی ہی دیکھو متبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے
کتنے مولوی درویش ٹھہرالیے ہین اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون الله
۲۰
سورۂ مؤمن پارہ ۲۴ فرمایا ظلم ہین ہی ومایستوی الاعمی والبصیر والذین اٰمنوا وعملوا
الصالحات ولا المسیئ قلیلا ما تتذکرون برابر نہین اندہا دیکھتا نہ ایماندار جو بھلے
کام کرتے ہین نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے اسکے بعد فرمایا
تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دہوکا نہین لکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار
کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی بے آئے نرہیگی آبتو سوا اسلام کے جتنے فرقے دنیا
مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود
ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین ان
دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ کہتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس
روحانی کلیے اتا پتا انمین نہین چلتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے
پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی
توقع پر نقد چھوڑنا اور دہار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اس آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح وفاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندہا
ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق وفجور واسارت عمل پر نہوتی
۲۱
سورۂ حم سجدہ پارہ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن
برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ
بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاؤ سے دشمن دوست
ہوجاتا ہی اسکے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی
دیکھو متبعین سنت مقابلۂ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی
تہذیب نہین چھوڑتے ۲۲ سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ الیہ یرد مین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان نجعلہم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما
یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے اونکو برابر اونکے
جو یقین لائے اور کئی کام بھلے ایک سا ہی اونکا جینا مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین معلوم
ہوا کہ برون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دونو حال اچھے برون کے
دونو حال برے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا
کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی
جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا یہان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہو گیا مستراح منہ
وہ ہی جسکے مرنے سے لوگون نے چین پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی او کمالے

توچنان زی کہ چو میری برہے نچنان گر تو میرے برہنت۔

سورۂ[۲۳] محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ ۲۶ حم مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ
کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھے راہ پر اپنے رب کی برابر ہی
اوسکے جسکو بھلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین اپنی خواہشون پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و
مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ[۲۴] حدید پارۂ ۲۷ قال فما خطبکم مین فرمایا ہے
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین
انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے
اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا ہے
اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص
سبب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کیوقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا
اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اوس سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث
مین آیا ہی کہ زمانۂ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد امت کے وقت
سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لینا ہی جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کیا بھی تو کیا

بہت ہوا تو اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو نہوا کہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا
درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول
قرآن موجود تھا لکن اس زمانۂ آخر مین پورا پورا ڈول اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین
کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوترین وہ گذر گئے ہوچکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک
پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہوا اتنی بات ہی کہ اہل ایمان
کو جو متبع کتاب وسنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو مبتدع یا بند
رائے وقیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر پارہ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لا یستوی
اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ
کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے یہان ذکر دوزخیونکا شائد
اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسدم
تک جتنی امتین گذرین جنمین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے
سب کافر رہے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین
بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لکن جبکہ شرک و
بدعت وکفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین نہین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما
یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر وشرک بھی
جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جسنے موںنہ سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑھا اوسکو شرک نقصان
نہ پہونچاوے جو لوگ ایمان لاکر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ وکفریہ افعال فسقیہ وبدعیہ کرتے ہین
جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی آنداد پرستی بت پرستی تعزیہ پرستی
بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت
ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول
مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیے دیکھ لے کوئی جی کیا بھیجتا ہی کل کے لیے

ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہی جو کرتے ہو مت ہو ویسے جنھون نے بھلا دیا اللہ کو پھر
اوسنے بھلا دئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین بحکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم
اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہاوتین
ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ
یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورۂ نون پارہ
۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون کیا ہم
کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ
مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون
کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑہ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوسمین
ملتا ہے تمکو جو پسند کرو

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو
دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ
اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھ لے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوسکا موقوف ہوجاتا ہی
مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقۂ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے
ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقۂ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر بنانا درخت میوہ دار
سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن و حدیث تالیف تصنیف کرنا اس مین
علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہہ دین کا علم
ہی نہ علم کلام و علوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن و حدیث مین ہی نہ وہ جو
کتب رای و قیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی
طلب علم کے رستے مین آسان کر دیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی علم ایکبارگی چھپا نہین جاتا لکن اسطرح لے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مرجاوین
کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بناوین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی
دین دوسرون کو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی یا اوسکو اجر ہی
اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بُری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور
اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان راہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے
بدعت تازہ کو مارے منکر کو دور کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑ دے
بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین
عالم کے لیے سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی
عابد پر ایسی ہی جیسے چودہوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علماء وارث ہین
پیغمبرون کے پیغمبرون سنے نہ دینار چھوڑا نہ درہم ہی علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا
نصیب والا ہی ادریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری
مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادنی
امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر
کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی اچھی بات قرآن ہی اچھی چال حدیث ہی
بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین یعنی جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے
والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جابجا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت
کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث
مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ
بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو
جواہر موتی سونا پہناوے نا اہل وہ ہی جو علم دنیا کمانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو
سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق مین حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اللہ کی راہ مین چلتا ہی جب تک پھر کر آوے علم کا طلب کرنا کفارہ ہی پچھلے گناہون کا
مومن کا پیٹ علم سے نہین بھرتا یہانتک کہ انجام اوسکا جنت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھین اور وہ اوسکو
چھپاوے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگادین جسنے علم اس لیے سیکھا کہ مولویون سے مقابلہ کرے بیوقوفون
سے لڑے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ مین داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا ملتا ہے
مگر اسلیے کہ کچھہ سامان دنیا ملے وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نپاویگا جسنے حدیث سنی اوسکو یاد رکھا اللہ
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرے کو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اس لیے کہ کبھی
وہ اس سننے والے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنانا دوزخ مین اپنا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن مین اپنی رائے سے کچھہ کہا وہ جہنم مین بیٹھے گا جسطرح اہل
بدعت و ہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائے سے لکھتے کہتے ہین قرآن مین اگر رای
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن مین لڑنا بھڑنا کفر ہی کچھہ لوگ قرآن مین
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یون ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب مین بعض
آیات کو بعض سے لڑا مارا کتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو تو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضۂ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ فضول ہی جس بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ ہمیشہ یا اکثر اہل رای سے فتوی
لیتے ہین گناہگار ہوتے ہین اہل سنت سے فتوی لین تو دونوا اچھے رہین مغالطے کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہین حیرت الفقہ بنائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹون پر چڑہ کر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسیکو اعلم نپاوینگے ابن عیینہ
نے کہا مراد امام مالک ہین اسمین شک نہین کہ مؤطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی صحت
مین بے مثل ہی لکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ مین آگئے ہین بخاری مین سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحۂ رسول خدا اوسپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکو سیکھے وہ بڑا

فضل مجدد

بخشا ورہی اللہ تعالی ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کر دیتا ہی سو برس مین غالبا راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھہ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سرے پر اب تک یہی ہوا آن مجددین کے نام حجج الکرامۃ مین لکھے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرتا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹا دے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے رای و
قیاس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا موہ نہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی چھین جھپٹ کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عدول فرمایا اورون کو ہمنے تمنے
عادل ٹھہرایا دیکھو دونو امر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طلب علم مین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینونا
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالی ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود بے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکو پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم مرتے دم تک پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی نصیر الدین
دہلوی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت کا گذر مسجد

اور وہان دو طرح کے لوگ تھے فرمایا اچھے تو دونو ہین لکن ایک دوسرے سے بہتر ہی یہ تو
دعا کرتے ہین اوسمین مشغول ہین خدا تعالی انکو چاہے دے چاہے ندے اور یہ لوگون کو علم
سکھاتے ہین جاہل کو راہ بتاتے ہین تو یہ افضل ہین وانما بعثت معلما مین تو علم سکھانے
ہی کو بھیجا گیا ہون پھر انھین مین بیٹھ گئے کسینے پوچھا علم کی حد کیا ہی کہ جب وتنا علم حاصل ہو
تو آدمی عالم ٹھہرے فرمایا جسنے چالیس حدیثین دین کے مقدمے مین میری امت کے لیے یاد
کرلین وہ قیامت مین شافع وشہید اوٹھے گا خیال کرو چالیس حدیث کی یاد کرنے کا امت
کو پہونچانے کا تو یہ اجر ٹھہرا پھر جسکو ہزارہا حدیث یاد ہو بلکہ لاکھون اور اوسنے اون حدیثون کو
جابجا امت مین پہونچایا اور قیامت تک اس علم کو چھوڑ گیا اوسکے اجر کا کیا حساب ہی علم حدیث
ایسی چیز ہی جسکا تھوڑا اور علم کے بہت سے کہین زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہی اسی لیے ہزارون
لوگ اس امت مین علم حدیث حاصل کرتے تھے ایک ایک مجلس مین ستر ستر ہزار آدمی حدیث
سنے لکھنے کو جمع ہوتے تھے کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی کتاب رای وفقہ کے سننے کے لیے اتنی
بھیڑ لگی ہو جب تک خلافت اسلام عباسیہ مین رہی علم حدیث کا بہت چرچا تھا خود بھی سماع
حدیث کرتے دوسرے کو دلاتے روایت کرتے یہ زور شور غل غپاڑا تقلید کا اوسوقت تک نتھا
ہلاکو خان کا جب سے غلبہ ہوا شرع کی جگہہ تورہ نکلا اوسی وقت سے عوام مسلمین نے تقلید نکالی
ہلاک ہونے لگے خواص مین کسی جگہہ زیادہ کسی جگہہ کم درس حدیث وسماع سنت جاری رہا
اونکے طفیل مین ہم غربا تک بھی پہونچا حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو بڑا سخی کون ہی اللہ سب سے
زیادہ سخی ہی پھر مین ہون میرے بعد وہ آدمی ہی جسنے علم سیکھا اوسکو پھیلایا وہ قیامت کے دن
اکیلا ایک امیر بنکر آویگا یا ایک امت کی جگہہ ہوگا یہ بڑی بشارت ہی محدثین کے لیے کہ ہر محدث
حکم مین ایک امت یا ایک امیر کے اوسدن ہوگا علم اسی گروہ سے پھیلا بخاری کو اونکے عہد مین
تلاش الاحادیث المحمدیہ تعب تھا اسی طرح ہر محدث نے علم کو پھیلایا اب بھی جسکا ہاتھ
توفیق الہی پکڑتی تھی اوسمین سے کام نشر و اشاعت سنت و فقہ الحدیث کا لیا جاتا ہی دو حرفین

ہین جنکا پیٹ نہین بھرتا ایک علم مین گھسا ہوا دوسرا دنیا مین سو یہ دونو برابر نہین علم والا خدا کی رضامندی مین بڑھتا جاتا ہی دنیادار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہردم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسما اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن وحدیث دیا گیا ہی وہ دیکھنے و یان کس مرتبۂ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھدار کو ایک حرف بہت ہی

ذم علماء دنیادار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت کے دین مین فقیہ بنتے ہین قرآن پڑھتے ہین پھر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے جدا مین مگر یہ کہان ہوسکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب خطائین حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امراء سے الگ رہے اور نہ رہے تو اونکی اینچ کھینچ سے فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پھر اوس آگ سے یا اوسکے دہوئین سے بچ نسکے اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکھاتے تو اہل زمانے کے سردار ہوجاتے لیکن انھون نے اہل دنیا کو سکھایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہوگئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو بھول جاوے یا نااہل کو سکھاوے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علماء کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دنیا کا کسی آدمی نے حضرت سے حال شر کا پوچھا کہا تم مجھسے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون مین بدتر شر یہ علماء ہین سب

خیرون مین بہتر خیر خیار علما ہین سب سے بد تر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی جسنے
اپنے علم سے نفع نہ لیا عمر بن خطاب نے کہا تم جانتے ہو کون چیز اسلام کو ڈہاتی ہی کہا نہین
فرمایا لغزش عالم کی جدل منافق کا قرآن سے حکم گمراہ اماموں کا یہ تینون چیزین مدت دراز
سے اس امت مین موجود ہین دن بدن انکے ترقی ہی جو علم دلمین ہی وہ نافع ہی جو فقط
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا اے لوگو جسکو کوئی چیز معلوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نا معلوم مین اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی ذرا دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نہ بنے وہ ضرور
شاگرد کو گمراہ کردیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہے
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دن مین چارسو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار بڑے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانۂ نبوت مین جنکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قرا کہتے تھے
جنکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد و صالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای و قیاس کا مقلد ہو
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑھو پڑھاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی مرجاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نپاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین یہ علم فرائض بالکل کم ہو گیا اوسپر عمل
کرنے والے گم ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ سبب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑھتے اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

فرمایا تیری مان تجکو روومی مین تو سمجھتا تھا کہ تو مدینے کے لوگون مین سب سے زیادہ سمجھدار
فقیہ ہی کیا یہ یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑھتے ہین کسی چیز پر جو اونمین ہے
عمل نہین کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بقاء علم بقاء عمل پر موقوف ہی جب عمل نہوا تو علم
نرہا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصاری
دیکھے سب برای نام نصرانی ہین اور درحقیقت دہری انجیل سے بھی انکو کچھ کام نہین اسلام
سے تو پہلے ہی الگ ہوچکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علماء اسلام نے بھی عمل چھوڑ دیا جاہل
لوگ اگر نہ ہیکین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا
زمانہ کہ نرہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت
سے ویران علماء بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انھین کے پاس سے فتنہ نکلے گا
انھین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا موجود ہے
مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن رات دن لاکھون
چھپتے ہین ایک ایک گھر مین چند مطبع کے قرآن مع ترجمہ متعدد کے موجود ہین لکن نہ سمجھنے
عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکھنے چومنے چاٹنے کو مولویون کو دیکھو تو رات دن طرح طرح کے
فساد و فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جھوٹے جھوٹے مسئلے
خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکھا
کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکھتا ہی مولوی ملا کہلاتا ہی کتاب بغل مین دابے پھرتا ہی ہر مسئلے مین
بولتا ہی شاگردون کو کچھ پڑہاتا ہی اوسکو عالم سمجھ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سمجھنے لکھنے
سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفاء العلیل
ترجمہ قول جمیل مین بہت اچھا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکھا ہی اوسکو دیکھے

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبریل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو تفرقہ درمیان اسلام وایمان واحسان کے حدیث مذکور مین آیا ہی
وہی ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اسلام اسکا نام ہی کہ گواہی دے کا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ
کی نماز پڑہے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور ہو تو حج کرے پس جسمین یہ پانچون باتین
ہون وہ مسلمان ہی جو بات جسمین کم ہوگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمدًا اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہین پڑہتے
بعضے پڑہنے والے کسی وقت کی نماز عمدًا ترک کر دیتے ہین وقت نکل جاتا ہی بیٹھے رہتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ وتحقیق علماء راسخین حکم مین کفار کے ہین جسطرح
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعًا یہ بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے وکتابون
ورسولون پر ایمان لاوے پچھلے دن کو مانے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چھہ چیزین
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاویگا مومن نہوگا
آج کل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دار مدار رکھا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین آسکے سوا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا یہ سب
آیا ہی کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا ہی ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان مین
قصور ہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیدیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجھے کہ مین خدا کو دیکھتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہر دم حاضر ناظر ہی یہ نسمجھے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کرے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجکو دیکھ رہا ہی اسصورت مین بھی کوئی حرکت بے ادبی کی اس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام وایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی صوفیۂ صافیہ امت قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا استقرار سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین وعاملین اس امت مین

دنو ہی گروہ خلاصۂ ملت ہین ایک جماعۂ اہل حدیث جنکی صورت و سیرت مثل سلف کے
ہی دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادت طیبت سریرت سب سے بڑہا ہوا ہی مراد صوفیہ سے
وہ لوگ ہین جو سلف مین تھے جیسے حضرت جنید خواجۂ نقشبند قائلین وحدت شہود نہ وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت و عقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود دین مین جو بلا
آئی ہے وہ ہاتھہ سے انھین کٹ ملّون دنیادار فقیرون بدکردار کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالی منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان و ہاتھہ سے سلامت رہین آس زمانۂ آخر مین یہ
سلامتی اوٹھہ گئی مقلدون کے زبان و ہاتھہ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابون مین
ہجو و ذم و سب و شتم کی دہوم رہا م ہی افترا کا بانا ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھہ فرق نہین
سمجھتے مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان و مال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو ہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کہانیوالے کا
گناہ متعرض عرض مسلم کا گناہ شرعاً برابر ہی بلکہ پچھلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچوانا
بے شبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق مذلت نزدیک فقہا کے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس مسکن مرکب فرش کرسی چاقو قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہہ صحیح ہی کہ مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا ندینا اللہ ہی کے لیے ہی آسکو ابو داود و ترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی آہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر عمل نہین کرتے علما و فقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوائی نفس کے لیے ہی نہ واسطے

خدا کے جو کوئی دشمن ہی خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی اہل علم نے کہا ہی دنیا مین جو مبتدع ہی وہ ضرور دشمن ہی اہل حدیث کا عمرو بن عبسہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام طعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی اخرجہ احمد دیکھو یہ وصف اہل حدیث مین موجود ہی مقلدین مبتدعین مین مفقود ؂

بیان احسان

اس شعبے کا حال و مآل کتاب ریاض المرتاض مین لکھا گیا ہی سنن احسان کو بدعات صوفیہ زمان سے بخوبی علحدہ کرکے بیان کیا گیا ہی جسکو منظور رہو کہ طریقۂ تصوف و سلوک و فقر کو مطابق سنت صحیحہ کے بجالائے جسکا نام شرع مین احسان ہی اوسکو چاہیے کہ اول علم حدیث و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کرے جسطرح علم حدیث مین سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسیطرح صوفیہ مین بھی سلسلہ باطن کا جاری ہی آن دونو کا سلسلہ وار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و صحت ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کر دیا ہی کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد اس فن کی عمدہ کتابین عوارف المعارف تعرف فی التصوف رسالۂ امام قشیری غنیۃ الطالبین وغیرہ ہین معہذا یہ کتابین ہون یا اور کوئی کتاب قاعدہ خذ ما صفا دع ما کدر کا نچھوڑنا چاہیے علوم امت فنون ملت کو کسی وقت مین عرض مجتہدات علماء و مکشوفات اولیاء سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہین ہے

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہراوے اولاد کو جان سے مارے زن ہمسایہ سے زنا کرے کبائر یہ ہین کہ شرک کرے مان باپ کی نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم کھاوے جھوٹی گواہی دے سات چیزون کو ہلاک کرنے والا فرمایا ہی ایک شرک دوسرا جادو کرنا تیسرے قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچوین

یتیم کا مال کھانا چھوٹے معرکہ جہاد سے بھاگنا سنا تو ین بیاہی بیبیون ایمان والیون غافل مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا زنا چوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت ایمان انسان سے جدا ہوجاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھرآتا ہی بخاری نے کہا ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اوسکے پاس نور ایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب زواجر مین چارسو سے زیادہ کبیرہ گناہ لکھے ہین جنکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی اصل بات یہ ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہو سکے فقط فرائض ادا ہون لیکن گناہ سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے کبائر مین مبتلا رہتا ہی مثلا ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات مین بھی کسی سے جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو رات دن اہل حق مین مبتلا ہی غیبت وافترا وایذا رسانی اسلام مین رات دن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو ایسے ہر کسی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خود بخود مٹتے رہتے ہین صغیرہ پر اصرار کرنا بھی صغیرہ ہی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہین بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کردے مگر حدود توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم پر ظاہر نہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرماوے رسوا نکرے ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پر موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیان ہین گو نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابوہریرہ مرفوعا آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا نام نہین ہی کہ فحش بات کہے مان بہن کی گالیان کسیکو دے بلکہ جو بات منقصت کے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع خفت اہل دین کا
کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سب داخل شتم وفجور ہی گناہ اوسکا بادی پر ہی جسنے بلاتحریک
گالی کھائی وہ بری ہی جسنے گالی کے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوج کا طریقہ مجادلے
مکابرے مین نکالا وہ منافق ہی من سن سنہ سیئہ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ
سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو ہی کفر ہی یا ایمان ہے
ہرچند اوسوقت نفاق کامل تھا اسوقت مین نفاق عمل ہی لکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا ہی
ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ مبتدعین اسلام و مقلدین مذاہب ذرا سے مسئلے
مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین مسئلہ بھی کون جسمین خ اور سول ایکطرف مقلد رای
و قیاس ایکطرف افسوس ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بھی کمزور ٹھہرا
انکی بدعت عین دین ٹھہرے کفر و کافری کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار محفل
مولد پر کافر بنا دیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوا دیا جسکو چاہا انکار تقلید
شخصے پر اسلام سے خارج کہدیا سبحان اللہ وبحمدہ بہت اچھا اسلام و ایمان ہے ؎

بیان ایمان بقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہر شی خدا کی تقدیر سے ہی
یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی جب موسی نے
آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو ہرا دیا
یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوسپر کیا
اولہنا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین مفصل مرفوعاً بروایت ابی ہریرہ آیا ہی ماں کے
پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھہ جاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر
بچے مین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ
ایک ہاتھہ رہجاتی تھی لکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسی طرح کوئی عمر بھر اچھے عمل کرتا ہی بہشت ہاتھ بھر پر رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی کام
برا کرتا ہی جس سے دوزخی ہو جاتا ہی ایک بڈہا آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو آیا اونھون
نے کہا بڑی دیر مین آئے اوسنے کہا جو مرنے سے پہلے آیا وہ کچھہ دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ نے فرمایا تونے سچ کہا پھر اوس سے توبہ لی بہشت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
مقرر ہو چکے ہین پیدا ہونے سے قبل لکن توفیق خیر کا دنیا مین ہونا دلیل سعادت ہی
بدبختی کے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ زنا کا لکھا گیا
ہی وہ زنا اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکھہ کا زنا دیکھنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا ہے
پھر جی کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا
زنا اوسطرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقواھا قلم سوکھہ گئے لکھہ کر اوس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے خصی ہو یا نہو بنی آدم کے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایکدل جسطرح چاہے اوسکو ادہر پھیرے
بچا جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر مان باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنا لیتے ہین اسیطرح بتدع مقلد بھی کر لیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیتا ہی کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی وہ نور کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھادے تو انوار اوسکے مونہ کے خلق کو جلا دین جہانتک نظر پہونچے
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائے نہ بنے
اوسکا ہاتھہ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن مین اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھہ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھا رکھتا ہی خیال کرو جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھہ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکھہ کہا کیا لکھون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھہ تا ابد
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھہ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی یہ دوزخ والون کے کام کرینگے ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے دو نو ہاتھ مین دو کتابین تھین جو کتاب سید ہے ہاتھ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اونکے باپ و قبیلے کے لکھے ہین انمین کچھہ کم وبیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھ مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب ہی طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ و قبیلے کے اسمین کچھہ کم وبیشی نہوگی پھر اون دونو کتابون کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا تمھارا رب فارغ ہوا بندون کے دہندے سے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اسکو ترمذی نے مرفوعًا ابن عمرو سے روایت کیا ہی منتر کرنا دو اکرنا کسی چیز سے بچنا یہ سب تقدیر کے کھیل ہین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھہ مین آوین جو ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین صحابہ تقدیر مین گفتگو کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال مین انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی حکم ہوا کیا مین یہی لیکر تمھاری طرف بھیجا گیا ہون اگلے یون ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میرے امت مین جنکا کچھہ حصہ اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کامونکو بتقدیر خدا کہتے ہین آدمی کا کچھہ اختیار اوسمین نہین بتاتے انکے نزدیک ایمان کے ساتھہ کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے انکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر پچھلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود واکثر نصاری اور سارے دہریہ نیچریہ آج کل اسی الحاد کا بڑا زور ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پہ قانع ہین تقدیر

آگے مانع حق درمیان ان دونوں کے ہی یعنی انسان نہ مختار مطلق ہی نہ مجبور محض فرمایا
اس امت مین مسخ وخسف ہوگا لکن اوس قوم مین جو تقدیر کے مکذب ہی پھر فرمایا قدریۃ
مجوس ہین اس امت کے انکے بیمار کی عیادت نکرے مردہے کے جنازے پر نجاوے
ابن عمر نے کہا قدریہ کے پاس نہ بیٹھو انسے ابتداء سلام وکلام نکرو مکذب قدر پر لعنت ہی
آئی ہی سارے نصاری ونیچریہ آجکل مذہب قدریہ رکھتے ہین اکثر حنفیہ مرجئہ ہین جب
کسی بندے کے لیے یہ حکم ہوتا ہی کہ فلانی زمین مین مرے اوسکو کوئی حاجت وہان لیجاتی
ہی بچون کے حق مین فرمایا ہی خدا ہی جانے جیتے تو کیا کام کرتے یعنی مومن ہوتے یا
مشرک لکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان اور اونکے بچے بہشت مین ہین مشرک اور
اونکی اولاد دوزخ مین جاویگی جسنے معاملۂ تقدیر مین کچھہ گفتگو کی ہی اوس سے قیامت کے
دن پوچھہ پاچھہ ہوگی جسنے نہین کی اوس سے سوال نہوگا آدم علیہ السلام نے عالم ذر مین چالیس
برس اپنی عمر سے داؤد علیہ السلام کو بخشدیئے جب جانا کہ انکی عمر ساٹھہ برس کی ہی پھر مرتے
وقت ملک الموت سے کہا ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہین غرضکہ یہ مکر گئے اسلیے
انکی ذریت نے بھی مکرنا سیکھا بھولے سے درخت کھالیا اولاد بھی بھول گئی آپسے خطا ہوئی
ذریت نے بھی خطا کی اوس عالم مین ذریت آدم سے عہد توحید لیا گیا تھا ساتون آسمان ساتون
زمین خود آدم کو گواہ ٹھہرایا تھا لکن دنیا مین آکر منکر ہوگئے الاماشاء اللہ تعالی پہاڑ تو اپنی
جگہہ سے سرک بھی جاوے لکن آدمی اپنی جبلت وعادت سے نہین پھرتا

ثواب امت اسلام

یہ امت دو طرح کی ہی ایک عرب ایک عجم عرب کے فضائل بہت ہین اونسے محبت رکھنے مین
ترغیب فرمائی ہی قرآن عربی ہی سنت عربی ہی زبان اہل جنت عربی ہی رسول خدا
خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین یہی فضیلت کیا کم ہی چہ جای اسکے کہ مناقب صحابہ
مین عموماً وخصوصاً قبائل عرب بخصوص مین سکے مدائح مین بہت اخبار وآثار وارد ہوئی ہین

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین نہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین نہ وہ عجم جو مدت سے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مین جاری ہین
سادات وشیوخ عجم سب عربی الاصل ہین انسے وہی محبت کا برتاو لازم ہی عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ قصۂ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لو کان الدین
عند الثریا لتناوله رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا فرمایا لانا بهم او ببعضهم اوثق مني بكم او ببعضكم اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی آن دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب صحاح ستہ بالخصوص
سائر محدثین بالعموم ہین گو مورد حدیث کا خاص ہوا اسلیے کہ اعتبار خصوص سبب کا نہین ہے
اعتبار عموم لفظ کا ہی جسنے اس حدیث کو کسی شخص خاص پر قصر کیا اوسکو یہی حدیث رد کرتی ہی
اسلیے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ رجل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت رجال
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت ہمیشہ مقبول ہوتی ہی بخاری ومسلم وترمذی وابوداود وابن ماجہ
ونسائی سب عجمی ہین عجم مین پیدا ہوئے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح غالب اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین ثابت کوفے مین رہے نعمان رح وہان پیدا ہوئے ایک حدیث مین تو
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله اس
حدیث مین انکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعا وسرسبزی دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وغیرہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمہاری مدت اگلی امتون کی مدت مین اتنی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمہاری مثال اور یہود ونصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور مقرر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا یہود نے یہ کام کیا پھر اوسنے کہا آدھی
دن تلک سے تا نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر سو تم ہو وہ مزدور جو کام کرینگے عصر سے تا غروب

شمس یاد رکھو تمکو دوہری مزدوری ملیگی یہود ونصاری خفا ہوے کہ کام توہمنے زیادہ کیا ہمکو
مزدوری کم ملی اللہ تعالی نے فرمایا کچھ تمھارے حق مین نا انصافی ہوئی کہا نہین فرمایا تو پھر یہ
میرا فضل ہے جسکو چاہون دون یعنی تم اسمین بولنے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہی فرمایا سخت تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی اونمین
چاہیگا کہ گھر بار مال دیکر مجکو دیکھے یہ مسلم مین ہی بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل حدیث
کے کسی فرقہ اسلام مین پائی نہین گئی جنکو بمقابلۂ رای وقیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہی اونکا دعوی بابت محبت صاحب سنت کے محض کذب وبی اعتبار ہی جو کوئی جسکو چاہتا ہے
اوسکی مرضی کا کام کرتا ہی اسی سے محبت ثابت ہوتی ہی یہ نئی محبت ہی کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے پھر دوستی جتلاوے قرآن مین تو یہ فرمایا ہی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آج کل جھوٹے محبون کا بھی بڑا زور شور ہی آنکی محبت انعقاد محفل مولد تالیف
غزلیات وقصائد نعت مین منحصر ہی کون محفل ہے جسمین سو منکر نہین کون قصیدہ ہی جسمین ہزار
کلمۂ کفر نہین لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر ضرر نہ پہونچاویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر مین غالبا ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہی جسنے اعدا اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے مین سخت
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا وبہتان سے حکام وملوک وامرا کو
اغوا کرکے اونکو نقصان پہونچاوین لکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب وظاہر رکھا
الا ان حزب اللہ ہم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند مین بھی بہت موجود
ہین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک مقلدین ومبتدعین نے کیا کچھ سعی اطفاء نور اسلام

مین نہین کی صدہا رسائل و مسائل رد تقویۃ الایمان وغیرہ کتب اہل توحید و سنت مین
لکھہ ڈالے مگر شان الٰہی وعدۂ رسالت پناہی کو دیکھو کہ راتدن گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل و کرم سے مقصد اہل بدعت کا حاصل نہوا اہل حق سے جس مسئلے مین بحث پیش
ہوئی دانت کھٹے کر دئے جو عرب خدا و رسول کا نام لینے والے تھے اونکی تالیف دور
دور پہونچی مقبول عالم ہوئی عرب و عجم کا تعصب کسیقدر دور ہوگیا ہدایت کا شیوع ہونے لگا
توحید کا ڈنکا بجا تقلید شوم کا گھر ویران ہوگیا ہٹ دہرمی سے کوئی انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی جسطرح اول امت بہتر تھی اسیطرح آخر امت کو بھی بہتر ٹھہرایا ہی بیچ مین
ایک فوج کجرو کا پتا دیا ہی جسکا مصداق سوای مقلدین و اصحاب رای کے اور کوئی ڈھونڈہے
نہین ملتا اسلیے کہ صدر اول مین جو زمانہ صحابہ و تابعین وغیرہم کا تھا اوسمین عمل کتاب و سنت
پر تھا بیچ مین قیاس و رای نے اپنی ٹانگ اڑائی پہلی امت مین جو متبع سنت ہین وہ اوسی
اگلی راہ پر ہین یہ بیچ کے فقرے ادہر ہین نہ ادہر زبردستی دین کے دشمن ہوگئے ہین مگر
کیا ہوا اور کیا ہوگا اللہ ناصر ہی وکان حقا علینا نصر المومنین رسول خدا نے فرمایا ہی قریب ہی کہ
آخر اس امت مین ایک قوم ہوگی کہ اونکو برابر اول امت کے اجر ملیگا یہ قوم حکم کریگی نیکی کا
منع کریگی منکر سے لڑیگی اہل فتن سے اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عبد الرحمن
الحضرمی بھلا بتلاؤ تو سوائی اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہو سکتا ہے
چار ناچار انکو مقلدین مبتدعین سے لڑنا پڑتا ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ اسمین
اسلام کی بالکل بربادی و تحریف ہی ارسول معصوم کا کلام تو طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث مین مرفوعاً آیا ہی جب شام
والے بگڑ جاوین تو پھر کچھہ خیر تمہارے اندر نہین لیکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی مدد نکریگا وہ اونکو نقصان نہین پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
قائم ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ ہین انھون نے کہا

مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یہ بزرگوار متصل زمانۂ مشہود لہا بالخیر کے تھے سو یہ شرح یا تفسیر اس حدیث کی اوسوقت مین بیان کی گئی جسکو بارہ سو برس سے زیادہ کا زمانہ گذرا کسی نے آج کل مین یہ معنی حدیث موصوف کے نہین لکھے ہین کہ اوسکو بیوقوف بی علم ٹھہرایا جاوے وللہ الحمد

اعتصام بکتاب وسنت

حدیث صحیح مین بروایت جابر نزدیک مسلم کے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اما بعد بہت بہتر بات خدا کی کتاب ہی بہت بہتر خصلت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصلت ہی بہت بدتر کام وہ ہین جو دین مین نئی نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہی حدیث متفق علیہ مین بروایت عائشہ وارد ہی جسنے نکالا ہمارے اس کام مین یعنی دین مین ایسی چیز کو جو دین مین سے نہ تھی تو وہ چیز یا وہ شخص مردود ہی آئمہ حدیث نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی ہر بدعت کی ضلالت ہونے پر انکار کیا ہی اوسکی تقسیم کا طرف حسنہ سیئہ کے بلکہ تقسیم بدعت کی ہوا بھی کسی حدیث مین نہین آئی یارون نے اپنے جی سے جسطرح چاہا قسمت کر لیا قسمت کا لکھا آگے آیا عرباض بن ساریہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی تم مین جو کوئی بعد میرے جیئیگا وہ بڑا اختلاف دیکھیگا تمپر واجب ہی کہ میری سنت خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر چلو اوسی کے ساتھ تمسک کرو اوسکو دانتون سے پکڑو لازم ہی کہ بچو نئے نئے کامون سے اسلیے کہ ہر نیا کام دین مین بدعت ہی ہر بدعت گمراہی ہی اسکو احمد وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہی یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسطرح فرمایا ویسا ہی ہوا بال برابر کا فرق اوسمین نہ پڑا ابن مسعود نے کہا رسول خدا نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ راہ ہی اللہ کی پھر اور کئی خط داہنے بائین طرف کھینچے فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ایک شیطان ہی جو اوسطرف بلاتا ہی پھر یہ آیت پڑھی ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اس حدیث کو احمد ونسائی ودارمی

نے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب وسنت ہی اسی راہ پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ وسائر سلف تھے باقی سب راہین گمراہ
کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے رستے ہین کتاب
اللہ ایک ہی رسول اللہ ایک ہین دین اسلام ایک ہی اس دین کے اصول یہی اللہ و
رسول و قرآن و حدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے
اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مصلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا
ہی کہ اونکے مذہب باطل سمجھے جاتے ہین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی مین شیخ کانی
رح نے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چارون
مصلے بدعت ہین سنہ ہجری سے صدہا سال کے بعد آٹھوین صدی ہین مصلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے
انکا کہین کچھہ اتا پتا نہ تھا اب جو اس تفرقۂ جماعت سے منع کرتا ہی اولٹا وہی لا مذہب گمراہ
ٹھہرایا جاتا ہی انا للہ شروع کتاب سے یہانتک جو کچھہ لکھا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ
ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھہرا
الحمد للہ کہ اللہ و رسول ہماری طرف ہین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون
اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین برا کہے کچھہ پروا نہین ہے ؎

گر دوست موافق ست سعدی ۔۔۔ سہل ست جفای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنا دیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن
اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اوسکے
حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے خلف ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا جسکا
حکم اونکو نتھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھہ سے وہ ایماندار ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ بھی
مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی
پھر ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھہ سے لڑنا کام ملوک و والیان

ملک کا ہی لکن اب ایسے حاکم وامیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد قائم تھی یہ طریقہ بھی جاری تھا زبان سے لڑنا کام علماء دین کا ہی الحمد للہ کہ محدثین ملت نے ہر عصر مین خوب ہی قلع وقمع شرک وبدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا حق تھا ثابت کر دی فقہ سنت کو بمقابلۂ فقہ رای وقیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا ورسول کے نزدیک بری کیا اس زمانۂ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن وہند وغیرہ مین جہاد لسانی کما حقہ کیا والحمد للہ دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان کی قدرت سو اس قسم کے غربا اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صحبت اہل بدعت کی بری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بانا رکھتے ہین جو کوئی ان تینون قسم جہاد سے علحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصاً وہ علماء سوء ای پرست قیاس دوست جو راتدن اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہین ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون حدیثون کے جو مذمت فقہاء وعلماء مین آئی ہین

فضل احیای سنت مردہ وذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی سنت میری سنتون مین سے جو مر گئے تھے بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی بدعت گمراہی جسے اللہ ورسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہو نمین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف نے یہ بھی روایت کیا ہی مرفوعاً دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہے غربا کو جو درست وٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخرجہ

الترمذی یہ جگہہ انصاف کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردہ کے جنکو غریب فرمایا ہی یہی اہل حدیث ہین جو عالم سنن ہین یا اہل رای و قیاس و اجتہاد ہین یہی لوگ غریب ہین جو ہمیشہ بدعت کو سنت سے جدا کر کے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو طومار فقہ مصطلح کے موافق راتدن فتوی دیا کرتے ہین اونکا بھی سنن ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ بات ثابت کر دینگے کہ رای و قیاس بھی سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی آصل اول و دوم قرآن و سنت کو قرار دیا ہی پس قیاس داخل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس جگہہ جہان سنت موجود نہین ہی سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو مومن سمجھنا ایسا ہی ہے جیسے اندہے کو بصیر کہتے ہین یا جلاسے کو مومن لاحول ولاقوۃ الا با للہ حضرت کے وقت مین ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی لوگ تھے اسلیے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو انسے جدا ہوا وہ جدا ہو کر دوزخ مین گیا اسکو ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے مرفوعا یہ خوشخبری آئی ہی کہ اللہ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھہ ہی جماعت پر مراد اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای و قیاس و بدعت کو یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا کا کہ باوجود تفرق امت کے بہتر فرقون پر ایک جماعت امت کی گمراہی سے جدا ہی جسپر خدا کا ہاتھہ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب و اقوال کتب فروع مین ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین سب اہل حدیث موافق حدیث کے کہتے کرتے ہین ساری دنیا مین اس عصابہ مبارکہ سے بڑہکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ نہین شائد گنتی کے بعض مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھہ ذرا سا اختلاف ہوگا سو اسکا سبب بھی یہ ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اوسکو دوسری حدیث نملی کہ وہ اوسے دفع کرنے تعارض اور ایقاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہتا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

دوسرے نے اوسمین تساہل کیا سو یہ اختلاف یسیر کچھہ چیز نہین متاخرین اہل حدیث
نے جنکو علم کامل حدیث حاصل ہے اون سب مسائل مختلفہ کو فروع مؤتلفہ کردیا
جمع یا تطبیق وغیرہ سے آپسکا خلاف مٹادیا وللہ الحمد بخلاف کتب فقہ اہل رای کے
کہ ہزارون کتابین آجتک بنین سبکو جمع کرکے دیکھو تو ہزارون قول ایک سے دوسرا
علیحدہ اونمین لکھا ہی یہ اختلاف تو کچھہ بھی نہین ہی کہ ایک چیز کو مثلاً کسی نے واجب کسی نے
جائز کسی نے مستحب کہا ہو اوس اختلاف کو دیکھو جہان ایک نے ایک چیز کو حلال جائز
دوسرے نے مکروہ یا حرام کہا ہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے دوست رکھا میری
سنت کو اوسنے مجھے دوست رکھا جسنے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھہ ہی جنت
مین آسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ دعوی دوستی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدون دوست رکھنے آپ کے سنت کی جھوٹا دعوی ہی حامین
رای وقیاس ہرگز دوستدار سنت نہین ہو سکتے بلکہ دشمن سنت ہین یہ ہزار محفل مولود
کرین رسول خدا ان سے راضی نہین محفل مولد خود ایک بدعت منکرہ ہی جسکو اول بعض
مالکیہ نے نکالا تھا پھر شافعیہ اوسپر چلے امام اعظم اور اونکے تلامذہ نے یہ محفل کبھی نہین کی
مگر حنفیہ نے اس جگہہ اپنا مذہب چھوڑ کر تقلید مالکیہ یا شافعیہ اختیار کی ہی سماعت موتی مین
بھی بعض محققین حنفیہ نے مذہب شافعیہ کا اختیار کیا ہی مع ہذا حنفی ہین پھر اگر کسی شخص نے
آمین بالجہر یا رفع یدین مین مطابق مذہب شافعی کے عمل کیا تو اوس بیچارے پر کیون
ملامت ہی وہ بھی باوجود اس عمل کے حنفی رہ سکتا ہی کسی کتاب حنفی مین تعداد مسائل
کی نہین لکھی کہ جب اتنے مسئلو نمین حنفی غیر کے مذہب پر عمل کریگا تو حنفی نرہیگا اسیوجہ سے
یہ بات کتب طبقات حنفیہ وغیرہ مقلدین سے ثابت ہی کہ بہت علما نے ہر عصر وہر قطر مین
تفرد کیا ہی ساتھہ بعض ایسے مسائل کے جو اونکے مذہب مشہور مفتی بہ کے خلاف تھی
لکن اونکو کسی نے زمرۂ حنفیہ وغیرہ سے خارج نہین کیا نہ دوسرے مذہب مین داخل

اسیطرح جو شخص خالص قرآن و حدیث کا عامل ہے اوسکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لیکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالباً اون مسائل موافقہ حدیث کو اپنے مذہب مین غیر مفتی بہ یا قول مرجوح یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑ کر افتاء و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھہ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ سچی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہوگیا خواہ اونکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہین ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کا کلام امت سے نازل نہین ہوسکتا حدیث مذکور خود ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپر عمل کرنیسے باز رہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھہ دھو ڈلے یہ منع اوسکا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھہ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکے لکھہ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے مین تو لایا ہون تمھارے پاس شریعت صاف پاک اگر موسی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سننے سے منع کیا جاوے
موسی علیہ السلام سے نبی اولو العزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک و صاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ و اقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کرکے اپنے کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ و تحریر فتاوی کے اونھین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو ان کفار کے اقوال مین سرمایۂ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت و علم رکھا ہی علماء قرآن و حدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسی علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب و سنت نہو تا جسطرح عیسی علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہ پھیر کر تقلید ائمہ فقہا اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی و عیسی کو جو امام نبی معصوم ہین
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین و مذہب مین لکھدیا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا۔ مانا کہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین در مختار
مین راد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نہ مانا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ سے
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی فبطل قول ابي حنيفة دیکھیے یہ لعنت کس پر جاتی ہے
حدیث مین آیا ہی ملعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس کیجاتی ہے
کالای بد بریش خاوندا اسیطرح تکفیر و تضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہوجاتا ہے
محدثین کے نزدیک تکفیر اولین ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہوجاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
گو رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلۂ امام قول نبی ماول ہی نہ ہوسکا جبکہ ایسے
[illegible] جو مدینے مین [illegible] تھے ہر طبقہ زمین مین موجود ہون تو پھر کس [illegible]

اسیطرح جو شخص خالص قرآن و حدیث کا عامل ہے او سکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالباً اون مسائل موافقۂ حدیث کو اپنے مذہب مین غیر مفتی بہ یا قول مرجوح یا مرجوع عنہ ٹھہرادیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑکر افتاء و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی محدثون کا کچھ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ یہی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہو گیا خواہ اونکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہین ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام امت سے نازل نہین ہو سکتا حدیث مذکور خود ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپر عمل کرنیسے باز رہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھ دہو ڈالے یہ منع اوسکا اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکے لکھ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے ہین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت صاف پاک اگر موسی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سننے سے منع کیا جاوے
موسی علیہ السلام سے نبی اولوالعزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک و صاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ و اقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کرکے اپنے کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ و تحریر فتاوی کے اونھین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو ان کفار کے اقوال مین سرمایۂ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت و علم رکھا ہی علماء قرآن و حدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسی علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب و سنت نہو تا جسطرح عیسی علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہ پھیر کر تقلید ائمہ فقہا اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی و عیسی کو جو امام نبی معصوم ہین
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین و مذہب مین لکھدیا ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا نہ مانا کہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین در مختار
مین راد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نہ مانا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ سے
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی فبطل قول ابی حنیفۃ دیکھیے یہ لعنت کس پر جاتی ہی
حدیث مین آیا ہی ملعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس کیجاتی ہی
کالای بد بریش خاوند اسیطرح تکفیر و تضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہوجاتا ہی
محدثین کے نزدیک تکفیر اولین ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہوجاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
گو رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلۂ امام قول نبی ماؤل ہی خصوصا جبکہ ایسے
[illegible] جو مدینے مین ہو ... ہر طبقہ [illegible] موجود ہوں [illegible] کس [illegible]

مکلافت یہ ہی کہ امام اعظم بھی تو ہر طبقہ زمین کے اندر ہونگے بلکہ تعجب نہیں کہ نئے نئے مجتہد
و مجدد زمانہ حال کے بھی وہان موجود ہون اس طرح کی تالیف رد اہل حق مین وہان بھی
جاری ہو گیا کہین اگر نقشہ ابن الارض او سلمان السماء کا کبھی موقع ان صاحبون کے ہاتھ
لگتا تو یہ اونسے ملاقات بھی کر آتے اور نئے تالیف اونکے لکھنؤ وغیرہ مین طبع کرا کر او دو
حیدرآباد مین شائع کر دیتے آسمان پر چڑہ کر طرف سے امام صاحب کے سارے صحابہ تابعین
کو بابت عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کر آتے بلکہ اونسے اقرار نامہ تقلید کا اور ایمان
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے بیشک فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا سچ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریون کا گرگ ہوتا ہی شاذہ و قاصیہ و ناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پگڈنڈیون سے بچو جماعت کو پکڑو رواہ احمد عن معاذ
بن جبل حدیث مین لفظ جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ سب آپسمین
مجتمع ہین انمین اختلاف نہین یا اتنا کم ہی کہ حکم عدم مین ہی نہ گروہ اہل مذاہب جو مصداق
کل نفس و دینہا ہی انمین جہان دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہین حتی کہ خدا کے گھر مین
بھی چار مصلے بنائے ہین پھر بندون کو اونسے کیا امید ہوگی جب کوئی بدعت نکلتی ہی تو ایک
سنت مثل اوسکے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پھر کر نہین آتی اسوقت مین یہی
حال ہی بڑا بھتا ورہی وہ آدمی جسنے بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا ابھی سب نسہی جتنا عمل
جس سنت پر بن جاوے غنیمت ہی اسلیے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی مین تو
بہت ہین مگر پکا سچا ایک بھی نہین الا ماشاء اللہ سارے امم درپئے ازالہ اسلام ہین ایسی
حالت پر ملالت مین اگر دس مین ایک حصے پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو زہی سعادت
و خوش نصیب ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے مین ہو کہ اگر دسوان
حصہ بھی اوس چیز کا تم مین سے کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی عمل کریگا اوسمین دسوین حصے امر ماموربہ پر تو نجات پاوے گا

رواہ الترمذی اس اشارت پر بشارت کو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ تقلید کی زنجیر میں گرفتار رہیں قیاس کے امام میں پھسے ہوئے ہیں دس حدیثوں میں سے ایک حدیث پر دس آیتوں میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک دو رسالے رد حدیث میں لکھدئے محدثین کو گالی گفتہ کرکے چپ کر دیا عوض مناظرے کے جدل کا بانا لیا روایت کے بدلے رای کا تانا تانا مالک نے موطا میں مالک بن انس سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا بینے تم میں دو چیز کو چھوڑا ہی تم گمراہ نہوگے جب تک اون دونو کو پکڑے رہو گے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اوسکی رسول کی یہ نہیں فرمایا کہ اجماع وقیاس یا اجتہاد ورای کو چھوڑا ہی ابن عمرو کی روایت میں مرفوعاً یوں آیا ہی کہ علم تین ہیں ایک آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی علم میراث اسکے سوا جو کچھہ ہی وہ فضول ہی رواہ ابو داود وابن ماجۃ علم میراث وہی ہے جو کتاب وسنت میں وارد ہی علحدہ ذکر اوسکا اسلیے کیا کہ لوگ اوسمیں زیادہ تر متساہل ہیں اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی مؤید ہی ابن مسعود نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ میں مرنے والا ہون علم بھی جلدی جاتا رہیگا رواہ الدارمی والدارقطنی آشارۂ نص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے سیکھنے سکھانے سے علم فرائض کا سیکھنا سکھانا ہوتا ہی یہ علم جلد مٹ جاویگا غرضکہ اصل علم تعلم کتاب وسنت ہی جس نے فریضۂ عادلہ کے یہ معنی کیے ہیں کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہیں اور وہ مساوی قرآن وحدیث ہیں وجوب عمل میں اوسنے اس حدیث کی تحریف کی حدیث میں خود لفظ فریضہ موجود ہی جو بحسب عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احادیث میں کسی جگہہ یہ محاورہ زبان شارع پر جاری نہیں ہوا نہ لغت عرب میں فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم مستنبط باجتہاد آیا ہی یارون نے اکثر احادیث وآیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیواسطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے ان لوگون کے حال پر اطلاع دی ہی فرمایا ہی
لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب
بتعتمو ھم قیل یا رسول اللہ الیھود والنصاریٰ قال فمن متفق علیہ من حدیث
ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار ورہبان بھی انھین کا
شیوہ ہی اہل بدعت ان دونو امر مین انکے خلیفہ برحق وجانشین مطلق ہین جو لوگ اس تحریف
سے بچتے بچاتے ہین اونکی مدح فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ
اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر دوسرا طبقہ بعد طبقۂ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن مین
جتھ کے جتھ محدثین کے گذرے ہین کتب طبقات مین خصوصاً تاریخ الاسلام ذہبی مین
نام بنام بقید قرن مذکور ہین ینفون عنہ تحریف الغالین انکا کام یہ ہی کہ غالین کی تحریف
کو مٹاتے ہین دین حق سے اوسکو دور کرتے ہین وانتحال المبطلین یہ سھل وہی ہین جنھون نے
علم حکماء وفلاسفہ کو علوم شریعت مین نقل کیا ہی اوسکی بنا پر طرح طرح کے شکوک اس ملت مین
پیدا کیے انھین کا ایک شعبہ فرقۂ تقلید بھی ہی وتاویل الجاھلین تاویل مصداق اسکے دو
گروہ اس ملت کے ہین ایک جہلاء صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب وسنت سے
ثابت کرتے ہین دوسرے اہل رای مقلدۂ مذاہب جو آیت وحدیث مخالف مذہب امام کو
تاویل کرکے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے انمین سے اس مطلب کے
لیے خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع غالب امت صحیحین وسنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی
مرتبہ مین رکھدیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہو جاوے مگر نہوا بلکہ خود بعض جگہ
خلاف اس اپنے قاعدۂ مستحدثہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہین سمجھتے کہ یہ عکس القضیہ
کسطرح داخل علم ودین ہی کتاب وسنت کا باقی رکھنا قیامت تک [illegible] واسطے عمل کرنے
کے نہین ہی اور نہ اسلیے کہ ہر زمانے مین امت اجتہاد [illegible] تو کیا

فقط جو منے چاٹنے لگے لیے ہی بجای اس غرض کے یہ ہوتا ہی کہ قرآن وحدیث کو فقہ ائمہ پر عرض کیا جاتا ہی اگر موافق مذہب ہی تو فبہا ورنہ اوسی وقت اوسکی تاویل اور مذہب کی تصحیح وترجیح عمل مین آتی ہی جسطرح مسئلۂ فاتحہ خلف الامام مین کتاب وسنت کو بالائے طاق رکھا گیا وعلی ہذا القیاس سچ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو یہ وہی وقت ہی جسکا اس حدیث مین بیان ہے اس زمانے مین بوجہ سہولت خبر وانتشار خلق وبہمرسی اسباب تار برقی وریلوے وغیرہ ہر اقلیم کی خبر معلوم ہوتی ہی حرمین شریفین کو خود دیکھا ہی وہان اگر کوئی علم ہی تو یہی صرف فقہ ومنطق ہی وہ بھی اندر حرم شریف کے یا چرچا علم ادب کا ہی امر بمعروف ونہی عن المنکر تو مدت سے مفقود ہوا عالم کا نشان نہین ہی جو لوگ برای نام فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مدرس ہین وہ سب کے سب اہل براطیل وا باطیل ہین مصر وروم وشام وقدس وغیرہ کا حال بھی سنا وہان بھی مقلد لوگ ہین گو مثل ہند شدید التعصب نہون ہندوستان کو خود آنکھون سے دیکھا سوای چند اہل حدیث کے باقی سب جاہل مبتدع ہین گو مؤلف کتب کہلاتے ہین اپنی اوقات سے زیادہ بڑھ بڑھ کر دعوی کرتے ہین انکی لیاقت واستعداد کے لیے انکی تالیف شاہد عدل ہی اہل حدیث کی تالیف دیکھو اگر ذرا بھی انصاف کچھ بھی حیا ہی تو فرق دونو کا ظاہر ہو جاویگا ورنہ جاہل کو ایک دفتر بھی کافی نہین ہی جسطرح عقلمند کو ایک حرف کافی ہوتا ہی

معنی فتنہ

اہل علم نے کہا ہی فتنہ کہتے ہین محنت وعذاب وسختی وہر ناپسند چیز کو اور اوسکو جو طرف اوسکے کھینچتا ہو جیسے کفر وگناہ ورسوائی وفجور ومصیبت وغیرہ مکروہات پس اگر فتنہ اللہ کیطرف سے ہی تو حکمت ہی اگر بندے کیطرف سے ہی بغیر حکم خدا کے تو مذموم ہی

قرآن شریف مین فتنے کو برا کہا ہی الفتنۃ اشد من القتل وقولہ ان الذین فتنوا المؤمنین
والمؤمنات اصل معنی فتنے کے لغت مین پرکہنا سونے کا ہی آگ مین کہ کھرا ہی یا کھوٹا
اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہکر ابتلاء فتنے سے بچگیا تو کھرا ہی
جو اوسمین پھسکر ایمان کھو بیٹھا تو کھوٹا ہی بچنے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہوسکے آپکو اوس
سے بچاوے کھوٹے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا دوسرے کے فتنے مین شریک ہو
ایمان رہے یا جائے فتح الباری مین کہا ہی عذاب کو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ذوقوا
فتنتکم جس سے عذاب مین پڑے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی الا فی الفتنۃ سقطوا
آزمایش کو بھی فتنہ بولتے ہین قال تعالی وفتناک فتونا جس سختی نرمی مین آدمی پھنسایا جاوے
اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی نبلوکم بالشر والخیر فتنۃ وقولہ وان کادوا لیفتنونک یعنی
لگتا ہی کہ تجکو کام سے پھیر کر کسی بلا و سختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنۃ لا
تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنے بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ خاص ظالمون ہی
کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر امر کا اپنے درمیان مین قائم
رکھنا امر معروف مین سستی و مروت کرنا مسلمانون کے جماؤ مین فرق ڈالنا بدعتون کا ظاہر
کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈرتا یا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر
فتنون سے بہرحال اطلاق فتنے کا ہر بلا و آفت دینی و دنیاوی پر ہو سکتا ہی اس زمانے
آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تھامنا مشکل پڑ گیا ہی اگر ایک بلا سے
بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان جتنے فتنے
ہین سب دراصل ایک ہین ؎ یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات ٭ جو دل
پسند کیا خود تو جان قضا کے لیے ٭ ہم ہزار چاہین کہ ایمان بچائین لکن لاکھون جال ہمارے
لیے بچھائے گئے ہین کس کس دام سے بھاگین اون جالون کا ذکر نہین جنکو ہمنے جال سمجھ
لیا ہی اوسنے تو جون تون بچاؤ ہو بھی سکتا ہی اون جالون کو کہو جو ہم رنگ زمین ہین باغ

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنی کو بدعتی بدعتی کو دہری کر دیتے ہین ایسے فتنون سے
بچنے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت و نار ہو رہی ہی جو مسلمان کامل ہی وہ
اوس سے کونے کونے چھپتا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مگس کیطرح دوڑ دوڑ کر
اوس بہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار
بالشهوات دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین سخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ و جن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی منکر تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر سے
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھہ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب دجال
وضاع دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بے دین کرنا چاہتے ہین ہرچند زمان
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نرہا اگر رہتا تو امم عالم پہ عذاب ظاہری
کیون آتا لکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی و زمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس امت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت ساسامان ہر طرف سے ہر جگہہ طیار
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سوطرح کے بہتان باندہ کر نظر عوام و حکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین علما گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بچارے مارے مارے
پھرتے ہین چرب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو منافی
طلب دنیا ہی اس طریقے مین جو گبر و ترسا و نیچرہ و ہنود نے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھہ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہو جاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناو کا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھو حلاوت
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہہ ہی جو خوف خدا اور وزجر اسے
ڈر کر ایمان اپنا لیے ہوے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندھے کے ہاتھہ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گولہ باری تاریکی اور باریکی کے بھر مارے سے ساری

ہمت بچارے مسلمانون کی ہاری جاتی ہے

اللہ ہی طبیب ہی مجہہ درد مند کا　　عاشق ہوا ہی درد مرے بند بند کا

قرب قیامت کا بیان

قرآن شریف مین فرمایا ہی قیامت قریب ہوگئی چاند پھٹ گیا کیا وہ راہ دیکھتے ہین قیامت کی کہ ناگہان آجاوے لو اوسکی علامتین آگئین تجھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب ہی ہو لوگون سے حساب اونکا نزدیک آلگا اللہ کا حکم آگیا جلدی کیون کرتے ہو آن آیتون سے نزدیکی قیامت کی معلوم ہوئی ہونا قیامت کا تو بہت جگہہ قرآن سی ثابت ہی حدیث مین آیا ہی تمھاری مدت اگلی امتو نمین عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث مین یہ لفظ ہی کہ بقا تمھارا نسبت اگلون کے عصر سے مغرب تک ہی یہ بھی فرمایا کہ مین اور قیامت ساتھہ ساتھہ آئے ہین جیسے یہ دو نو انگلی یہ سب احادیث صحیحین مین ہین مستورد نے یون روایت کیا ہی کہ مین بھیجا گیا ہون نفس ساعت مین لکن آگے ہوگیا اوسکے جیسے یہ انگلی اسپر بڑہہ گئی ہی پھر اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجہ الترمذي مطلب یہ کہ اب قیامت آنے کو کچھہ زیادہ مدت باقی نہین رہی قرآن مین کہا نہین معاملہ قیامت کا مگر جیسے پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ بھی فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے ہین ہم قریب دیکھہ رہے ہین سو جب آنا قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیان کہانیان بتادیجاوین تاکہ حجت خدا کی نوع انسان پر تمام ہوجاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیان بیان کردین پھر کیھکو وقت اوسکا نہین بتایا اسلیے کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہو چکے دنیا مین بھر لور پر ہر جگہہ موجود ہین ایک کی جگہہ ہزار گنی ہوتی جاتی ہین بڑی علامتون کا سرا نکلنا مہدی کا اوترنا مسیح کا ہی اسکا وقت بھی معلوم نہین لکن جو نشانیان متصل اس زمانۂ ظہور و نزول کے ہونیوالے ہین اونکا لگا تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دو نو صاحب جلد رونق بخش ہو نگے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علحدہ علحدہ لکھتے ہین ؛

فتنۂ بدعت و خلاف سنت

سنت کے معنی لغت مین راہ کے ہین ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس مین لکھا ہی کہ ہمین شک نہین کہ اہل نقل و اثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آثار صحابہ ہین یہی اہل سنت ہین اسلیے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث و بدع بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوے ہین بدعت وہ کام ہی جو نتھا پھر نکلا غالب بدعات مین یہ ہی کہ وہ مصادم سنت ہین موجب ای ترادوے ہین بیشی و کمی کے ساتھ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری برتا وکے ہی تو سلف اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعتی سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز کیون نہو یہ اسلیے کرتے کہ اصل کار جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہی شیخین نے جب زید بن ثابت سے کہا قرآن جمع کرو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کسطرح کرتے ہو سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیك یا ذا المعارج کہا ہم اسکو نہین کہتے تھے عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھ لوگ مسجد مین بعد مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا سنا کہڑے ہو گئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبداللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین تمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی علم مین بڑھ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر لوگے تم دائین بائین رستے کو گمراہ ہو جاؤ گے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذوالنون سے حال خطرات و وساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے کوئی بات نماز یا حدیث کی پوچھو انھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال موزہ پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈال کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہین پہنا
سیاہ سادے موزے پہنے ہین ابن الجوزی کہتے ہین سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کسیطرح اوسمین ڈرنہو تاکہ
محدث نہون اوس چیز کے جو دین مین نتھے حسن نے کہا قصص بدعت ہین تب بدعت کو متمم سمجھا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت مضاد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت یہی متبع لوگ
ہین بدعتی اوس چیز کی ظاہر کرنیوالے ہین جو تھی آسی لیے اپنی بدعت کے پردہ مین چھپتے ہین ولم یکتم اھل
السنة مذھبھم وکلمتھم ظاھرة ومذھبھم مشھود والعاقبة لھم انتہی آسکے بعد ابن جوزی نے حدیث
لایزال طائفة من امتی ظاھرین علی الناس کو ذکر کرکے لکھا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہین جسطرح
علی بن المدینی نے کہا پھر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقون پر ثابت کی پھر کہا ہم جانتے ہین افتراق
واصول فرق کو یہ چھہ فرقے ہین حروریہ قدریہ مرجئہ رافضہ جبریہ جہمیہ بعض اہل علم نے کہا ہی اصل بدعت
یہی چھہ فرقے ہین ہر فرقے مین بارہ فرقے ہین یہ سب بہتر ہوئے پھر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقون پر نام بنام ذکر کیا پھر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق مین ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح سجود سے مونہ پھیرا اپنی اصل پر تفاضل کرنے لگا کہ مین آگ سے پیدا
ہوا ہون یہ مٹے سے پھر مالک پر اعتراض کیا کہ اسکو مجھپر کسطرح بزرگی دیگئی پھر تکبر
کیا اور کہا مین آدم سے بہتر ہون اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دلمین کوئی بات ٹھانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سونڈ دلپر ابن آدم کے لگائے رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو سٹک گیا
نہین تو دل کو لقمہ کر گیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب وہ کفر کرلیتا ہی تو کہتا ہی مین تجھسے بری ہون
مین رب العالمین سے ڈرتا ہون اسنے انبیا کو دھوکا دینا چاہا اولیاؤن کو بہکا دیا عالمون کو
گمراہ کر دیا اور کوئی تو کس قطار شمار مین ہی خون کیطرح آدمی کی رگو نمین دوڑتا پھرتا ہی اسلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکھایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہین متبع کتاب

وسنت اونپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکا وہ گڑھے مین گرا اسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہوسکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح ردی کو جید سمجھہ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جب کسی پر جتنا قابو پاتا ہی اوتنا اوسکو شبہے مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطنت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین دروازونمین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پہرا کرتے ہین ایک طرف اس قلعے کے ربض ہی اوسمین ہوی کا گھر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے ہین کچھہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اوران اہل ربض کی لڑائی بھڑائی ہوا کرتی ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پھرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے ہین کہ رخنۂ باب سے اندر فصیل کے گھس جاوین اسلیے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو پہچانے جنکا یہ حارس ہی سب سوراخون کو دیکھہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچھا شیطان سوتا بھی ہی کہا اگر سوتا تو ہمکو کچھہ چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چمک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین ذرا سا کام شیطان کا اس ربض مین یہ ہی کہ بہت سا دہوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین زنگ آجاوے سو فکر سے دہوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبھی اندر قلعے کے گھس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بھاگتا ہی کبھی گھس کر چھپ رہتا ہی کبھی غفلت نگہبان سے وہان ٹھہر رہتا ہی کبھی وہ ہوا جو دہوان کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہوجاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی پھر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کبھی حارس کو اوسکی غفلت کے سبب سے

نکالدیتاہی یا قید کرلیتاہی یا اپنا خدمتگار بنالیتاہی خوہ ماں سہ کر طرح طرح کے حیلے موافق ہوئی کے نکالتاہی کبھی شیطان پاس مرد ذکی ہوشیار کے آتاہی اور سکے ہمراہ ہوئی کی دلھن ہوتی ہی اوسکا جلوہ دکھاکر اوس ہوشمند کو مشغول اوسکے دیکھنے مین کردیتاہی جب اوسنے اوسکو دیکھنا شروع کیا اسنے جھٹ اوسکو اسیر کیا ع آج یارو نظر اک چاندسی صورت آئی + لو مبارک ہو تمھین میری بھی شامت آئی ۔ قوی تر دشمن جہل ہی اوسط درجہ قوت مین ہوئی ہی ضعف غفلت ہی مگر جب تک مومن پہ زرہ ایمان کی ہی دشمن کا داو نہین چلتا حسن بن صالح نے کہا شیطان ننانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتاہی اس ارادے سے کہ ایک ہی دروازۂ شر مین کہین پھنس جاوے اعمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن یعنی شیطانون سے ہوتی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہین ہمپر کوئی چیز زیادہ تر سخت شخص متبع سنت سے نہین ہے اصحاب اہوا لنکے ساتھہ تو ہم ہمیشہ لعب ولہو کیا کرتے ہین بعض اہل علم نے کہا ہے دنیا مین جو بدعتی ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہی

ذکر فتنۂ عقائد و دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقۂ سوفسطائیہ اوسیکی طرف منسوب ہی انکو شیطان نے یہ سمجھادیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہین اسکا جواب علما سنت نے یہ دیا کہ تمھارے اس قول کی بھی کچھہ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمھارا ٹھیک نہوا جسکی حقیقت نہین اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تمنے اپنا مذہب خود چھوڑ دیا ✣ ✣

ذکر فرقۂ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھادیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع یہ سب اشیا بلا مکون ہین انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا نقل کو نہین مانا وجود آلہ کا انکار بیٹھے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھہ اشکال نہین اگر کسی آدمی کا ایک دشت مین گذر ہو جہان بنیاد کا نام نہین پھر دوبارہ وہان دیوار د

درکو دیکھے تو ضرور جان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہی پھر بھلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت
اونچی یہ بنائین عجیب یہ قوانین جو قاعدۂ حکمت پر جاری ہین کیا صانع کے وجود پر دلالت
نکرینگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہی البعرۃ تدل علی البعیر واثر المشی یدل
علی مرّ العیر فھیکل علوی بھذہ اللطافۃ ومرکز سفلی بھذہ الکثافۃ اما یدلان
علی اللطیف الخبیر ان سب صنائع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس مین اگر غور کرے
تو یہی غور کافی ہی کہ اس جسم مین کیا کیا حکمتین رکھی گئی ہین اسکی مثال واضح تلبیس ابلیس
مین ابن جوزی نے خوب لکھی ہی حظیرۃ القدس مین دوسری مثال بیان کی گئی ہی وفی
انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزین باواز بلند کہہ رہی ہین افی اللہ شک جسکے لیے
کیفیت و ماہیت نہو اوسکے حق مین یہ کہنا کیف ہو وما ہو محض جہل ہی سورۂ اخلاص اسطے
دریافت وصف صانع کے کافی ہی صفات جو کتاب و سنت مین آئے ہین جنکی تفصیل
کتاب الجوائز والصلات مین مبین ہی ایمان درست کرنے کو وافی و شافی ہین اس زمانے میز
نام دہریہ کا نیچریہ ہی انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت او معجزات و ایام اللہ کا
انکار ہی اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہی عالم کو حادث نہین کہتے قدیم جانتے ہین وما
یھلکنا الا الدھر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہی کہ عالم کبھی حوادث سے خالی
نہین کون و فساد کا ہمیشہ محل رہتا ہی سو جس سے حوادث جدا نہون وہ حادث نہوگا تو پھر
کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے وللہ الحمد

ذکر طبائعین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع مین تھوڑے آدمی اوسکے موافق ہین اسلیے کہ عقول شاہد
ہین اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضرور رہی تو ایک قوم کے گلے یہ اوتارا کہ یہ سب
مخلوقات فعل طبیعت ہی جو چیز پیدا ہوتی ہی انھین چار طبائع سے ملکر بنتی ہی سو یہی طبیعت
فاعل ٹھہرے یہ کاٹھ کے اُلو اتنا نسمجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر نہ فعل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچہہ نہین کر سکتے جب تک مجتمع نہون آور یہ خلاف انکی طبیعت
کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہرب و فرقت کی طبع دیگر سے پس ضرور ہی کہ جامع ان
طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ نہین مگر واحد احد
فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت
یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم نفاع
ہی خیر و لذت و سرور و صلاح سب اوسی سے ہی ظلمت کا جوہر برعکس اسکے ہی انکے مذاہب
سخیفہ کا جواب علماء اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچہہ علم کلام و مناظرہ کی کتاب
نہین ہی کہ وہ سب سوال و جواب اسجگہہ لکہے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تلاعب
ابلیس کے ساتھہ ہر فرقے کے ہمین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لو کان فیہما الہۃ الا
اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر ❊

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آراء و عقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام
و ظنون کے تکلم کیا انبیاء کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون
نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان کے
جہان ہین جیسے اس زمین مین اور نہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سالہای
گذشتہ مین جب کلکتہ جلنے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر شکل
ولون کے نقشے چاندکے دکھلائے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک
وہ گھر باقی ہین سڑکین بنی ہین نہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہوگئی ہی ہندکے
بعض جہلا نے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ و روپ ہی جو

اس طبقے مین سے عہدی بلث سعیہا فصنی صرت فعتہا بعض فلاسفہ نے ایک علت قدیم ثابت کی ہی قدم عالم کے قائل ہوئے ہین کہتے ہین اللہ کے ساتھ یہ عالم ہمیشہ رہیگا جسطرح معلول علت سے جدا نہین ہوتا بلاسے یہی کہا ہوتا کہ یہ عالم حادث ہی بارادۂ قدیم جسوقت اوس ارادے نے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوسوقت مین موجود ہوا جالینوس نے کہا سوچ اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہوسکتا تو ضرور اوسمین ڈھیلا پن اس مدت دراز مین ظاہر ہوتا یہ نسمجھا کہ بعضی چیز ناگہان بگڑ جاتی ہی اوسمین ذبول نہین ہوتا ایک قوم نے کہا کہ ہمنے عالم کو دیکھا اسمین اجتماع افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہی حادث کے لیے محدث کا ہونا ضرور ہی پھر ہمنے دیکھا کہ ایک آدمی پانی مین گرجاتا ہی اوسکو تیرنا نہین آتا وہ صانع کی دُہائی دیتا ہی مگر صانع اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا یا آگ مین گرجاتا ہی چلاتا ہی اوسکو صانع نہین بچاتا اس سے ہمنے جانا کہ صانع معدوم ہی پھر اس قوم مین تین فرقے ہوگئے جو منکر صانع ہین یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخر یہ دونو واقعے تو اسی دنیا مین ظاہر ظہور کھلم کھلا ہزارون کے سامنے ہوئے ہین کچھ خواب وخیال کی کہانی نہین ہی آکثر فلاسفہ نے کہا ہی کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہی اور کچھہ نہین جانتا حالانکہ یہ بات خوبی ثابت ہی کہ مخلوق کو اپنی جان کا بھی علم ہی خالق کا بھی علم ہی اس سے مرتبہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا ابو علی بن سینا نے کہا خدا کو علم اشیا کلیہ کا ہی جزئیات کا علم نہین اس مذہب کو معتزلہ نے ابن سینا سے حاصل کیا ہی الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل ونقص کو دور کیا اس قول پر ایمان لائے الا یعلم من خلق ویعلم ما فی البر والبحر ابن الجوزی نے کہا فلاسفہ نے انکار کیا بعث اجساد ورد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت ونار کا اور یہ زعم کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہین نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہی لذت مین اور یہ نفس کامل ہے یا الم مین اور یہ نفس متلوث ہی کبھی مراتب الم کے بحسب مقادیر نا‌س

متفاوت ہوتے ہین کبھی بعض نفوس سے الم محو ہو جاتا ہی یہی مذہب بعینہ فی الحال نیچریہ کا
ہے ہان وجود نفس کا بعد موت کے مسلمان بھی انکار نہین کرتے اسی لیے عود نفس کو اعادہ
کہتے ہین نعیم و شقاوت کے قائل ہین لکن حشر اجساد سے کوئی مانع نہین لذات جسمانیہ جنت و نار
کا ذکر شریعت اسلام مین آیا ہی اسلیے اہل اسلام اوسکے قائل ہین جو اعادہ نفس بعد موت
کر سکتا ہی اوسپر اعادہ جسد کیا دشوار ہی رہی یہ بات کہ تمنے حقائق کو ہمارے مثلہ قائم کیا
یہ محض تمہارا تحکم ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی ابن جوزی نے کہا شیطان نے اس گروہ مین
دخل کیا قوت ذکا و فطنت کے دروازے سے سقراط بقراط افلاطون رسطو جالینوس
علوم ہندسہ و فنون منطقیہ و طبعیہ کے عالم تھے لکن جب الٰہیات مین بولے تو آپسمین مختلف
ہو گئے یہ لوگ منکر صانع و دافع شرائع تھے اعتقاد نوامیس کہتے تھے اور شرع کو نہین مانتے
اسلام کی رسی اپنے گلے سے انھون نے نکال ڈالی یہود و نصاری نسبت انکے معذور تر ہین
اس لیے کہ ہم تمسک ہین ساتھ شرائع کے جنپر معجزات دال ہین انسے زیادہ اہل بدعت معذور
ہین اسلیے کہ اونکے دعوی نظر کا ادلہ مین ہے انکا مستند سوای کفر کے اور کچھہ نہین انبیا تو
حکیم بھی تھے حکیمون سے زیادہ علم رکھتے تھے ہمنے اس امت کے متفلسفہ کو دیکھا سوای
تحیر کے اور کچھہ اونکو اس تفلسف سے حاصل نہین ہوا نہ تو وہ مقتضای فلسفت پر عمل
کرتے ہین نہ مقتضای اسلام پر تو وہ دین سے گئے یا نڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے انمین ایسی
بھی ایک جماعت دیکھی جو نماز روزہ کرتے ہین لکن خالق و نبوت سے منہ پھیرے ہوئے ہین
بعث اجساد مین کلام کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے ہمسے کہا انا لا نخاصم الا من فوق
الفلك وكان يقول في ذلك اشعاراً كثيرة جو کہ فلاسفہ ہمارے شریعت کے زمانے سے
کسیقدر قریب تھے اسیطرح رہبان بعض اہل ملت اسلام نے فلاسفہ کا دامن پکڑا بعض نے
رہبان کا ہاتھہ تھاما چنانچہ بہت سے احمق اعتقاد مین غلطی ہو گئے زہد مین رہبان بن گئے

ذکر اہل ہیاکل

یہ ایک قوم ہی جسکا مقولہ یہ ہی کہ ہر روح علوی کا ایک جرم سماوی ہی جو اوسکی ہیکل ہے
اوس روح کو نسبت اوس جرم سے ایسی ہی جیسے ہماری ارواح کو ہماری ابدان سے نسبت ہے
لیکن ہیاکل مین سے یہ سیارات و ثوابت ہین روح کی طرف ہمکو کوئی راہ نہین اس لیے
عبادت و قربان ہیکل کرتے ہین بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ ہر ہیکل سماوی کے لیے ایک شخص سفلی
ہمصورت و ہم جوہر اوسکا ہوتا ہی اسلیے انھون نے صورتین مورتین بنائین اونکے گھر ٹھہرائے
بعض نے سبع سیارہ کو مدبر اس عالم کا ٹھہرایا ہی اونکی صورت کے بت بنائے ہین مشتری کے لیے
ایک لڑکی لیکر خدام اصنام کو حوالہ کرتے ہین جو اونکے وطن مین رہتے تھے مریخ کے لیے ایک بوڑھا
مرد سرخ سفید لیکر تیل کے حوض مین کھڑا کرتے ہین شمس کے لیے اوسی مریخ کے جاریہ کو لیکر گرد
آفتاب کے پھرتے ہین زہرہ پر ایک بڑھیا انکی چڑھاتے ہین عطارد کے نذر مین ایک جوان
گندم گون کاتب ادیب تجویز ہوتا ہی چاند کے لیے ایک بڑے موٹے کا آدمی تجویز کرتے ہین جو
جو الفاظ دعا وقت اس نذر کے کہتے ہین جو انجام ان نذور کا ہوتا ہی اوسکو ابن جوزی نے تلبیس
ابلیس مین مفصل لکھا ہے

ذکر بت پرستان و عابدان اصنام

سب سے پہلے بت پرستی یون نکلی کہ جب آدم مرے اولاد شیث نے اونکو پہاڑ کے ایک گڑھے مین
رکھا یہ پہاڑ وہی ہی جسپر اونکا ہبوط زمین ہند مین ہوا تھا اس پہاڑ کا نام نوذ ہی سارے پہاڑون
سے زیادہ سرسبز تھا یہ لوگ وہان آتے اونکی تعظیم کرتے ایک آدمی نے اولاد قابیل سے یہ کہا
کہ اولاد شیث کے لیے تو ایک دوار ہی جسکے گرد پھرتے ہین اوسکی بڑی آؤ بھگت کرتے ہین
تمھارے پاس خاک بھی نہین اسلیے اوس نے بت تراشا اوسکی پوجا ہونے لگی ود سواع یغوث
یعوق نسر نیک لوگ تھے ایک ہی مہینے مین سب کے سب مر گئے گھر والون نے بہت رنج
کیا ایک شخص نے اولاد قابیل سے کہا کہو تو پانچ مورتین اونکی سی تمھارے لیے بنا دون اتنی بات
ہی کہ جان اون مین نہین ڈال سکتا ہون پھر پانچ بت اونکی صورت کے بنا کر کھڑے کر دیے ہر آدمی

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس دوڑتا یہانتک کہ وہ
قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اور بھی زیادہ اونکی تعظیم کی تیسرے قرن
والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ اِنکی شفاعت کے امیدوار
نزدیک خدا کے تھے پھر خوب اِنکو پوجا بڑی تعظیم کی کفر مین سخت تر ہوگئی اللہ نے ادریس
علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھالیا قوم کا کفر بڑھتا گیا
یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نبی کیا وہ اوسوقت چار سو اسی برس کے
تھے ایکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانا نہ سنا آخر اونکو حکم ہوا
کہ ناؤ بناؤ جب بناکر اوسپر سوار ہوے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو
پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے تھے
پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہاکر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدے مین لا ڈالے
جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن سے میل رکھتا تھا
جن نے اوس سے کہا جدے مین بت ہین اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکے پوجا کرا
اوسنے ایسا ہی کیا اتفاقاً سخت بیمار ہوگیا کسی نے کہا بلقا شام مین ایک چشمہ ہی وہان جاؤ
تو اچھے ہو جاؤگے وہ گیا اچھا ہوگیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی
کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر
مکے آیا کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنائے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل
وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈہا دیا لات
طائف مین تھا ایک مربع تھہ اوسکے پوجاری ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنایا تھا سارے عرب
وقریش ان بتون کی تعظیم کرتے اونیز اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف
کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈہا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ شامیہ

مین رہتا تھا لے بھاگا اوسپر گھر بنایا لات سے آواز سنتے تھے مسلمانون نے مناۃ کی ایک ثانی
لات پر لات ماری عزّی ایک شیطانی تھی تین درختون پر آتی بعد فتح مکے کے حضرت نے خالد
بن الولید کو بھیجکر ان درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک جنیہ دیکھے
پریشان موئی کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے دانت نکالے ہوے خالد نے کہا کفرانک لا سبحانک
اني رايت الله قد اهانك پھر ایک ہاتھ ایسا مارا کہ سر اوسکا اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلك العزى ولا عزى بعدها للعرب الحمد للہ کہ خدا نے اس عزی
کی عزت مٹا دی خوب ہی ذلیل کیا ملنکہ سوا اور بت بت قریش مین تھے اندر و باہر کعبے کے
سب مین بڑا ہبل تھا آدمی کی صورت سیدہا ہاتھ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہہ سونے کا ہاتھ لگا دیا تھا
یہ کعبے کے اندر تھا خزیمہ بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کھڑا کیا تھا ابن جوزی نے بہت سے
بتون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتھر ہی کی پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جسکے دلمین غیر خدا کی تعظیم ہی خلاف شریعت اسلام وہ بھی اصل مین بت پرست
ہی اکثر مولوی لوگ بھی معنی توحید کے نہین سمجھے جب تو اعمال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بچارے عوام کیا کرین وہ جاہل توحید سے ایک جہان مشرک ہوگیا قصور
علم سنت سے ایک عالم بدعتی بنگیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکھے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن وحدیث کے معنی سمجھتا ہی اپنی رای دہوا و قیاس کو اوسمین
دخل نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردے مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جس نے سنت کے دہوکے مین ایک جہان کو گمراہ کر کہا ہی الا لله الدين الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اونکے اصحاب تھے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقے کے ہو وہ لاکھہ دفعہ آپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجھین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی دو ہزار مین سے

آسمان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا
خواہان بنجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بجز سکوت اور لزوم بیوت سکے مجال امر بمعروف
ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صدہا برس سے شرک و بدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ اسکو
اسلام سمجھتے ہین سنن اسلام کو منکر و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے انکے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین
چلتا سورج اسی کی شکل ہے اسلیے دونو کے عبادت مین پھسایا ابن جریر طبری نے کہا ہی جب
قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بہاگ کر مین کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے
ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کھا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار تہا عابد
آتش تم آگ کو رکھو کہ تمھارے اور تمھاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا سب سے
پہلے آگ کو اسی نے پوجا جاحظ نے کہا بلخ سے زردشت آیا اوسنے کہا کوہ سیلان مین مجھپر وحی
اوتری ہی آوس نواحی باردہ کے لوگون کو جو سوای برد کے کچھہ نجانتے تھے اپنی طرف بولایا
وعیدکو دوچند کیا یہ کہا مین انھین پہاڑ والون کیطرف بھیجا گیا ہون آپنے یارون کے لیے منھ
دھونا پیشاب سے صحبت کرنا ماؤن سے تعظیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تہا جب تنہائی
لنبی ہو لی تو فکر کی اوس سے ابلیس پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے
نمانا جب دیکھا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گھر بنائے
گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پہر بخارا مین پھر بہمن نے سجستان مین ابو قباد
نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تہا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری ہے
پھر کسی نے انہین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک بتخانہ
کوہ اصفہان کی چوٹی پر تہا اوسمین بہت بت تھے جب بشتاسف مجوسی ہوگیا اوس نے
بتخانے کو آتشخانہ کردیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تہا چوتہا بلخ مین اوسکو بنو شہر

نے بنایا تھا جب اسلام آیا اہل بلخ نے اوسکو ویران کردیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو ضحاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کردیا چھٹا گھر قابوس پادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کردیا یحییٰ بنا وندی نے کہا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تہا اوسنے بت بنائے سب سے بڑا گھر ان بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین ہی اس بت کلان کو صورت ہیولای اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج مین جب یہ شہر فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا شہر والون نے کل مال کا ثلث دینے کہا عبد الملک بن مروان نے کہا بت کو دیدو مال لیلو دو دو ہزار کوس سے ہندو اوسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اوسپر چڑھاتے تھے سو روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نہ چڑھاتا تھا اوسکا حج نہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف تلاعب الشیطان بھؤلاء وذھب بعقولھم نحتوا بایدیھم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے پر غالب ہوئے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ہاتھ مین کمان تھی اوس سے اونکی آنکھون اور مونہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وہ سب بت اوندھے مونہ گر پڑے مسجد سے نکالکر اونکو جلادیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہو چکا سب سے بدتر دہوکا شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید کرتے تھے اپنے آبا کی بدون نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق وبعث کا انکار کرتے انہین کے حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی مائل بمذہب یہود تھے بعضے مائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق اور ابتدا و اعادہ و ثواب و عقاب کے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس بن ساعدہ و عامر بن الطرب غرضکہ مشرک بہت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح کے بدعات نکالا کرتے جیسے نسئ بحیرہ و صیلہ حام وغیرہ ابن جوزی نے کہا ومذاهبهم السخيفة التي ابتدعوها كثيرة لا يصلح تضييع الزمان بذكرها ولا هي مما يحتاج الى تكلف ردها انتهى حاصل یہ کہ تقلید و دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے مین ان دونو آفتو نکا بڑا زور شور رہی بلکہ یہ زمانہ عہد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت مین طوائف الملوک ہوتے ہین اسیطرح دین مین طوائف المذہب ہو گئے ہین مسلمان عیسائی ہنود مجوس یہود وغیرہ مین زعماء قوم پیدا ہوے ہین جو نئے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہین نئی نئی تحقیق جو تقلید سے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی پنتھ مین ملاتے ہین انمین سے بعض کا ذکر خدا نے چاہا تو آیندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہند منکر ہین نبوت و نبی کے بعض انمین دہری ہین بعض ثنوی بعض ایسے بھی ہین جو فقط آدم و ابراہیم کے نبوت کے معتقد ہین ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول و جنت و نار ہی لکن رسول انکا فرشتہ تہا جو بشر کی صورت مین آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑیکا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا کہ آگ کی تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گاؤ کی پوجا سکھائی جو اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پلک منڈوا کر گاؤ کا سجدہ کرایا جاوے ابلیس نے چہہ شبہے براہمہ کے دلمین ڈالے تلبیس ابلیس مین ان شبہات کا ذکر ہی پھر انکے ریاضات شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے مین اوس ہذیان کے بجز اضاعت زمان اور کچھ حاصل نہیں فسبحان من يحفظ هذه الملة ويعلي كلمتها حتى ان كل الطوائف الباطلة تحت

فتهما اقبالا من الله تعالی علی حسنات النبوات وقسما لاهل المحال انمین بعض ایسے بھی ہین جو جنت ونار کے قائل ہین کہتے ہین جنت کے بتیس ۳۲ درجے ہین جنتی ادنی مرتبہ مین چار لاکھ تینتیس ۳۳ ہزار چہ سو بیس برس رہیگا ہر مرتبہ ادنی مرتبے سے دوچند مدت کا ہی اسیقدر درجے دوزخ کے بتاتے ہین سولہ ۱۶ درجو مین زمہریر ہی سولہ مین حریق عذاب طرح طرح کا ہے

فسبحان من اعمی قلوبہم حتی قادہم ابلیس الی ھذا المقاد

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دہوکے دئے از انجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا سنیچر کو کام کرنا بھی جائز تھا لکن موسی کی شریعت مین منسوخ ہوگیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات مراد ایام سے وہ دن ہین جنمین عجل کو پوجا تھا اسطرحکے اور بہت فضائح ہین منجملہ اوسکے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل سے اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپاڈالا بدل ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دھوکے مین آگئے کہ تین خدا کا ایک خدا ہی آب و آبن و روح القدس پھر ہمارے پیغمبر کا انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ نبی تھے مگر خاص عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کاہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی الناس کافۃ کسری و قیصر و سائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دہوکا ہی کہ بسبب مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہوگا نحن ابناء الله واحباؤہ یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالی کا کوئی شخص خود ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہؓ سے فرمایا لا اغنی عنک من الله شیئا جب سید رسل اپنے پارۂ گوشت کو نجات نددلاسکین تو پھر وہ دوسرا رسول کون ہی جو اپنی امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

علماکے دس قول ہین انکے مذاہب مین ایک یہ کہ بین النصاری والمجوس ہین دوسرے بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاری ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاری کے مگر نصاری سے زیادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب نہین رکھتے چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلے کی طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب علحدہ ہی دسوین یہ کہ لاالہ الا اللہ کہتے ہین مگر عمل کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین متکلمین کہتے ہین انکے مذہب مختلف ہین کوئی ہیولی کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو ملائکہ کہتا ہی کوئی اونکو خدا سمجھتا ہے زحل وغیرہ کے نام پر گھر بناتے ہین کوئی ہر دن مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت مین تین سجدے کوئی انمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب منکر بعث اجساد ہین ومثل ھذہ المذاھب لا تحتاج الی تکلف ردھا اذھی دعاوی بلا دلیل انتھی اس زمانے مین ایک مذہب بین مین نکلا ہی یہ مذہب شاخ ہی صابئہ کی رسول خدا کا فرمانا سچ ہوا لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث

ذکر مجوس

یحیی بنی او ندی نے کہا پہلا پادشاہ انمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکو مجوس نے نبی سمجھا پھر زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیاء اوسکے ساتھ ہی ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی فروج امہات کو حلال کردیا کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مرجاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ اوسکی جورو کے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کرلے جب عورت حیض سے نہاوے ایک دینا آتشخانے پر چڑھاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی کے لیے مباح کردیا پھر نوشیروان نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک نیچے سے زمین کی

تھا وہ نہین آسمان شیاطینون کی کھال ہے رعد خرخرہ ہی سانپون کا جو آسمانون مین قید ہین پہاڑ اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا موت ہی فاعل خیر خدا ہی فاعل شر ابلیس ہی آول نور ہی دوم ظلمت ہی پہلے کا نام یزدان ہی دوسرے کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ سے نکلکر عباسیہ مین گئی اوسوقت ایک آدمی مجوسی ہوگیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کردیا اوسکا قصہ بہت لنبا چوڑا ہی اسکے بعد پھر مجوس مین کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر منجمین واصحاب فلک

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا صانع نہین دوسری قوم نے کہا فلک کی طبیعت پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ ہلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران کے سبب سے زمین کو اُچاٹ لیا ہی کسی نے کہا فلک پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت دو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھہ برس مین سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب مین بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھہ بار کی برابر ہی غرضکہ انکا ہذیان سب سے زیادہ ہی

تو کار زمین را نکو ساختی که با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعث

ایک خلق کی خلق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرادیا بعد بوسیدگی کے اعادے کو مشکل سمجھا دیا قرآن مقدس مین انکے مقال کی حکایت جابجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم وکنتم ترابا وعظاما انکم مخرجون ہیہات ہیہات لما توعدون جاہلیت والے بھی یہی کہتے تھے جو یہ منکر حشر و نشر کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے

حیوٰة ثم موت ثم نشر حدیث خرافة یا ام عمرو

جسنے انبیا کے ہاتھہ پر لاٹھی کو سانپ کردیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسی کے ہاتھہ سے مُردون کو

زندہ کردیا اوسکو مار کر جلانا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لیے کافی ہی ہر سال زمین مردہ کو زندہ کرتا ہی لاکھون بے گنتی کیڑے مکوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر ونشر پہ قادر نہین ہوسکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہیی کی پھوٹ گئے ہین ✝ ✝

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جاکر استراحت کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جاکر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانۂ موسی علیہ السلام وفرعون مین ہوا اہل ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذہب تھا یزدین پیدا ہوا کہتا تھا مین نظامی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا تھا اب یزد سے نکلا

در گنجہ فرد شدم سپے دیہہ ٭ از یزد بر آمدم چو خورشید

لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی نے کیا ہی پھر کہا انظر الی

هذه التي دبها الهم ابليس على ما عن له لا يستند الى شئ

ذکر فتنۂ عقائد وو یانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھسا ہی ایک تو آبا و اسلاف کے تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تھاہ نہین ملتی یا خوض کرنے والا اوسکے گھر اسکے تک پہونچ نہین سکتا سو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان نے مقلدین کو سمجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین آخر صواب کبھی مخفی ہوتا ہی سو سلامتی تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہوگئی عام لوگ ہلاکت مین پڑ گئے یہود ونصاری بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسیطرح اہل جاہلیت یہ احمق اتنا نسمجھے کہ جب دلیلین مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہی مین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالی نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف کی تقلید اختیار کی ہی قالوا انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون قل

اولو جئتکم باهدی مما وجدتم علیه اباءکم پھر فرمایا انهم الفوا اباءهم ضالین فهم علی اثارهم یهرعون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ کہا ہی اعلم ان المقلدین علی غیر ثقۃ فیما قلدوا وفی التقلید ابطال منفعۃ العقل لانہ انما خلق للتامل والتدبر وقبیح بمن اعطی شمعۃ یستضیء بہا ان یطفئہا ویمشی فی الظلمۃ پھر یہ کہا ہی کہ سارے مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دلونمین معظم ہوجاتا ہی اوسکی بات بے سوچے سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کیطرف چاہیے نہ طرف قائل کے علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اهله امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان یقلد فی اعتقادہ رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی بمقدمہ جدّ قول زید کو مانا قول ابوبکر صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اغنیاء پر قابو پاکے اونکو تو ورطۂ تقلید مین پھینکا اور جیسے دواب کو ہانکتے ہین اوسطرح اونکو طرف خوض کے ہانکا جنمین کچھہ تیزی وسمجھہ پائی اونکو اور طرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید پر قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنے کا دیا پھر ہر کسیکو ایک فن سے بہکایا جنھون نے دیکھا کہ وقوف ساتھہ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب فلاسفہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے نکالکر باہر کردیا کسی کو یہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہوسکتی ہے بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو الحاد مین پھانسا قدماء اس امت نے جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھہ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوا ای شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر کرے اسی علم کا طفیل ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیاء کا بالاجمال ہی تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب متکلمین کو حق مین باریتعالی کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین پھر کہا جب طریق مقلدین و طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کا رستہ تلبیس ابلیس سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہے انہ ما کان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وتابعوھم باحسان من اثبات الخالق واثبات صفاتہ علی ما وردت بہ الآیات والاخبار من غیر تغییر ولا بحث عما لیس فی قوۃ البشر ادراکہ

ذکر خوارج

سب سے پہلے جو آدمی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر تھا ذوالخویصرہ نام جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈر و آنحضرت نے فرمایا اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑہیگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوتریگا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے چھہ ہزار خارجی ایک گھر مین جمع ہوئے علی مرتضی پر خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا مین انسے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لکن عنقریب ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل و عجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین بھی کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک کھجور بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین راتون کو جگتے ہین صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جنکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر جانوگی الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے الخوارج کلاب اھل النار انکے مذہب مین علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ وہ شخص نبطی ہو حسن و قبح عقلی معتزلہ نے انھین سے لیا ہی رافضی ضد سے اہل سنت کو خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس ضد کا جہل و نفسانیت و ہوا ہی شہر مسقط مین اب بھی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکھنو و حیدرآباد

وغیرہ مین رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی ناصبی کہنا ناؤ مین ڈہول اوڑانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

انکا مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھے انہین کی چال پر واصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اسی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ نے مطالعۂ کتب فلاسفہ کا زمان مامون عباسی مین کیا علاف نظام جاحظ نے استخراج کرکے فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے لفظ جوہر وعرض وزمان ومکان وکون وحیز وغیرہا خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی اوسی وقت سے اس کام کا نام علم کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم وقدرت وحیات وسمع وبصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اوسکی نفی کی کہا عالم لذاتہ قادر لذاتہ ابو الحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات کے قائل ہوکر اوس سے الگ ہوگئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین راندے گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیاء سے بہتر بتایا کسی نے دشنام دہی ابوبکر وعمر کو عبادت سمجھا بعض نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت مین ایک شخص اسحق معروف باحمر تہا اوسنے کہا علی اللہ ہین ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت مین حسن تھے کبھی حسین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونہین نے بھیجا تھا بعض نے کہا سوائے علی کے سب سے تبرا کرنا چاہیے شیعہ نے زید بن علی سے تبرا کرانا چاہا اونھون نے نمانا شیعہ نے اونکو چھوڑ دیا اوسدن سے رافضی کہلائے انمین بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر وضلالت مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے حب علی مین اس امر پر آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اونکے فضائل مین بناؤ لیے جنکا کسیقدر ذکر ہمنے کتاب موضوعات
مین کیا ہی تحفۂ اثنا عشریہ رد شیعہ مین نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے
لکھا ہی لیکن بنظر انصاف مین وہ جواب نہین ہے خواب وسراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم نے پردۂ اسلام مین اپکو چھپایا در پردہ مائل ہین طرف عقائد واعمال روافض کے
حاصل انکے قول کا تعطیل صانع و ابطال نبوت وعبادات وانکار بعث ہی لیکن اول اول
اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ اسلام حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کئی
بات بطور راز کہتے ہین انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن واحادیث کے لیے
ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ
اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین
سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی ساتوین امام پر تمام ہی قوم بوہرہ
جنکے پیر دستگیر بندر سورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات ودکن ومالوہ مین تجارت
کرتے ہین بلکہ حجاز ویمن وعراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوئے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین
انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انمین ایک گروہ سنی بھی ہی جسکا نام جماعت کلان ہین وہ انسے
علحدہ ہی تیسرے سبعیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولدالزنا آذربیجان
کے پہاڑونمین نکلا سنہ دوسو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی معتصم نے اوسکو
لڑکر ہرایا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے
قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجوہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفے سے نکلا وہ دعوت
باطنیہ مین پھنس گیا دستے اور ون کو بھی ایسا ہی بنایا اونکا نام قرامطہ ہوا انمین بڑا نامی
ابو سعید تھا سنہ دوسو چھیاسی مین ظاہر ہوا بے حساب آدمی اوسنے قتل کیے مساجد کو
ویران کردیا مصاحف کو جلا دیا حجاج بیچاروں کی خونریزی کی اسکے یار اسیر درود نسبجے تھے

انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجتے اسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ پر تھا حجر اسود کو مکہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا یہی ہے ساتوین جرمیہ آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض اقوام نے دین سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین جس سے استیلا واہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے عقائد کی رد سے خاموش ہو بیٹھین اوسوقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل بہت کم ہے محالات کو قبول کرتے ہین اکاذیب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ انکو فرقہ روافض ملگیا جھٹ پٹ اوسطرف منسوب ہو گئے غم اہل بیت ظاہر کر کے اونکے دوست بنے اس پردے مین دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیل آتے ہین استدراج مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو آلہ قدیم کے قائل ہین جنکے وجود کا سرا نہین ہی مگر ایک کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ چار سو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات حرب وضرب وذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کم من زندیق فی قلبہ حقد علی الاسلام خرج فبالغ واجتہد وزخرف دعاوی یلقی بہا من یصحبہ فکان غرض مقصدہ فی الاعتقاد الانسلال من ربقۃ الدین وفی العمل نیل اللذات واستباحۃ المحظورات الخ اس زمانے کے نیچر بھی اسی منوال پر ہین ابو العلاء معری شاعر وابن راوندی بڑے ملحد اسی طریقۂ باطنیہ کے تھے

ذکر قراء

یہان سے بیان تلبیس ابلیس کا علماء امت کو فنون علم مین شروع ہوتا ہی قاریون مین یہ آفت گھسی کہ قرآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کر دی تجوید کے قواعد مین رہے فرائض و واجبات قرآن سے آگاہ نہوے کسی مسجد کے امام بنے مگر مفسدات نماز نہین جانتے

حالانکہ مقصود حفظ قرآن سے سیدہا کرنا الفاظ کا ہی پھر اونکا سمجھنا پھر اونپر عمل کرنا پھر اصلاح
نفس کیطرف متوجہ ہونا پھر امور مہم شرع مین مشغول ہونا ومن الغبن الفاحش تضییع
الزمان فیما غیرہ حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ
عملا ابن جوزی کہتے ہین ایک جماعت قرا نے الحان نکالے ہین حد قریب تک آمام احمد نے
اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لاباس بہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے زمانے مین لحن یسیر تھا اب تو
قانون اغانی چلتا ہی وکلما قرب ذلک من مشابھۃ الغنا زادت کراھتہ فان اخراج
القرآن عن حد وضعہ حرام آج کل جسنے مصریون کا قرآن کو پڑہنا مکہ معظمہ وغیرہ مین
سنا ہوگا اسیطرح قرا کے کا وہ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہی کہ محض لحن غنائی ہی نہ تو قرآن
سمجھ مین آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہین آنکھہ ناک کان مونہ کا ٹیڑہا کرنا حلق کا پھاڑنا
یہی تلاوت کتاب اللہ رہگئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

انمین ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سند عالی کی حاصل کرنےمین گنوا دی رحلت کی طرق کثیرہ
کو جمع کیا متون غریبہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصود اس کام سے حفظ شرع
بمعرفت صحیح وضعیف حدیث تھا وہ تو مشکور وممدوح ہین جبکہ دریافت فرض عین اور تفقہ
فی الحدیث سے محروم نرہے آداولازم مین خوب کوشش کی جیسے بخاری ومسلم ویحیی بن معین
وابن المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم وعمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے
صرف جمع پر اکتفا کیا پچاس برس تک لکھا سنا لکن کچہہ نجانا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حادثہ نماز
مین ہو تو کسی فقیہ رائی سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہین خود خاک بھی نہین جانتے بوجھتے اسی
وجہ سے تو یارون کو گنجایش طعن ملی کہتے ہین دواحل اسفار مایدرون مامعھم
کسی نے اگر اتفاقا کبھی توجہ طرف معنی کے کی تو حدیث منسوخ پر مثلاً عمل کربیٹھے کبھی حدیث سے
وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہین یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوے ضعیف

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی لیے احادیث
فقہاء وصوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلۂ صحیحات
پیش کرتے ہین کہتے ہین ائمۂ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لکن فقہاء
وصوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم وفن مین
اوس علم وفن کے ائمۂ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص وعام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی آدب مین محاورۂ علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندی مولویون کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا فریدالدین گنج شکر قطب الدین کاکی
رحمہم اللہ تعالی کا ابلیس پر تلبیس نے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی سطح مستوی سا ذبح بنا کر
چھوڑ دیا ہی رای وقیاس مین جو رتبہ امام اعظم رح کے قول کا ہوگا بھلا وہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہو سکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام انھین سے
خوب بنتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہو سکتا لکل فن رجال ولکل محل مقال ع

خلق اللہ للحروب رجالا ورجالا لقصعة وثرید

ابن صاعد ایک بڑے محدث تھے لکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئین مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اوسنے کہا مونہ کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپایا کہ مرغی نہ گرتی ابوبکر ابہری وہان موجود تھے اونھون نے کہا سنو
بی بی اگر پانی متغیر ہوگیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ باغ کا
پانی مراد ہی دوسرے باغ مین اوس پانی کو نجانے دے یہ نسمجھے کہ مراد وطی زنان حاملہ ہی
جو قید ہو کر آئے ہین دوسرے صاحب نے یہ حدیث سنی نہی عن الحلق قبل الصلوة یوم
الجمعة چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈایا یہ نہ بوجھے کہ حلق جمع حلقہ ہی یہی حال
اون مولویون کا ہی جو راتدن کتب رای کے مزاول ہین یہ جب کسی غرض کے لیے صحیح

طرف حدیث کے کرتے ہین اور الٹے معنی اوسکے سمجھتے ہین آوسپر طرہ یہ ہی کہ اگر کوئی سیدھے
معنی بتاوے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے مین اونہین محدثین کا اعتبار ہے
جو اس علم کے امام باعمل تھے نہ اہل رای و قیاس کا یہ لوگ اگر معنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی
جرأت نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا بمقابلہ
اوس قول کی باتین بنا کر حدیث کو پھیر دیتے ابن الجوزی نے کہا انظر الی ہاتین الفضیحتین
فضیحۃ الجہل و فضیحۃ الاقدام علی الفتوی بمثل ہذا التخلیط مین کہتا ہون اسوقت
کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اسطرح کے ہین کہ مسائل فقہ و سنت کو تو نہین سیکھتے فقط
آمین بالجہر و رفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلے مین
بعض جہلہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی لونگا لیے پھرتے ہین اور باتون سے
اونکو بھی کچھ غرض نہین غرضکہ جہل ہر جگہہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین
بعض مین تشفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح و تعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے
ذبّ کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت و ہارجیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے
راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہدیتے تھے و فی حدیث الشیخ ما فیہ انصاف
اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا و اما غیبۃ العلماء فمنبعہا من خدعۃ النفس علی ابداء
النصیحۃ و تاویل ما لا یصح و لو صح ما کان عونا علی الغیبۃ ایک بلا یہ ہی کہ بعضی روایت
حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہا کے ہاتھ لگتی ہے
تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلۂ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم
نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کر جاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ
روایت موضوع حرام ہی خصوصاً بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن و حدیث کو فقہاء کہتے تھے پھر رواج اوسکا

کم ہو چلا متاخرین نے کہا اتنا ہمکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے جان لین کتب مشہورہ
پر جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ ہی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ
آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہین جانتے حدیث سے سند لانے لگے جسکی صحت
معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوئے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا
کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا نکالین گے اور سیرۃ یہ حاشیہ
ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حال آنکہ
معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر
اس فن مین کتب بنگئے سنن جمع ہو گئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کر دیگئے لکن متاخرین پر
ایسا کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے
بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب صوفیہ
کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالب احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی
نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم
جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل مذاہب کا چاہتے ہین
اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین دخل ہی کرکے اتساع کلام
چاہتے ہین مناظر صاحب لوگو نمین بڑہ بڑہ کر وقت خصام باتین بناتے ہین مطلب اس
ترتیب مجادلہ سے یہی طلب مفاخرت ومباہات ہے یعنی اپنا جیتنا دوسریکا ہارنا اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث
کرنے کو طیار رہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اونھین کے
اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث مشہور
پر مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقا حدیث سے دلیل

لاتا ہی تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الادب تقدیم الاستدلال علی الحدیث و
مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انها لا تنهض بکل مطلوب ومن لم
یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذی تمذهب له لم یمکنه سلوک طریقهم
وینبغی ان یعلم ان الطبع لص فاذا ترک مع اهل هذا الزمان سرق من طبائعهم
فصار مثلهم واذا انظر فی سیر القدماء زاحمهم وتادب باخلاقهم انتہی ملخصا تلبیس
مذکور کے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی مناظرے پر باقی علوم شریعت سے
مونہہ پھیر لیا ہی کسی فقیہ مفتی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ
صحیح غبن ہی علاوہ اسکے مناظرہ اسلیے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہو جاوے سلف کا
مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک دلیل سے دوسری دلیل
کیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل مخفی رہتی تو دوسرا اوسکو خبردار کردیتا تھا
ابتو اگر ہزار بار آگاہ کرو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کیے جاوینگے یہ مناظرہ کا ہیکو ہوا دھینگا مشتی
ہٹ دہرمی بے شرمی ہوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم
یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف ظهر الحق مع خصمه
وربما اجتهد فی رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح القبیح لان المناظرة انما
وضعت لبیان الحق ای لا لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست
وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اپنے کلام مین ضعف دیکھا مکابرہ کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ
ظهور کا بولا گالی گلوج سے مقابلے کو کھڑے ہو گئے انتہی یہ حال زمانہ ابن الجوزی کا ہی جسکو
صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال لائق لکھنے کہنے کے نہین رہا وہ بڑا اختیار نیکبخت ہی جو
اس شغل مین نہین ہے اللهم وفقنا پھر یہ کہا ہی کہ فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس
رتبے کو نہین پہونچے بلکہ بعضا فتوی برخلاف منصوص دیتے ہین ابن ابی لیلی نے کہا ایکسو
بیس صحابی کو مین نے پایا کوئی اونسے مسئلہ پوچھتا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتے وہ دوسرا

تیسرے کو بتا تا یہانتک کہ پھرا وسی پہلے کے پاس آتے ابراہیم نخعی سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا کہا کیا تمھین میرے سوا اور کوئی نہین ملتا ہی وانما کانت ھذہ سجیة السلف رضی اللہ عنہم فی اللہ عز وجل ونحو فھو ھرمتہ ومن نظر فی سیرھم تادب آج کل تو ہر طفل کو یہ حوصلہ ہی کہ مین اگلون پر معترض ہون معاصر بیچارے کس قطار شمار مین ہین سلف اگر انکے اعتراض سے بچ جاوین تو غنیمت ہی پھر ابن جوزی نے یہ کہا کہ ایک تلبیس ابلیس یہ ہی کہ فقہاء مدرسہ وقفی سے کہاتے ہین خیرات کے ٹکڑے بازار مین ڈکار کام تو کچھ نکرین وقف کا مال اوڑاوین بعضے سونے کی انگوٹھی ریشم کا کپڑا پہنتے ہین اصل مین تو بدعقیدہ ہین انکی وقف کہانے کو مناظرہ کرنے کو ستر نفس کرتے ہین بعض جنکا عقیدہ درست ہی وہ حب شہوات مین گرفتار ہین کوئی صارف اونکے نزدیک نہین اسلیے کہ نفس جدل ومناظرہ محرک کبر وعجب ہی بعض کو شیطان نے یہ دہوکا دیا ہی کہ ہم عالم فقیہ مفتی واعظ حافظ محرر مذہب ہین علم خود عالم کا حافظ ہی حالانکہ فقیہ وہ ہی جو خدا سے ڈرے دنیا مین زاہد آخرت مین راغب غیبت سے جدا جدل سے علحدہ ہو غزالی نے لفظ فقہ کو بھی منجملہ اون الفاظ کے شمار کیا ہی جنکے معنی سلف کے نزدیک اور کچھ تھے یاروں نے اور کچھ جچکائے ہین یہ فقہ اس زمانے کے عہد نبوت مین کہان تھے جو احادیث مدح فقہ اوسپر صادق آوین اوس وقت کی فقہ تو یہی فہم کتاب وسنت تھی اسلیے وہ حدیثین حق مین اہل حدیث وقرآن کے سمجھی گئی ہین اسکے بعد ابن الجوزی نے حال تلبیس ابلیس کا ہمراہ ہر فرقے کے بیان کیا ہی جیسے وعاظ وقصاص جیسے اہل لغت وادب جیسے شعراء وعلماء کاملین جیسے ولاة وسلاطین جیسے عباد وزہاد پھر انکے ہر کام مین جو تلبیس ہوئی ہی اوسکا ذکر کیا ہے کہانا پینا نماز روزہ ولباس وغیرہ پھر غزاة کا ذکر کیا پھر آمرین بالمعروف ناہین عن المنکر کا پھر صوفیہ کا ذکر کیا انکے بیان مین بہت طول دیا طہارت ونماز ومسکن واموال ولباس ومطعم وسماع ورقص وصحبت احداث وادعاء توکل وقطع اسباب وترک تداوی وتخشع وسرنگونی واقامت ناموس وترک نکاح وسیاحت وعدم زاد وقدوم وطن وترک تشاغل بعلم ودعوی

سیت و انکار بر مشغول بعلم و شطح و دعاوی و ذکر ملامتیہ و اہل اباحت و دیگر ابناء زمان کا مفصل
و مشرح لکھا ہی پھر بذیل تلبیس عوام یہ بات لکھی ہی کہ قوت ابلیس کی تلبیس مین بقدر قوت جہل
ہر فرقے کے ہی فتنہ عوام اس کثرت سے ہین کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہے پھر بعض فتن کا ذکر کرکے
یہ کہا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق مین عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد افردت کتابا للنساء ذکرت
فیہ ما یتعلق بھن من جمیع العبادات وغیرھا پھر ذکر تلبیس کا حق مین سب لوگون کے ساتھ
طول امل کے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی وللہ الحمد یہ کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہے
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف بابن الجوزی رح کی کشف الظنون مین اسکا ذکر کیا ہے
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی وتوافقوا
علی منھاج لم یختلف فاقبل الشیطان ابلیس یخلط بالبیان شبھا وبالدواء سما
وبالسبیل الواضح جددا مضلة وما زال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاھلیة فی
مذاھب سخیفة وبدع قبیحة فاصبحوا یعبدون الاصنام فی البیت الحرام الی قولہ فبعث اللہ
سبحانہ محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المقابح وشرع المصالح فسار اصحابہ معہ و
بعدہ فی ضوء نورہ سالمین من العدو وغرورہ فلما انسلخ نھار وجودھم اقبلت اغباش
الظلمات فعادت الاھواء تبنی بدعا وتضیق سبلا ما زالت متسعة ففرق الاکثرون
دینھم وکانوا شیعا ونھض ابلیس یلبس ویزخرف ویفرق وانما یصح لہ التلصص فی
لیلة الجھل فلو قد طلع علیہ سبل العلم افتضح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا من الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثة عشر بابا
ینکشف بمجموعھا تلبیسہ انتہی اس عبارت کو کشف الظنون مین مختصر کرکے ذکر کیا ہی بہرحال
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اوسکے لیے جو مخلص اسلام ہی جسکو لذت ایمان و حلاوت
احسان حاصل ہے اسکا نسخہ قلمی سنہ ۳۲ ہجری کا میرے پاس ہے بقدر ضرورت اوس نسخہ سے
اس جگہہ جستہ جستہ لے لیا گیا جاہل فقیرون کا اہل مولویون نے جو پیٹ کے بندے ایمان کے

گندے ہین اونھون نے اس کتاب کے بے اعتبار کرنے کو ایک حکایت سراپا کذب بنائی ہے
یعنے ابن الجوزی نے اس کتاب مین بوجہ بغض شیخ عبد القادر جیلانی بہت کچھ برائی صوفیہ
کی لکھی ہی خود انکو برا بھلا لکھا ہی جب ابن الجوزی کا انتقال ہوا اونکا جنازہ ایسا بھاری ہو گیا
کہ کسیطرح نہین اوٹھتا تھا آخر کو ورثۂ ابن الجوزی نزدیک شیخ جیلی کے آئے اور کہا آپ قصور
معاف کرین جب اونھون نے خطا معاف کی تب جنازہ لیگئے جواب اجمالی اس دروغ
بیفروغ کا تو یہ ہی کہ سبحانک ھذا بہتان عظیم تحقیقی یہ ہی کہ وفات شیخ جیلی کی ابن الجوزی
سے پہلے ہوئی ہی طبقات محدثین اور کشف الظنون مین وفات ابن الجوزی ۵۹۷ھ ہجری
لکھی ہے شیخ جیلی کی وفات ۵۶۱ھ مین ہوئی ہے اس حساب سے ابن جوزی نے سینتیس
برس بعد شیخ جیلی کے انتقال کیا اوسوقت شیخ جیلی کہان تھے جنسے درخواست عفو خطا کی گئی
علاوہ اسکے تلبیس ابلیس مین صوفیہ کا تو بیشک ذکر ہی لکن شیخ جیلی کی مذمت کسی جگہہ نہین سچ
ہے کہا خدا تعالی نے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون طرہ تو یہ ہی کہ جسطرح ابن الجوزی
ائمہ حدیث مین حنبلی المذہب تھے اسیطرح شیخ عبد القادر شیوخ تصوف میں حنبلی المذہب تھے
ابن الجوزی نے اس کتاب مین جسکا شیخ نے غنیۃ الطالبین مین ذکر فرق اسلام وطوائف مبتدعین
کا کیا ہی دونو کا ایک مسلک ہی زمانہ بھی قریب ہی پھر کسطرح یہ حکایت ٹھیک ہو سکتی ہے
سچ پوچھو تو یہ شیوہ اہل رای کا ہی جسپر چاہا طوفان باندہ لیا جب چاہا جھوٹ کہدیا جواب پایا
تو قائل نہوئے بلکہ دوسرے افترا او اتہام کے جاعل ہوے حنبلی بچارے تو دراصل عامل
بالحدیث ہین مذہب خاص نہین رکھتے وہ کیون ایسے کام کرنے لگے اونکی بلا کو کیا غرض پڑی
ہی کہ وہ ایسے ہذیانات ولاف وگزاف وجہالات مین اپنے اوقات ضائع کرین ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ابلیس کا داو تو اونھین پر خوب چلتا ہی جو اوسکے دلی دوست ہین
جامی رح نے ایک حکایت مین یہ قصہ نظم کیا ہی کہ ایک بزرگ نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال
بیٹھا ہی تعجب سے پوچھا کہ تمھارا کام تو تلبیس کرنا وسوسہ ڈالنا اغوا خلق کرنا ہی تم چین سے بیفکر

کیسے بیٹھے ہو کہا تمہین نہین معلوم یہ میرے نائب جو فقہاء زمانہ ہین انھون نے میرا کام اپنے
اوپر اوٹھا لیا ہی انمین کا ایک تن ہزار کے بہکلانے کے لیے کافی ہی اب مجھے تکلیف کرنے کی کیا
حاجت رہی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ واقع مین ایسون کا ایسا ہی قدردان چاہیے حال مین ٹھاکران
فریدکوٹ نے کیسا مولویان حنفیہ کو جتایا یہ کام بھلا کہین بے تائید علم الملکوت ہو سکتا ہے
سوای شیخ ابی مرہ کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر کے پردے مین شر برپا کردے
مال وقف زر خیرات کملاؤ مشروع کے عوض حریر پہناوے

ذکر اون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین

کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین ہگنا یا اونکے سایہ اور اوترنے کی جگہہ مین ہگنا یا پانی وغسل کی جگہہ اور سوراخ
مین موتنا یا ہگنے مین باتین کرنا منع ہی اکثر لوگ مرد وعورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان
کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے
بخاری نے اسکو کبیرہ ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد وعورت دونو کو بلکہ ایک
حدیث مین آیا ہی کہ حمام حرام ہی اس امت کی عورتون پر یعنی جب وہان مجمع ہو اسیطرح وضو
سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے جو عمداً انکہے اوسکا وضو نہین وضو مین بعضی وسواسی بہت پانی بہاتے ہین
یہ فتنہ وسوسۂ شیطانی ہی بڑے بڑے ملا اسمین گرفتار ہوچکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا یا گمی چیز وہان ڈہونڈنا منع ہی اب مسجدونمین ادہر اودہر کی باتین
دنیا کی ہر جگہہ کے اخبارون کا ذکر ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن
گندنا وغیرہ بدبودار چیز کہا کر آنا منع ہی لکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا مونہ گویا
سنڈاس ہوجاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کھڑے ہونے والون کو سخت ایذا پہونچاتے
ہین بعضے شرابی گنجیڑی بھنگیری بھی نماز پڑھتے ہین جنکی نماز ایسے کامون سے اونکو نہین روکتی

اونکی نماز کیا قبول ہوگی صحیح حدیثون مین پنج وقتی نماز کی تاکید اول وقت مین آئی ہی بہت
نمازی ایسے ہین جو عمدًا وقت اخیر مین نماز پڑھتے ہین بعضے نماز کی محافظت نہین کرتے سارے
دن رات مین کوئی دو نماز کوئی تین نماز پڑہتا ہی یہ نماز نہوئی دین کے ساتھہ استہزا ہوا
پھر جو پنج وقتی نماز ادا کرتے ہین وہ قیام و رکوع و سجدہ پورا پورا بجا نہین لاتے انکی نماز بموجب
حدیث صحیح کے ادا نہین ہوئی بعضے فقط رمضان و عید کی نماز پڑھتے ہین ایسے لوگ شرعًا
مسلمان نہین ہین ایک نماز کا عمدًا ترک کرنا کفر ہی فی الفور لائق قتل ہو جاتا ہی اگر توبہ نکرے
مرجاوے تو مقابر اسلام مین دفن نکیا جاوے جو مسلمان شرک و بدعت مین گرفتار ہین جیسے
گور پرست پیر پرست تعزیہ دار مولود ساز وہ کتنی ہی نماز پڑہین یہ نماز اونکے لیے وبال ہے
محنت کرتے ہین نہ کہ تے ہین نماز اول تو جماعت سے چاہیے کہ سنت مؤکدہ ہی پھر اوسطرح
چاہیے جسطرح حضرت سے ثابت ہوئی ہی صلوا کما رأیتمونی اصلی حضرت کے نماز کا حال
حدیثون مین لکھا ہی نماز مین دل سے باتین کرنا لذت عبادت کو کھوتا ہی حضور قلب اگر کامل
طور پر نہو سکے تو اوسقدر تو ہو جیسا رسالہ حقیقۃ الصلوۃ مین لکھا ہی یہ اردو رسالہ ہر جگہہ میسر
آتا ہی مسک الختام و حظیرۃ القدس مین بھی ہیئت نماز سنی کو بیان کیا گیا ہی ہر نماز کے حق مین
وقت پر پڑہنے کی تاکید و فضیلت آئی ہی لکن جو علم حدیث پڑھے یا پڑہوا کر سنے وہ اوسکو
جانتا ہی شرح وقایہ و ہدایہ سے یہ بات ہاتھہ نہین لگتی جنگل مین جو نماز پڑہتا ہی وہ نماز پچاس
نماز کی برابر ہی افسوس ہی کہ دہاتی لوگ باوجود قدرت کے اس فضیلت سے محروم ہین نماز کو
تاخیر کے ساتھہ پڑہنا بیقدری نماز کی کرنا ہی ایسی نماز کو منافق کی نماز کہا ہی کہ جب وقت
جانے لگا اوٹھہ کر دو چار ٹکرین لگائین فرض کے سوا سارے نفل نماز گھر مین پڑہنا بہت بہتر
ہی جو مسجد مین بانتظار نماز بیٹھا ہی وہ گویا نماز ہی مین ہی صبح کی نماز پڑہکر مصلے پر بیٹھکر سورج
نکلنے تک ذکر اللہ کرنا ثواب مین برابر پورے حج و عمرہ کے ہی اسیطرح عصر سے سورج ڈوبنے
تک کا حکم ہی صبح و شام کے وظیفے حصن حصین و عدہ و فرزند و ابن السنی و نزل الابرار وغیرہ

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑہ سکے تو ایک دو ہی دعا کافی ہی جو سب سے زیادہ صحیح
ہو اوسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا
ثواب ہی جو پیچھے پڑا وہ پیچھے رہا صف کو کندھے سے کندھا ملا کر قائم کرے درار چھوڑے شیطان
اوسی درار سے گھستا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑہے آمین کہے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا
سنت صحیح ہی جو چپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہوگئی مگر فضیلت سے محروم رہا ثواب
اس سنت کا اوسکو نہ ملا ہان اگر فاتحہ بھی پیچھے امام کے نہ پڑہے تو نزدیک اہل حدیث کے جو
پیشوای امت ہین نماز نہوئی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا نچاہیے رکوع وسجدہ وغیرہ
سب ارکان بعد اوسکے رکوع وسجود کیا کرے نماز مین آسمان کیطرف ندیکھے آنکھین بند کرکے نماز
نہ پڑھے ادھر اودھر نہ جھانکے نماز کے سجدے کی جگہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹاوے نمازی کے سامنے
سے نہ نکلے نماز سے پہلے جو سنتین مقرر ہین اونکو نچھوڑے جو اونپر محافظت کریگا بہشت مین
جاویگا جو پاک صاف سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئی
نماز تہجد سے زیادہ اجر وثواب مین نہین لکن اوسکے پڑہنے والے ہزار مین شائد ایک دو آدمی
ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہی وہ گھڑی امام کے
منبر پر کھڑے ہونے سے تا شروع نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجھکو تجربہ
اس گھڑی کا بارہا ہوا ہی جیسا فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز قبل زوال سے پہلے بھی
درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دلپر مہر لگ جاتی ہی خصوصاً
جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی جمعہ
ہوتا ہی جمعہ وظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہوسکتی ہی

کتاب الزکوة

جس مال کی زکوة نہین دیجاتی اوسکو آگ کی تختی بناکر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھ کو داغ دینگے
زکوة فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال یتیم وتجارت پر زکوة

ثابت نہین زیور کی زکوۃ مین اختلاف ہی لکن دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوۃ فرض سمجھکر نہدے نفل کے طور پر دے کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ ان فی المال حقا سوی الزکوۃ مسلمانون مین زکوۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑھ بہی لین لکن زکوۃ ندین یہ بڑا فتنہ ہے پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوۃ بھی ہی آس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک زکوۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گھر مین ایک طرف دو طرف سے رسو اوس گھر کا خدا حافظ ہی ہر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی حدیث مین جو کرنگن چھلے گوشوارہ گلے پانون کے زیور کا آیا ہی ناک کا زیور نہین آیا چوڑی کا ذکر بھی نہین ہوا اسیقدر زیور طرح طرح کا ہندوستانین ہی وہ اور ولایتون نہین ہیں

کتاب المسئلہ

بھیک مانگنا بی آبرو کرتا ہی سؤال کرنے سے فاقہ گھر مین موجود رہتا ہی یہ اوسکے لیے ہی جو محتاج ہو جسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی اوسکو تو سؤال بالکل حرام ہی جو مانگ کے لیا وہ بھی حرام ہی جسکے پاس چالیس پچاس درہم ہین وہ غنی ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی مانگنے کے لیے ہزارون شکلین یارون نے نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی کوئی ہدیہ بھیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن تستکثر ایک وہ لوگ تھے جو اپنی چیز کے اوٹھانے و ہرنے کا سؤال بھی دوسرون سے نکرتے تھے ابوبکر صدیق کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا گھوڑے سے اوترکر اوٹھایا دوسرے سے سوال نکیا کہ اوٹھا دو آج کل سوال کے نہین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام سے شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنیکے دھوکے سے سؤال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی کے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین اسکے حرام ہونے مین بھلا کچھ بھی شک ہی سوال کسی چیز کا ہو حرام ثوبان نے کہا رسول خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سؤال نکرے لوگون سے کسی چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسو سے کچھ نہ مانگتے ہسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی اگر ایک آدمی لکڑی کا گٹھہ پیٹھہ پر لاد کے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھہ مانگے وہ اوسکو دے یا نہ دے اسکو مالک وشیخین و ترمذی و نسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ہان سلطان وخلیفہ وامیر سے مانگنا درست ہی لکن حاجت وضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت وسامان وزیور جمع کرنے کے لیے آج کل بیضرورت بی حاجت مانگنے والے امراد ورؤسا دسے بی گنتی ہین حرام وحلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھہ گیا اوسپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو گویا کلمہ پڑہ کر مول لیلیا ہی آجی کیسی جنت ود وزخ جو کچھہ ہی یہی دنیا ہی یہین کا جینا مرنا ہے جسطرح سے مال ہاتھہ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے ملے جسکی تاک دل کو نہین ہی اوسکا لینا جایز ہی پھیرنا نچاہیے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دوسریکو دیدے فتنہ سوال سب فتنون سے بدتر ہی آخرت تو الگ بگڑ جاتی ہی دنیا مین بھی سب کی نظر مین سائل ذلیل وحقیر ہوتا ہی تونگری دلکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقۃ

جو محتاج ہو کر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا اسکو جہد مقل کہتے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدہے کھجور کی برابر کیون نہو خدا کے غصہ کو بجھاتا ہے مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سوء عاقبت سے بچاتا ہی چھپا کر دینیکا اور زیادہ اجر ہی قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اونکو پہلے دے پھر اورون کو اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دنیا موافق شرع کے ہو نہ اپنی خوشی کا دیا پہلے مان کو دے پھر باپ کو پھر جو زیادہ قریب ہو دیکر احسان نرکھے ایذا نہ دے

کتاب القرض

قرض دینے کا بھی بہت ثواب ہی اللہ کے نزدیک دگنا تگنا اوسکا اجر ہی یا دار کو مہلت

دینا چاہیے کچھ قرض چھوڑ دینا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
سایہ ملتا ہی تو دوزخ کی لپٹ اوسکو نہین لگتی لکن قرض لینے والے اکثر مال داب کھتے ہین
کسیکی تو پہلے ہی سے نیت دینے کی نہین ہوتی کوئی لیکر مال ٹول لگاتا ہی بعض باوجود قدرت
نہین دیتے دینے والا تو اچھا رہا مگر یہ قرضدار سیتاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد پُل سرای مدرسہ کوئی نہر کا طبع کرانا کتب
سنت کا غربا کے لیئے بانٹنا اوسکا طلبہ علم مین بخیل کے دو نو جہانمین مٹی خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقے مین دیسکتی ہے مگر اوسکے اذن سے میان بی بی کے مال مین تصرف نہین
کرسکتا مگر اوسکے حکم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی جزاہ بدلا دے اگر دیسکتا ہی
نہین تو دعا ثنا ہی ایک بدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بھی ہی کہ بجای شکر شکایت کرتے ہین محسن کشی کو فخر جانتے ہین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
نکیا وہ بہت کا بھی شکر نکریگا ہمنے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنا دیا
ہر طرح کی عزت وآبرو دی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

كتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیرون مین کم ہین بہتیرا امیرون سے روزے مین
بجای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک جو بجھ ہوتی ہی نوکرون غلامون پر غصہ
زیادہ ہوجاتا ہی یہ روزہ نہوا ایک بیگا ہوا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا ضرور ہی غیبت و تہمت
و گالی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جب اوسمین خدا کا ڈر نہوا گناہون سے
بچاؤ نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی آللہ کسیکی بھوک پیاسے رہنے کا محتاج نہین ہی روزہ
جب رزق حلال پر افطار نہوا تو مفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
بھی اگر آکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھ لگی تو روزے کا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رکھا ہی
اوسکی تعداد نہین بتائی لکن جبکہ سب ارکان وآداب اوسکے اچھی طرح ادا ہون رمضان کے

سوا باقی روزے نفل ہین اونکا بھی بہت ثواب ہی جیسے ایام بیض کی روزے شش عید کے
روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے روزے مشرکون نے جو روزے اپنی طرف سے نکالے ہین اور
لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نچاہیے
جب تلک کہ شوہر اجازت ندے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت روزے مین کہانا
کھلوانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض عین ہی ہر مقدور والے پر فی الفور یا تاخیر سے اگر ضرورت ہو مقدور سے مراد زاد و
راحلہ ہی بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑہنا ہمراہیون وغیرہ سے لڑنا بیحیائی کی بات
یا کام کرنا بد دینی ہی یہ حج نہوا گدائی سے پیٹ بھرنا مارے مارے پھرنا ہوا خسر الدنیا
والاخرۃ بعضے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ ہونگ کر بعضے حج بدل لیکر مکے کو جاتے ہین
یہ صورت کبھی سلف مین نتھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کہین نماز ہی
اچھی طرح پڑہو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کرکے واپس آیا اوسکا حال اگلے حال سے اچھا نہوا
یہ علامت ہی حج کی قبول نہونے کی حج مبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف و عورت کا
جہاد یہی حج و عمرہ ہی بعضی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا
وہان جاکر خوب کھل کھیلینگے دین سے کچھ مطلب نہین اس پردے مین قضاء شہوت منظور
ہی اجی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کرلو ایسے بھائی بندون کو جو تمھین شرعی کام سے
روکین دہتا بتاؤ پھر حج کرو دیکھو دونو جگہہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہوا وہ وبال
آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد کبھی فرض کفایہ ہی کبھی فرض عین خواہ بادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک
اوسکے ہمراہ اسکی فرضیت باقی ہی جب شرائط جہاد موافق حدیث کے موجود ہون یہ شرائط

فتح المغیث ونیل الاوطار وغیرہ مین لکھے ہین آن شرائط کا وجود ایک عمر دراز سے پایا نہین
جاتا لڑتے تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے دولت سمیٹنے کے لیے بدمعاش
اوباش بد دین لشکر مین جمع ہوتے ہین مفت مین گھر بازار شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو
عورتون کو بڈھون کو قتل کرتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد
کا ہی جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلام سے نہ ایمان سے
اپنے مزے ومال سے کام ہی واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہین کیا اچھا جہاد ہی اوسپر طرہ یہ ہی
کہ مولویون سے مار مار کر جہاد کے فتوون پر مہر کرائی جاتی ہی جو نکرے وہ جان سے مارا جاوے
یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی کٹھ ملا جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین
ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان ومال کو بلا وجہ شرعی وصورت اسلامی ایسے
جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دوگے تھین اگر ایسا ہی شوق جہاد
کا ہی خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلاء
کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کرلو بہم پہونچا لو پھر دیکھو کہ کس ملک مین وہ
شرائط موجود ہین جہان ہون ادس اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو ع دل ما شاد چشم ما روشن
جس جگہہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بوصف امامت میسر نہین ہر بد دین امام بنجاتا ہے
ہر ٹھاکر راجہ ہوا چاہتا ہی وہان جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب وسنت مین آئے ہین وہ کیا
ایسے مفت کے ہین کہ جب تم چاہو فساد وبغاوت کا نام جہاد رکھہ لو تم اوسکے مستحق ہو جاوگے
اجی حضرت جہاد پر کیا اٹکا ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اوسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی
تمنے کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہی

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے ۔۔۔ تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار اوٹھا دیا نام مسلمانی کا لیکر کام شیطانی کرتے ہین
یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین ہان اگر اسباب جہاد حسب مراد
شارع جمع ہون اہل جہاد اون اوصاف سے متصف ہون جو شرع مین معتبر ہین دار الاسلام
سے دار الحرب پر چڑہائی ہو تو کس کمبخت کو اوسمین انکار و عار ہی ع سخن شناس نہ دلبرا
خطا اینجاست ۔ دریا مین نسبت خشکی کے جہاد کرنے کا دس گنا اجر ہی جسکے دلمین خطرہ جہاد
نہ گذرے وہ منافق ہی غزو سے پہلے دعوت ہی طرف اسلام کے پہر طلب جزیہ پہر سیف

کتاب الخیل

ابوہریرہ سے کہا حضرت نے فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک وزر ایک ستر ایک اجر جسنے ریاء
و فخر کے لیے گہوڑا باندہا مسلمانون کی دشمنی کیواسطے اسپ پالا وہ تو وزر یعنی گناہ ہی جسنے
اوسکو اسلیے باندہا کہ اللہ کا حق اوسکی پیٹھہ و گردن مین نہ بہولے وہ ستر ہی یعنی پردہ پوشی
جسنے راہ خدا مین باندہا اوسکو اجر ہی اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی اسمین یہہ بہی آیا ہی
کہ لید و موت و پہرنے اونچے پر چڑہنے نہر سے پانی پینے وغیرہ کا اجر بہی اوسکو ملتا ہے دیکہو یہ
سیکڑون اسپ کوتل وغیرہ جو امیر لوگ اپنے احتشام کے لیے زائد از ضرورت رکہتے ہین
غربا و عایا پر اپنی شان و شوکت ظاہر کرتے ہین یہ سب داخل وزر ہی ایک ایک اسپ
دس دس ہزار کو مول لیتے ہین یہ فخر و ریا نہوا تو پہر کیا ہوا سارا موت و لید و ملوا اس گہوڑیکا
انکی پشت پر حشر کے دن لادا جاویگا تب سمجہین گے کہ ہمسے تو یہ گہوڑا ہی اچہا رہا دنیا مین تو
ہم اسپر سوار تہے آخرت مین وہ ہمپر سوار ہوا

کتاب الطاعون

جہان وبا ہو وہان نجاوے یہان ہو تو نہ بہاگے اصل مسئلہ تو اتنا ہی لکن اس زمانے مین وبا
ایک مرض متعدی ٹہرایا گیا ہی روم و فرنگ کا قرنطینہ اسی لیے ہوتا ہی سنا ہی زمانہ وبا مین
کاغذ کپڑا چیز بست کسیکو ہاتہہ نہین لگاتے کہ کہین وبا نہ لگ جاوے وبا کو فساد ہوا سمجہا ہی
یہ محض غلط ہی ہوا کا فساد ہوتا تو ہوا اسکو لگتی ہی کسی گہر مین ایک دو مرتے ہین باقی سب

اچھے کسی گھر مین ایک بھی نہین مرتا کبھی خاص بیل یکبدی گھوڑے اونٹ مین وبا ہوتی ہی آدمی
کو اثر نہین پہونچتا یہ کیسی ہوا ہی حدیث مین آیا ہی کبھی جنات منتشر ہو کر آدمیون کو بسبب
دشمنی کے کونچ مینتے ہین جسکو نیزہ لگا وہ مرا جسکو نہ لگا وہ بچگیا جسکا زخم کاری ہی وہ غالباً
مرجاتا ہی جسکا زخم ہلکا ہی وہ بچ جاتا ہی جب شہر و نمین صفائی گلی کوچون کی نہ تھی وبا باوجود
کثافت نہین آتی تھی یا چالیس پچاس برس مین اتفاقاً آگئی تو آگئی جب سے اہتمام درستی
راہ وصفائی محلات واخلاص ہوا کا ہوا ہی رات ان وبا ہاتھ باندھے ہر گھر کے دروازے پر
کھڑی رہتی ہی ہر سال نیا علاج مجرب تجویز ہوتا ہی مگر تقدیر الٰہی سے کون بچا سکتا ہی

کتاب القرآن

جو کتاب نبی آخر الزمان پر اوتری ہی اوسکا یہ نام ہی اسکے سوا اور بھی بہت نام ہین جنکا ذکر
اکسیر مین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے تھے
موسی علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسی علیہ السلام پر انجیل آئی داؤد علیہ السلام پر زبور نازل
ہوئی اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطۂ جبریل علیہ السلام خاتم رسل پر تیئیس برس کی
مدت مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ نرہین اونمین تحریف ہوگئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود
خدا نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب
پیغمبرون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک
مع سنت کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ نہون لکن اب قرآن اسلیے
رہ گیا ہی کہ اوسکو لڑکے پڑہین سنے بیان یاد کرین مردِ حافظ ہو کر کسی مسجد کے امام مؤذن
بنجاوین رمضان مین محراب سنا کر دس پانچ روپیہ پیدا کرلین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا
ترجمہ سیکھکر مطلب بوجھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین
بلکہ اوسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا
شرح وقایہ ہدایہ درمختار شامی فتاوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن وحدیث کی

پڑے مجتہد لوگون نے اوسکو دیکھہ لیا سمجھہ لیا سمجھائے اب مقلد اوسکو کیا خاک سمجھین گے اوسپر
عمل کرنیمین گمراہ ہوجانے کا یقین کامل ہی گو کوئی شخص عربی سمجھہ لیتا ہو اس سے کیا ہوتا ہے
وقایہ ہدایہ درمختار گو مشکل ہو مشکوۃ و بلوغ المرام ہرچند آسان ہو لکن بزرگون نے اونھین
کتابون پر دارمدار دین کا رکھا ہی نہ قرآن و حدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی
تفسیر لکھے بھلا یہ ہوسکتا ہی اچھی بنے تو شرح وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ لکھو اس مین زیادہ نام ہے
یا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت
لگ بھگ آگئی اسلام غریب ہوگیا مسلمان مرگئے خدا کے جاننے والے مٹ گئے اونکی جگہہ جاہل
مفتی بنے بددین اصحاب مہر ٹھہرے ایمان بھاگنے لگا دہریت ہرطرف سے قدم اپنا جمانے لگی

انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہین ہی عمدہ ذکر تلاوت
قرآن ہی معنی سمجھہ سمجھہ کر پھر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب
نزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول جنہ عدہ وغیرہ مین درج ہین پھر کثرت
درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھر جو ذکر و دعا جس جگہہ پر آیا ہی اوسکو
اوسیطرح ادا کرے بلا کم و بیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لکن اب اس فکر و فکر کی
جگہہ جن نام کے مسلمان کو دیکھو وہ حفظ قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا
امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہین پڑھ سکتا بہت ہوا تو گنج العرش و
سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کرلیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھہ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار
کیا کہ حشر مین سفارش کرکے بچا لینگے سبحان اللہ وبحمدہ استغفار کی جگہہ کسی پر جادو
کرایا توبہ کی جگہہ کوئی نیا ٹوٹکا جاپا درود کی جگہہ کسی اہل حدیث کے اوپر رد لکھا +

کتاب الاکتساب

سب سے بہتر کہانا اپنے ہاتھہ کے کام سے ہی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھہ سے کما کر کھاتے ابرہیم
علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام نجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء کی اب بھی ہر ولایت
مین پیشے کا رواج ہی حرفے کی بہت بڑی عزت ہی پیشے سے کسی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشے والا
محتاج نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار ہی نوکری چاکری کرنا بھی در حقیقت
ایک پیشہ ہی ملک گیری کرنا بھی ایک پیشہ ہی کم عمری سے کسی کے گھر رہکر روٹی کپڑے پر بسر کرنا
یہ بھی ایک پیشہ ہی راجگان ہند و والیان ملک اکثر حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی
غالباً اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے ملوک نسب و حسب و حرفے مین سب سے بہتر گذرے ہین
شرفا ہند جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب اونکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی اونکے لیے
سبب ادبار ہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت
کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اوسکو کچھہ ضرورت حرفے کی نہین ہی لکن مسلمانکو عار نچاہیے وہ کون
شریف ہی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین ہوئی پھر کس بات پر کوئی
فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

دولت و سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی
بلکہ نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی
ہی پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام
مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی
مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان راجہ جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی اوس
جولاہے سے جو نرا مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے
پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی مین آخر کو جا ملین گے نہ عرب کو کچھہ فخر عجم پر ہے
نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اختلاف حرفون قومون کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تا کہ لوگ آپسمین صلۂ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کام مین معاون رہین نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھہ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو واسطے کفارت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے بھی
جائز ہی سب سے زیادہ شرافت علم و سیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے حرفہ حریت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے لیے ہی نسب شرع مین باپ کا ہی
نہ مان کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا
یعنے زمانۂ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب مان کا ہی نہ باپکا اسلیے
وہ اپنی مان کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاویگا
بہشت مین جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھہ قومیت و نسب کو اسمین
کچھہ دخل نہین ہے ع

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم — ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

علماء اسلام مین سیکڑون موالی تھے نسب مین کم و کچے لکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے و سچے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھہ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانتدار کا حشر ہمراہ
نبیون و صدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزون کی بیع سے منع کیا ہی بہت صور بیع کو
ناجائز فرمایا ہی اون ممنوع صورتون و بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہوا جو رزق اس حیلے سے ہاتھہ آویگا وہ حرام ہوگا
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت کے

اس فتنے مین پڑے ہے ان پڑے ہے سب گرفتار ہین کسی طرح کی پروا حلت رزق مین نہین
یہی وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبولیت نہین انکے کامون مین کوئی برکت نہین اسلام کا
نور چہرے پر نہین نماز روزہ حج زکوۃ صدقہ خیرات سب کچھہ کرتے ہین لیکن مال حرام پر بنا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکھنا قریب کفر ہی اسوقت مین کوئی مال اشتباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لینا سود کا دار الحرب مین جائز کر دیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین معہذا ہندوستان انکے نزدیک ابتک بھی دار الاسلام ہی ذرا اس تہافت کو دیکھو
قرآن وحدیث مین کسی جگہہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خوارون کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقوم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلاشک حرام ہی یہ ایسا
فتنۂ عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے دہوان تو اسکا ضرور ہی ہر شخص کو لگجاتا ہی عبادات مین
تو مقلد لڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز مین نکرو لیکن کسی تاجر و اہل صلاح سے ہرگز نہین
کہتے کہ تم رزق حرام کھاتے ہو یہ نزدیک امام صاحب کے بھی ناجائز ہی ایک بیع اخبار کی نکلی ہی
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیر مادر کیطرح حلال سمجھکر نوش جان کرتے ہین خود مولوی صاحب
مال سود کھاتے ہین ہاتھہ پاؤن سب تندرست ہین لیکن محنت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
کچھہ نہین ہوتا مال زکوۃ وخیرات وسؤال وغیرہ پہ قانع ہین حرمت مال مکتسب بالاخبار کا
کتاب دلیل الطالب مین مفصل لکہا گیا ہی اب تو عبادات ومعاملات سب کے خراب
ہین نام کی مسلمانی رہگئی ہی سارا اسلام آپکے ردہ تمہ مین خوب سمجھا گیا ہی تو بات جلدی
نہ آوے تو پھر کیا ہو آخر شرارت ہی یہ قائم ہوگی حلال کا طالب کون ہی جب علما [illegible]
ہی اسد تعالی سوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا جھوٹ فریب غیبت خوشامد چاپلوسی سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخرت کو [illegible] کا گندہ بناتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لمبا
سفر کرتا ہی پریشان بال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتھ پھیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کھانا حرام پینا حرام پہنا حرام غذا حرام پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم وترمذی

نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی تیسری حدیث مین فرمایا ہے اکثر لوگون کو دوزخ مین موتہ اور فرج لیجاویگی یعنی حرام خواری زناکاری سبب ہی دخول نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی تاکید مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کچھ ہے مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جائے مالدارون کی قدر ہی اونپر حسد ہی ایک شعبہ بیع کا کمی کرنا ہی ناپ تول مین غلے وغیرہ کے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی یہ ہر چیز مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مصنوعی روغن و زعفران وغیرہ اشیا کا لین دین بے تکلف جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپئے اشرفی نوٹ بھی بننے لگے موتی جواہر ڈہلنے لگے نقود سے تا عروض کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی منکر شرعی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہین پا جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سبکو خوب دہوم دہام سے ہی لکن سچ اچھلکے کے مغز کا کہین اتا پتا نہین مفاسد بیوع و منکرات داد وستد اسقدر ہین کہ ایک کتاب علحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن و حدیث ہی وہ بہت جلد درمیان حلال و حرام کے تمیز کرسکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعاً نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے مقصود تھا آب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر توڑ ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھہ غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین خانگیو گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر پہونچتے ہین یا چکلو نمین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو کہ بعضی ساس کے آشنا ہین کوئی بہو سے پھسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امرا ورؤسا کے یہان نکاح ہی سرے سے عیب ہی شماری اولاد زنا کی ہوتی ہی جنہون کی
گنتی نہین پھر جو ہونگا کیا شمار ہو سکتا ہی وہی سو سات صاحبات محل ہین وہی نسل بجای
پدر امیر و رئیس ٹھہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اوسپر طرہ یہ ہی کہ وہی نسل دبطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی برادری سلطنت و
ریاست ٹھہرتی ہی اونھین سے برتاؤ صلۂ رحم کا ہوتا ہی وہان رحم کہان ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑھ کر گناہ رکھتا ہی جس جگہہ رسم ظاہری نکاح کی ہی وہان وہ رسوم منکر ہوتے
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار پانسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاؤ ہوتا ہی جس سے بقاء نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور ہی کوئی
غصے مین طلاق دیدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو ماں بہن بناتا ہی پھر بدون توبہ
و کفارے کے میل جول کر لیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر صلح کر لیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو ظاہر نہین کرتا
کوئی دیدہ و دانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ صدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہو سکتا ایسے لوگون مین اگر فسق و فجور نہو جہل نہ پھیلے تو کیا ہو لاکھہ تعلیم کرو انکا نطفہ
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدۂ مدراس مین ایک آسودہ حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی ایسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑھانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہو گیا سبحان اللہ وبحمدہ
امرا ورؤسا کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوا انہی رسوم بدعت محرمہ کے عمداً یا رسماً کچھ نہ کچھ
شرک و کفر کے کام بھی ضرور ہی ہو جاتے ہین جس سے وہ نکاح عین سفاح ہو جاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ماشاء اللہ تعالی مسائل اربعین مین کچھہ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی سارے رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے بھلا سوچو تو جب نکاح اس ٹھاٹھ کمبخت سے ہو سارے منکرات

اوسکے ہمراہ ہوسے تو نور ایمان کہان سے آنے انکو کسطرح مسلمان کہا جاوے جاہل لوگ
یہ جانتے ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑھنے سے حاصل ہوجاتی ہی پھر جو چاہو سو کرو بخشے جاوینگے
یہ نہین جانتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لکن کنجی سے جب ہی
قفل کھلتا ہی کہ اوسمین دانت ہون سو اس کنجی کے دانت اعمال صالحہ ہین جب عمل نہوا
راتدن فسق و فجور و خواہش نفس مین گذرا کفر و شرک مین ابتلا رہا نکاح و ولادت و موت
وحیات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین ناگہان ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی پھر وبال جان
ہی ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین امنوا وعملوا الصالحات فلہم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گھرانے مین جائز ہی لکن فضیلت دین ہی کو ہی دین والی
عورت کا ملنا ویسا ہی مشکل ہے جیسے ایمان صحیح کا حاصل ہونا اب تو مالدار عورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر مین دیندار دیکھا اونکی اولاد اناث سب سے بدتر پائی پھر فاسق گھرانے کی لڑکیون کا
کیا پوچھنا ہزار مین ایک بھی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرے سارے حق اپنی ہی
بی بی پر سمجھتے ہین جو مال ذاتی اوسکا ہی زر و زیور و لباس و گھربار وہ گویا انکے باوا نے پیدا
کیا تھا بی بی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ مہر ساقط نہین ہوتا آج کل اسطرح کی بیحیائی بعضے
بعض مردون نے اختیار کی ہی کہ جورو کے پیچھے جو چاہو سو کھوالو کھلوالو جورو کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی میان کی عزت تو بڑھیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ شرع شریف مین دین کو
مال وجمال وحسب پر اسلیے مقدم رکھا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو چور لیجاتے ہین
اپنے بگانے اوسمین طمع کرتے ہین ہر حیلے حوالے دہوکے دھڑی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی صورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑ جاتی ہی
حسب کا حال بھی مثل مال کے ہی قرض اُدھار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبھی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی کبھی اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کردیتا ہی اسلیے دین کو اچھا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ ہے

عورت جسقدر آسودہ ہوگی شوہر مفلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا حکومت اختیار مین نہوگی ہردم اوس غریب کو دبنا پڑتا ہی اہل تجربہ نے کہا ہی

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز | تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند | دام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

حدیث شریف مین منجملہ اون سات گروہ کے جنکو قیامت مین عرش کے نیچے سایا ملیگا ایک وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا وہ عورت صاحب منصب و جمال تھی اسنے خدا کے ڈر سے انکار کیا اپنے ایمان کو بچالیا اوسکے پاس نہ پھٹکا اس امت کے لیے عورتین بھی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جو مال و زن کے فتنے سے بچگیا سمجھو کہ وہ بازی جیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی فاسقون کی جان جاتی ہی کسبیون کے پیچھے لوگ بیبیون کو چھوڑ دیتے ہین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زناکاری مین خرچ ہوتا ہے سارے حقوق اہل حقوق ضائع ہوتے ہین اسلام مین کبھی زنا حلال نہین ہوا یہ دین کفار فجار کا تھا جنہین سب عورتین برابر تھین مان بہن تک کا فرق نتھا جتنے لوگ جورو والے حرام کار ہین انکا رجم کرنا شرعًا واجب ہی انپر رحم کرنا حرام ہی کوارا مرد عورت زنا کرے تو سو دُرّے لگین بی بی والا حرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس حالت بد مین گرفتار ہی مستحق رجم و سنگسار ہی لکن کیا ذکر کہ کوئی حاکم دُرّے تک بھی اوسکو مارے رجم کا تو نام بھی عالم مین باقی نہین رہا اسلام مین یہودیت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا مین مبتلا ہی لڑکون کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے بھی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھرون کی مار سے چکنا چور کیے گئے کوئی شخص حیوانون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی غرضکہ نکاح جسکے معنی جماع کے ہین جامع صدہا گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے جبڑون و پہلو کے ہی مین اوسکے لیے بہشت کا ذمہ دار ہون یعنی اپنی زبان و ستر کو گناہ سے

بچاوے زبان کے گناہ بھی مثل شرمگاہ کے بیحد ہین جیسے غیبت کذب گالی گفتہ لعنت وغیرہ

ذکر فرزندی یعنی اولاد

کمال الدین حلبی نے کتاب الدراری مین لکھا ہی حضرت نے فرمایا سیاہ رو جننے والی دوست رکھنے والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون اورامتون پر تمھارے سبب سے اسکو ابوداود نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہی حدیث عائشہ مین ہی مرفوعاً تمھاری اولاد تمھارا کسب ہے رواہ اہل السنن دوسری روایت مین ہی ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطاب نے کہا مین زبردستی کرتا ہون اپنی جان پر جماع کر نیمین اس امید پر کہ کوئی جان پیدا ہو جو اللہ کی تسبیح و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کسکے سبب سے رزق پاتے ہو ابو حنیفہ رح نے کہا ہی شغل نکاح بہتر ہی نفل عبادت سے اسلیے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہی جس سے جہان ایکمدت تک باقی رہتا ہی بیٹے سے باپ کو موت وحیات مین فائدہ پہونچتا ہی دعا سے صدقے سے ترحم سے قرآن شریف مین زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہی رب لاتذرنی فردا وانت خیرالوارثین جب حیوان کے لیے بقا شخصی ہوا تو خدا نے بقاء نوعی رکھا معہذا یہ بھی فرمایا ہی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمھاری دشمن ہوتی ہی ان سے بچتے رہو امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیدیا پادشاہونمین کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے قید کیا خود پادشاہ بن بیٹھے کسی نے مان کو زہر دلوادیا کسی بزرگ نے کہا ہی بی بی بچون سے زیادہ شغل نرکھے اگر اچھے ہین خدا اونکا والی ہی اگر برے ہین تو خدا کے دشمنون سے کیا مطلب کیا واسطہ حدیث مین آیا ہی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت نرہیگا وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ مین بھاگیگا جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہی لوگون نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی نملی مگر گناہون کے ذریعے سے ایسے وقت مین کوارا رہنا درست ہی کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہی بیاہ کرنے کا فرمایا سچ ہی لکن جب وہ وقت آویگا تو اوسوقت ہلاک آدمی کا ہاتھ پر مان باپ کے ہوگا

اگر ماں باپ نہیں ہیں تو بی بی کے ہاتھ سے اولاد کے ہاتھ سے ہوگا بی بی اور اولاد نہو گی تو قرابت والوں کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا اسطرح کہ اوسکو تنگی معیشت پر عار و تکلیف دینگے جسکی اوسکو طاقت نہیں وہ ہلاکت میں پڑیگا اس حدیث کو صاحب دارمی نے اپنی سند سے مرفوعاً متصلاً روایت کیا ہی عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا تمکو کیہ اولاد میں بھی رغبت ہی فرمایا کیا کام ہی اوس سے جو جیئے تو ستاوے مرے تو گھر ہاوے ایک حکیم سے کہا تم اولاد نہیں چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہیں چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیاہ نہیں کرتا کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے احتیاج کرنا پڑے دوسرے سے کہا بڑہاپے میں کیوں بیاہ کیا کہا اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف میں آیا ہی المال والبنون زینة الحیوة الدنیا روایت میں ہی اولاد پھل ہی دل کا ریحان ہی بہشت کا بیٹیاں نیکیاں ہیں بیٹے نعمتیں ہیں نعمتوں سے سوال ہوگا بچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسے سے پوچھا کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدوانی اپنے بچے کو کھلاتے تھے یہ کہتے سے

یا حبذا ریح الولد	ریح الخزامی فی البلد
اھکذا اکل ولد	ام لم یلد قبلی احد

حدیث میں اولاد کو مبخلة مجبنة مجھلة کہا ہی محزنہ بھی فرمایا ہی یعنی عیال سبب بخل وجبن وجہل و حزن ہیں قرآن پاک میں آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنة بے شبہ آنکھ سے دیکھا کان سے سنا کہ مال واولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلا انھیں دونو سے آتی ہی کبھی آدمی محبت مال اولاد میں پھسکر تباہ ہوتا ہی کبھی مال واولاد ماں باپ کو فتنے میں ڈالتی ہی اولاد چاہتی ہے ماں باپ مرجاویں تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ ہو جاہلیت میں کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجھکو کھاتا ہی جب بڑا ہوا تیرا وارث بنتا ہے بیٹی تیرے برتن سے کھاتی ہی تیرے دشمنوں کی وارث بنتی ہی چچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی نے کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا میں سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جاویگا ایک آدمی اپنے بچے کو کندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی فرمایا جئیگا تو تجکو فتنے مین ڈالیگا مریگا تو تجکو غم مین پھینکیگا جسکے ساتھ
اللہ کو بھلائی کرنا ہوتا ہی تو دنیا مین اوسکو اہل و ولد مین مشغول نہین کرتا اس زمانے مین بڑا فتنہ
یہی اولاد ہی دنیا دین انکے سبب سے برباد ہی جتنے گناہ اولاد والی سے ہوتے ہین بے اولاد سے
نہین ہوتے دنیا مین چین آخرت مین مؤاخذے سے بری بیبیون کو دیکھو مرد کتنا ہی گناہ سے
بچنا چاہے یہ اوسکو بچنے نہین دیتین ہر بلا مین پھانستی ہین سہ کہ خدائیت مائیہ ہوس ست
کدر ہاکن تراخدائی بس ست + شوہر مین لاکھہ فضائل ہون عالم ہو یا عابد زاہد یا صالح ولی اللہ
ہو یا عارف باللہ امام عصر ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نفر کے ہوتا ہی جو چاہے
اوسکو کہہ لے جسطرح چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکو ایسی
بی بی ملے جو اوسکی قدر دان ہو بڑا اچھا وہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے حکما نے
کہا ہی لڑکی مین شرم کا ہونا ڈر کے ہونے سے اچھا ہی اسلیے کہ حیا عقل کی راہ دکھاتی ہی خوف
نامرد بناتا ہی سفیان بن عیینہ کی مجلس مین ایک لڑکا آیا لوگون نے صغر سن کے سبب سے
کچھہ التفات اوسکی طرف نکیا سفیان نے کہا کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم یعنی تم
بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تمپر احسان کیا پھر کہا لو رأیتني ولي عشر سنین طولی خمسة اشبار
ووجهي كالدينار وانا كشعلة نار ثيابي صغار واكمامي قصار وذيلي بمقدار ونعلي
كاذان الفار اختلف الى علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دينار اجلس بينهم
كالمسمار محبرتي كالجوزة ومقلمتي كالموزة وقلمي كاللوزة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا
للشيخ الصغير اوسعوا للشيخ الصغير یہ کہکر پھر تبسم کیا مین کہتا ہون اہل حدیث مین یہ قاعدہ
تھا کہ بچون کو مجلس درس و املاء حدیث مین حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ
تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تقریبا سہ سالگی مین حافظ ابن حجر سے ایک حدیث
سنی اوسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا مین مجلس ہارون رشید مین گیا رشید

نے امین و مامون کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو طریقہ خلافت پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف دوسرے کو بائین طرف بٹھلایا مجھسے کہا کچھ بات نحو کی پوچھو مینے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے مجھسے کہا یہ کیسے ہین مینے کہا ابنا خلافت مین انسے بہتر زبان و بیان و ادب مین کوئی نہوگا اسأل الله ان یزید بهما الاسلام تائید او عزا و یدخل بهما علی اهل الشرك ذلا و قمعا رشید نے میری اس دعا پر آمین کہی اونکو گلے لگایا خوب روئے سینے پر آنسو بہے یہ ذکر تھا اولاد لائق فائق کا ہی رہے حمقا سو حماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہین ہوتے رعونت عورتون مین بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی ٥

وعلاج الابدان ایسر خطبا — حین تعتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو مکتب مین پڑھتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑھتا ہی اوس نے کہا لا اقسم بهذا الولد و والدي بلا ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجھسا ہو وہ والد در حقیقت بلا ولد ہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسی بیس گز کی لمبی بازار سے خرید لا وہ رستے سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک اعرابی نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بني انك لست من زينة الحياة الدنيا ایک احمق باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا تمنے فلانی مسجد مین کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہین مگر ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا تو زید حارثی نے اپنے بیٹے سے کہا والله لا افلحت ابدا اون سے کہا لست احنثك والله یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک باز اوڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کر دو کہین باز نکل نجاوے حماد بن عباس کے ایک دوست بیمار ہوئے انھون نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہان پہونچو اونچی جگہہ مین بیٹھنا بیمار سے پوچھنا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا کہ یہی تم کہنا خیریت و سلامت ہے انشاءالله پھر پوچھنا کون طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلان تم کہنا مبارک میمون ہی قدمہ کھانا کیا

دریافت کرتا وہ کہے گا یہ غذا ہی کتنا اچھا طعام ہی جو عشکہ وہ نزدیک اوس بیمار کے گیا بیمار کے
سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھ کر بیٹھا وہ منارہ سینۂ بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہوگیا اس نے
پوچھا آپکو کیا بیماری ہی اوس نے غصے سے خفا ہوکر کہا مرض الموت ہی کہا خیریت ہی پوچھا کون
علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی
غذا ہی اہل علم نے کہا ہی باپ کو چاہیے کہ اولاد کو علم و ادب سکھاوے ہر چیز کا حسن و قبح
بتاوے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچاوے ابن عمر و ابن عباس اپنے بچون کو غلط
بولنے پر مارتے نطقے کے لیے اچھی جگہہ اختیار کرے کیونکہ رگ کا اثر ہوتا ہی رشید نے معتصم
سے کچھ پوچھا اوسکے جواب مین نحو کی غلطی پائی کہا گانون مین جاؤ فصاحت سیکھو یہ اسلیے کہا
کہ ہر زبان گانون مین زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر مین ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہین زبان
بگڑ جاتی ہی جسطرح آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہوگئی ہی انکی نسبت زبان بادیہ
کسیقدر فصیح و درست ہی مؤدب کو چاہیے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھاوے پھر حدیث
یاد کراوے پھر شعر سکھاوے جب تک ایک علم کو بچا اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم مین
اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد مین بڑا دخل ہی ایسے کم ہوتے ہین جنکو خداداد
ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ مین لڑکے کھیل رہے تھے وہ اونکی
ہیبت سے ڈر کر الگ ہوگئے اونمین ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہہ پر کھڑے رہے
عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہین ہی کہ مین الگ ہوکر اوسکو چوڑا کرون مین کچھ
قصوروار نہین کہ تمسے ڈرون تم ظالم نہین کہ تمسے ڈرکر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے
سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوسنے کہا وہ تم سے زیادہ معذور رہی اوسنے آزاد کو اختیار کیا
معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچے تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر بھی کوئی چیز
دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی وہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی
سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہے

یا تمھارا گھر کہا ہمارا گھر اچھا ہی اسلیے کہ اسوقت حضور یہان تشریف رکھتے ہین حسین بن
فضل مجلس خلیفہ مین گئے وہان بہت سے اہل علم و ادب جمع تھے چاہا کہ بات کرین خلیفہ نے
انکو روک دیا کہ ایسی مجلس مین بچے کو بات کرنا نچاہیے انھون نے کہا اگر مین صغیر ہون تو کیا
ہدہد سے زیادہ چھوٹا تو نہین نہ تم سلیمان سے زیادہ بڑے ہو ہدہد نے سلیمان سے یہ کہا تھا
احطت بما لم تحط به سخبر اپھر کہا اللہ تعالی نے سلیمان کو حکم سمجھا دیا اگر بڑی عمر پر مدار
ہوتا تو داود اولی تر تھے اسی قسم کی یہ بات ہی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نزدیک حاکم مصر کے
جایا کرتے تھے وہ ظالم فاسق تھا ایک دن اوسنے انسے کہا تم ایسے متقی عالم ہو کر ہمارے دار کے
گھر آتے ہو فرمایا کیا مضائقہ ہی موسی علیہ السلام بار بار فرعون کے پاس جاتے سلام کرتے
مین موسی سے بہتر تو فرعون سے بدتر نہین ہی اسمین مجکو کیا عار ہی وہ لاجواب ہو گیا ایک شخص نے
اپنے بیٹے سے یا ابن الزانیہ کہا اوسنے جواب دیا الزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک زمانہ
ہشام مین قحط پڑا اہل بادیہ آئے اونمین ایک لڑکا بھی تھا درواس بن حبیب نام ہشام نے دربان
سے کہا یہ کیا بات ہی ہر کوئی چلا آتا ہی لڑکے تک گھس آتے ہین سب نے سکوت کیا درواس نے کہا
یا امیر المؤمنین ان للکلام طیا ونشرا وانه لا یعرف ما فی طیه الا بنشره فان اذنت لی
ان انشره نشرته لک خلیفہ نے اوسکی خوش بیانی و صغر سنی سے متعجب ہو کر کہا کہہ کیا کہتا ہی
اوسنے کہا اصابتنا سنون ثلاث سنة اذابت اللحم وسنة اکلت الشحم وسنة انقت العظم
وفی ایدیکم فضول اموال فان کانت للہ ففرقوها علی عباده وان کانت لهم فعلام تحبسونها
عنهم وان کانت لکم فتصدقوا بها علیهم فان الله یجزی المتصدقین ہشام نے کہا اس لڑکے
نے ان تینون امر مین کوئی عذر نہ چھوڑا پھر لڑکے کو لاکھ درہم اور ہمراہیون کو لاکھ دینار
دیے یہ جو بعض لوگ بعض اولاد کو زیادہ چاہتے ہین بعض کو کم یہ بات اچھی نہین حدیث
مین آیا ہی اولاد کے درمیان برابری کرو سبکو برابر دو آدمی کبھی خود عقلمند صاحب رائے ہی
ہوتا ہی مگر بی بی احمق ملتی ہی تو اولاد احمق پیدا ہوتی ہی اسی زمانے مین عقلمند بی بی کا ملنا

ایسا مشکل ہے جیسے بی بی کو عقلمند شوہر حاصل ہونا دشوار ہی جس اقلیم مین اقوام وقبائل کا جتھا بندھا ہوا ہی تو وہ قوم ایک طریقۂ عقل پر چلی آتی ہی وہان تو تناسل صحیح ہوتا ہی اولاد دانشمند نکلتی ہی اپنی قوم کے علوم وفنون وقوانین کی پابند ہوتی ہی ہندوستان مین نہ کوئی قوم ہی نہ قبیلہ ہر شخص جہان چاہتا ہی نکاح کر لیتا ہی امرا جسکو پسند کرتے ہین گھر مین ڈال لیتے ہین کسی قسم کا امتیاز کسی طرح کی احتیاط نہین پھر اولاد کسطرح اچھی ہو جس گھرانے مین حفظ نسب ہے مان باپ دونو خاندان علم وتقوی کے ہین وہان تو اتفاقاً اولاد صالح ذی شعور پیدا ہو بھی جاتی ہی مگر جس شہر مین طوفان بے تمیزی ہی وہان کی اولاد غالباً جاہل ناقابل ہوتی ہی بعض لوگ اولاد کا پڑھانا عیب جانتے ہین یہ بات تجربے سے معلوم ہی کہ جسقدر نفرت اہل علم کو

اہل جہل سے ہی اس سے زیادہ نفرت جاہلون کو عالمون سے ہوتی ہی ؏

ومنزلۃ الفقیہ من السفیہ | کمنزلۃ السفیہ من الفقیہ

جسطرح زمرۂ جہلا مین بعض لوگ نہایت عقلمند سمجھدار ہوتے ہین اسیطرح زمرۂ علما مین بھی اکثر لوگ سخت احمق وبیکار ہوتے ہین کتابین پڑھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا علم ایک نور ہی جب سینے مین آیا سینہ کھل جاتا ہی جہل ایک اندھیرا ہی جب کسی کے دل کو گھیرتا ہی دل سیاہ ہو جاتا ہی تو دنیا مین عالم تھی بھر ہین۔ اتدن کم ہوتے جاتے ہین سارا جہان جاہلون سے بھرا ہی دنیا کی رونق انہین کے طفیل سے ہی لولا الحمقاء لخربت الدنیا عادت اللہ یون ہی جاری ہی کہ

میت سے حی نکلتا ہی حی سے میت ظاہر ہوتا ہی ؏

پسران وزیر ناقص عقل | بگدائی بروستا رفتند
روستازادگان دانشمند | بوزیرے بہ پادشا رفتند

علم دولت کے ساتھ کبھی جمع نہین ہوتا بہت ہوا تو حرف شناسی حاصل ہوئی دولت علم کے ساتھ کبھی جمع بھی ہو جاتی ہی بادشاہون مین کسی نے کوئی عالم کامل نہ سنا ہوگا جتنے اہل علم ہوئے غربا وموالی مین ہوئے مگر قدر علم کی ہمیشہ بلند رہی اگر یہان قدر بھی نہو تو وہان تو

بالعصر و ر علماء انشاء اللہ تعالیٰ ملوک جنت ہونگے ملوک دنیا وقت حسرت رہینگے

کتاب اللباس والزینة

یعنی لباس آزار ردا و قمیص عمامہ بالائی کلاہ چپکن وغیرہ ہی جسکو ہدایۃ السائل مین استقراء
کرکے لکھا گیا ہی اس زمانے مین لباس مذکور حرمین شریفین مین ترک ہوگیا ہی پھر سارے عجم
کیا کرین اسبال منع تھا مگر خوب جاری ہی ہند مین ہمیشہ طرح طرح کی ایجاد لباس ہوتی ہی مسلمان
غیر مسلمان کا لباس بھی پہننے لگے ہندو ہون یا گبر یا ترسا یا اور کوئی جیسے ترک وغیرہ حالانکہ
حدیث مین آیا ہی جسنے تشبہ کیا کسی قوم سے وہ اوسی قوم مین سے ہی تشبہ عام ہی لباس طعام
ومرکب ومسکن وغیرہ سے جس قوم غیر اسلام کی ایک وضع خاص ہو جب اوس وضع کو کوئی
مسلمان اختیار کریگا تو اوسکا حکم وہی ہی جو اوس قوم کا ہی ہان جو لباس سلف اسلام یا خلف
اسلام نے عادۃً اپنے یہان جاری کر رکھا ہی اور وہ پوری شکل کسی دوسری قوم کی نہین ہے
تو وہ جائز ہی جیسے پگڑی پاجامہ انگرکھہ صدریہ جوتا ٹوپی وغیرہ اسلیے کہ اس لباس سے
وہ مشابہ غیر مسلمین کے پورے پورے نہین ہین اسیطرح زینت کا حکم ہی اگر [illegible] [illegible]
عہد نبوت مین بھی تھا اور اب بھی رواج اوسکا غیر اسلام مین موجود ہی تو یہ اصل مشابہت
نہین گو بعینہ شکل قدیم ممنوعہ کی اوس زینت کو اختیار نکرے جسکا رواج اسلام مین چلے سے
نہین ہی ایسی ٹوپی نہ لگاوے جو غیر اسلام کا زینہ ٹھہرے یا ایسا جوتا نہ پہنے جو مسلمانی جوتا
نہ سمجھا جاوے اسطرح کا کھانا نہ کھاوے جیسے ہنود چوکا لگا کے کھاتے مین یا اور کوئی غیر مسلم یہ
فتنہ بھی عام البلوی ہوگیا ہی ہر قوم اپنے لباس و زینت مین ایک رنگ و روپ رکھتی ہی
جسکے سبب وہ غیر سے ممتاز ہی مگر ہند کے مسلمان صد گفتار و صد دستار رکھتے ہین بعضے
ہندو صورت ہین بعضے پارسی صورت کوئی ترکی وضع بنائے پھرتا ہی کوئی کسی لباس مین
ہی جب دیکھو تب ہی دھوکا ہوتا ہی حتی کہ قوم پدھرے کی بھی ایک زینت خاص ہی مگر سنیون
کی نہین عرب کا لباس جو فی الحال ہی اگرچہ منکر شرعی ہو للہ ایک طور کا تو ہی پگڑی جبہ

کمربند جوتا ایک طرح کا پہنتے ہین الگ پہچانے جاتے ہین کہ عرب ہین یہان کے حنفی شیعہ بدعتی مشرک مسلمان جسکو دیکھو ہی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنہ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اتنا باریک اوسکی ایسی قطع بریہ جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کہنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی ناف تک جس سے سارا شکم کہلا ہوا نظر آوے کلی دار پاجامہ ایک دوتھان کا انگیا لاہی کی دوپٹہ جالی کا جوتا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانے مین اچھی طرح طیار ہوتا ہے حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی دنیا مین بسبب نظر آنے بدن کے جہکتی ہین اپنی طرف جہکاتی ہین اونکے سر جیسے کوہان شتر کے بہشت مین نجاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطول روایت کیا ہی جو عورت لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہیجڑے مخنث اونپر لعنت آئی ہے عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی اگر کیے پہننے پگڑی رومال سر پہ باندہنے کا بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئے باوجود قدرت کے براہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جونسا حلہ وہ چاہے مرد کو کالا خضاب کرنا حرام ہی اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا حرام قطعی ہے لکن امرا و روساء کے یہان انہین ظروف کا زیادہ تر خرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنوانا ہی سرے سے منع ہی چہ جای استعمال یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے ہین وہ حد اسراف سے بھی بڑہے ہوے ہین ایک دیگچے مین جب دس بیس پچاس سو روپیہ خرچ ہو گئے جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کہا سکتے تھے تو اس کہانے کو کسطرح کوئی حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ ہیضہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہوگا الوان طعام دنیا نہین

خوان نعمت ایک کتاب بنی ہی جسمین کئی طرح کی پلاو پکانے کی ترکیب لکھی ہی جو آدمی جس
ضیافت و تقریب مین زیادہ تکلف کرتا ہی یہی جیسے کہ چاول منگواتا ہی کابل کا دُنبہ
ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ضیافت والے بھی خوب ہی ہاتھہ مارتے ہین وہ
اس واہ واہ پر نہال نہال ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث
مین آیا ہی کہ سرکہ اچھا سالن ہی زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کہ مبارک درخت سے نکلا ہی دو چار
طرح کا کھانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہین
فرمایا یا ایکدن مین دو بار کھانا کھانے کا کیا ذکر ہی یہان اکثر امرا کا راتدن موہنہ چلا کرتا ہے
اسکو نفلکہ تنقل کہتے ہین یہ اونکے کھانے مین داخل نہین ہی بعضے ایکوقت مین سیر دو سیر چار سیر
یا ایک بکری کے کباب ایکوقت مین کھاجاتے ہین یہ بھی تعریف کی بات ہی بعضی دو چار
سیر دودہ پی جاتے ہین کوئی سیر دو سیر گھی کھاجاتا ہی اسلیے کہ گذشتہ کھایا تھا ورزش سے
اتنی طاقت بہم پہونچائی تھی یہان تو اس کھانے پینے کا فخر ہی وہان حدیث مین آیا ہے
کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہی کافر سات آنت سے ؎

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست　　تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کھاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا
ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھہ کو سیدھا رکھین کافی ہین ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو
کافی ہی دنیا داردن کو جانے دو یہ تو نرے دواب ہین اونکو کہو جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے
پھرتے ہین اگلے انکے اکثر روزہ رکھتے تھے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تھے یہ
اتنا کھاتے ہین کہ مرید کے گھر فاقہ ہونے لگتا ہی ؎

اجی پیر جی پیٹ نے تمکو کھویا +　　چلہا کرکے دعوت کے لقمے ڈبویا

کتاب القضاء والامارة والسلطنة والسیاسة

قضا نکتے ہین حکم کو حاکم قاضی ہوتا ہی جسکا حکم چلے وہی بادشاہ ورئیس وامیر ہی جو قاضی
بنایا گیا وہ بے چھری حلال ہوا شروع امارت کا ملامت ہی بیچ اوسکا ندامت ہی آخر
اوسکا عذاب قیامت ہی جسنے دس نفر پر بھی حکمرانی کی اوسکو بھی مشکین باندہ کر قیامت مین
لاوینگے زیادہ کا تو کیا ذکر ہی یہ اسلیے کہ امیر ہرگز پورا انصاف نہین کرتا ہی ضرور ہی کچھہ
قصور و فتور اوسکے ہاتھہ سے معاملات خلق وفصل خصومات مین ہوتا ہی دیکھو اس امارت
نے پیغمبرزن کو اون پیغمبرون سے گھٹا دیا جو بادشاہ نہ تھے اغنیا پانسو برس پیچھے فقرا سے
بہشت مین جاوینگے اسلام مین کوئی چیز زیادہ دہشتناک اس امارت سے نہین لیکن اسکے
شوق و ذوق نے ایک امت عظیم کو سلف سے لیکر تا خلف اپنے جال مین پھانسا کیا عالم
کیا جاہل کیا شریف کیا وضیع سبکو ہلاک کیا مگر جسکو خدا نے بچایا یا مجبوری سے پھسا اوسکا
خدا مددگار ہی حدیث مین تو سلطان کے پاس جانے سے بھی منع کیا ہی فرمایا جتنا قرب
اوس سے ہوگا اوتنا ہی خدا سے بعد ہوگا یہان ہر حیوان کو سلطان بننے کی ہوس ہی ظلم کرنیکا
شوق ہی عاقبت بنے یا بگڑے سلطنت و ریاست بھی تو ایک مرتبہ ہی کسی ریاست مین اگر
کوئی چھوٹا موٹا عہدہ حکومت کا ملجاوے تو ابھی رشوت دیکر سو جان و دل سے اوسکے خریدار
ہین یہانتک کہ بعض بلاد مغربیہ مین قاضی مفتی بھی رشوت سے مقرر ہوتے ہین اس زمانے
مین کوئی وسیلہ ہلاکت دارین کا زیادہ تر عمدہ اس امارت و ریاست سے نہین ہی اسلیے
کہ جو جس جگہہ کا امیر یا رئیس ہوا اوسنے سمجھہ لیا کہ یہ آمدنی اس ملک کی ساری میری ملک ہی
یہ ساری رعیت گویا میری غلام ہی یہ ریاست اسلیے ہی کہ مین دل کھولکر خوب ساعیش کرون
جسکو چاہون دون جسکو چاہون ندون جس جگہہ چاہون صرف کرون جس جگہہ چاہون صرف
نکرون حق ناحق جو میرے دلمین آوے ویسا حکم جاری کردون جسطرح کی ٹکس منظور ہولگادون
جس قدر کو چاہون رعیت سے وصول کرون گویا ایک شعبہ ہی دعوی خدائی کا یہ نسمجھے کہ یہ
امارت ایک خدمت شاہی ہی قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہی غریب رعیت سے تو

اوسیقدر بازپرس ہوگی جو اونکے ذاتی اعمال ہین ان امیرون سے ایک عالم کا مواخذہ ہوگا سو بار ہمارا جی چاہے کہ ہم فلان گناہ کرین لکن کبھی خوف خدا کبھی مفلسی کبھی شرم وحیا اوس فعل سے ہمکو روکدیتی ہی امیر رئیس وسلطان جو چاہین سو کرین اونکا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی نہین بلکہ جو سچے دلسے نصیحت کرے وہ اولٹا مقہور رہوا امیر صاحب اوس کام کو اگر نکرتے ہون تو اب بعد اس امر بالمعروف نہی عن المنکر کے ضرور ہی کرین ٹکے کے آدمی کو بھی یہ مجال عموی کہ وہ حاکم وامیر کو کسی بات سے روکے سچ کہا اللہ تعالی نے واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد حسطرح حدیثون مین یہ حکم ہی کہ امیر کی اطاعت کرو اگرچہ نکٹا غلام ہو جبتک وہ موافق قرآن کے تمکو ہانکے اسیطرح یہ بھی حکم ہی کہ خدا کی نافرمانی مین اوسکی اطاعت نہین ہی مثلا اگر کوئی امیر حاکم رئیس کسیکو اپنی مجلس منکر مین بلاوے یا حکم سود لینے یا دینے کا یا شراب پینے کا یا رعیت پر ظلم کرنیکا دیوے اور یہ اوسکا حکم ان کامون نمانے تو یہ داخل عدول حکمی نہین ہی مگر اس ماننے مین اشخص قانوناً مجرم ٹھہرتا ہی یہ عین ظلم ہی ظلم سے امیر معزول نہین ہوتا نہ فسق سے ہان کفر صریح کرے نماز نہ پڑھے تو اوسپر خروج کرنا اوس سے باغی ہوجانا درست ہی حاکم کے ظلم پر صبر کری اوسکا حق دے اپنا حق جو اوسنے روکا ہی وہ خدا سے مانگے حدیث عوف بن مالک مین مرفوعاً آیا ہی اچھے پادشاہ تمہارے وہ ہین جو تمکو چاہین تم اونکو چاہو تم اونکو دعا دو وہ تمکو دعا دین بُری پادشاہ وہ ہین جنکو تم دشمن رکھو وہ تمکو دشمن رکھین تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کرین رواہ مسلم جو پادشاہ اپنی رعیت مسلمان کا خائن ظالم ہی اوسپر جنت حرام ہی جو امت پر نرمی کرتا ہی اوسپر خدا نرمی کریگا جو رعیت کو ستاتا ہی اوسکو خدا ستاویگا جب اہل فارس نے اپنے اوپر کسری کے بیٹے کو حاکم کیا حضرت نے فرمایا بھلائی نپائیگی وہ قوم جسنے اپنا کام عورت کو سونپا رواہ البخاری عن ابی بکرة یہ اسلیے فرمایا کہ عورت کا کام نہین ہی کہ وہ والی حکم ہو کیونکہ اوسکی عقل آدھی ہی دین آدھا ہی پادشاہ کی عزت کرے جو اوسکی اہانت کریگا اللہ اوسکو خوار کریگا

کتاب رزق الولاة

امیر کا حق ریاست مین اوتنا ہی ہی جتنا اور لوگون کا ہی یا دگنا اس سے زیادہ جو مال ریاست
کا اپنے اوپر خرچ کریگا وہ ظالم ہی ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا امیر کو انتظام ملک کے
لیے ضرورت کسیقدر احتشام کی ہوتی ہی سو بقدر حاجت سواری شکاری خادم وغیرہ رکھے
یہ کارخانے تکبر و شخصیت کے جو اکثر امرا رکھتے ہین داخل ظلم و اسراف ہی عملہ و فوج کا رکھنا
اونکو بیت المال سے یا حفاظت ملک کے لیے ہی یہ خرچ ذاتی امیر کا نہین ہی امیر کے ذمے
پرورش رعیت ملک کی خصوصا جو فقر و معاش سے عاجز ہین واجب ہی ہر مسلمان کو بقدر
سد رمق کے دی جسکی خیر خواہی و محنت کام ریاست مین زیادہ ہو اوسکو جاگیر دینا درست ہے
جسکا نان نفقہ واجب ہی اوسکو لائق گذر کے دے تیر میر لوگ اندھا دھند جاگیر و معاش
اپنے لیے علحدہ کر لیتے ہین یا خاص بھائی بندون کو حاجت سے زیادہ دیتے ہین دوسرے
حاجتمندون کو محروم رکھتے ہین جنکا حق شرعا خزانہ ریاست مین ہی جیسے معذور محتاج
عالم فقیہ قاری حافظ وغیرہ اونکو کچھ نہین ملتا یہ سراسر ظلم ہی جسکو دیکھیے کہ یہ معاش پاکر عیش
و عشرت کرتا ہی فسق و فجور مین مبتلا ہی اوسکو اتنا ندے کہ وہ گناہ کر سکے ورنہ یہ سارا گناہ
اسکے ذمے ہی آپ اکیلا اگر گناہ سے بچا تو کیا ہوا یہ ہزارون آدمی کے گناہ تو اسنے اپنے
نامہ اعمال مین لکھوائے اسکا دین دوسرون کے دنیا کے پیچھے بالکل برباد ہوا امیر ہو یا غریب
اولاد کا حق اونکا نان نفقہ مان باپ کے ذمے اوسیقدر ہی جسمین ننگے بھوکے نرہین پھر
جوان ہونے کے بعد جب بیاہ ہوگیا یا بیاہ کر دیا وجوب نفقے کا باقی نرہا مگر حالت محتاجی مین
اکثر امرا و رؤسا اپنی اولاد کی جاگیر کم عمری سے مقرر کر دیتے ہین سیکڑون غربا کا حق
ضائع ہو کر ایک طفل بے شعور کو معاش کثیر مل جاتی ہی یہ بھی سراسر ظلم ہی جب یہ جوان
ہوتے ہین مان باپ سے مقابلہ کرتے ہین سارا مال بیجا صرف کرتے ہین اسکا گناہ ذمہ مان باپ
کے ہوتا ہی خود کردہ را چہ درمان عام لوگ اپنے بچون کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہین کپڑا

بنا دیتے ہین اتنا ہی حق سب کی اولاد کا ہی قرآن شریف مین ہی یتیم جب بالغ عاقل سمجھدار
سلیقہ شعار ہو تب اوسکا مال اوسکو دے اگر یہ توقع نہو کہ وہ جوان ہو جاوے مال ندے
خیال کرو جب یتیم کو اوسکا مال دینا ایسی حالت مین منع ہوا تو اپنا مال کم عمر اولاد کو دینا کیب
درست ہو سکتا ہی خصوصا ہزارون لاکھون کی جاگیر حدیث مین آیا ہی جو لوگ خدا کے مال
مین گھستے ہین بغیر حق کے اونکے لیے آگ ہی دوزخ کی دن قیامت کی اسکو بخاری نے خولہ
سے مرفوعا روایت کیا ہی مراد یہی کہ بیت المال و غنیمت کے مال کو اوڑاتے ہین جیسے
حال اکثر رؤسا کا ہی کہ کوئی ناچ رنگ مین کوئی تماشہ بینی مین کوئی بادہ خوار مین کوئی چڑیا
خانے مین کوئی عمارت بنانے مین کوئی باغ بنانے مین کوئی کھیل تماشے مین کوئی لہو و لعب شکار
مین کوئی جانور خریدنے مین کوئی کسی خلاف شرع کام مین رات دن صرف کرتا ہی یہ مال دراصل
اللہ کا ہی بطور امانت انکے پاس رکھا گیا ہی جس جگہ خدا نے بتایا ہی وہان صرف کرین
یہ اوس جگہہ تو صرف نہین کرتے ہین جہان انکا دل چاہتا ہی اپنی جان پر یا اپنی اولاد پر یا اپنی
برادری پر یا اپنے مصاحبون پر صرف کرتے ہین سر سے پانون تک گناہ مین غرق رہتے ہین
اوسپر یہ امید ہی کہ ہم مسلمان ہین ہماری مغفرت ضرور ہوگی بعض امیر جاہلی بندون کو خوب عیش
کراتے ہین بیحساب اونکو دیتے ہین اسکو صلہ رحم سمجھتے ہین وہ لوگ اس مال کو لیکر خوب اسراف
کرتے ہین یہ سارا گناہ اس امیر پر ہوتا ہی بعض کا قرض ادا کرتے ہین وہ قرض اسطرح پر ہوا ہی
کہ مال اسراف مین اوڑایا گیا ہی کوئی حاجت شرعی ضروری اوس قرض کے لینے کی نتھی یہ قرض
ادا کرنا جہنم کا مول لینا ہی جو شخص کسی کے گناہ پر باوجود قدرت سکوت کرے اوسکو زبردستی
نروکے بلکہ اوسکو مال دیتا رہے اونکی دلشکنی روا نرکھے ایسا امیر شرعا خود فاعل ہی ان کامونکا
حدیث شریف مین آیا ہی جو مجلس منکر مین پھنس گیا ناچاری سے وہان بیٹھا ہی اوسکو گناہ نہین
جو گھر مین بیٹھا ہی دل اوسکا اوس مجلس مین رکھا ہی کسی عذر و مجبوری سے شریک نہین ہوا
وہ گناہ مین برابر اہل مجلس کے ہی اس امر مین سب امرا سے بڑی کوتاہی ہوتی ہی یہ جاہ بیجا

تو آپ بھی گناہ نکرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دین تو دوسرے نمانین تو اونکو اتنا نہین کہ کھانے
کپڑے سے زیادہ ہو تو بہت گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب سے آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی روپیہ نہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پیئے سارنگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بیشبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ رہے
مصارف مال ریاست کے شرع شریف مین مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑھوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جب کہ وہ قرض مطابق شرع ہو سڑکونکا
بنانا پل طیار کرانا سرا بنانا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا دشمن
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
وجماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے عملہ مقرر کرنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون ورشوت خوارون کا نکالنا مجرمان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو لینے ندینا نہ خود لینا اسطرح کے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکھی ہی لیکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو انمین سے امیرون نے دہتا بتا کر سارا
روپیہ اپنے دلی خواہش اپنے گھرانے کے عیش وعشرت مین صرف کرنا عین انصاف سمجھا ہے
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا اس جمع وخرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوسوقت یہ واصل باقی بہت سی رقم فاضل انکے ذمے نکلیگی جسکے مواخذے مین لاکھون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر باایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بھی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مزے تو یارون نے لوٹے سزا اوسکی انکو ملے
حدیث مین آیا ہے تیرا کھانا سوای متقی کے دوسرا نکھاوے تو بھی سوای متقی کے دوسرے کا
کھانا نکھا امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی رسمین کرتے ہین نیت مین کچھہ ہوتا ہی خوشامد
سے کچھہ ظاہر فرماتے ہین امیر کے گھر وہ کھانا آتا ہی خوب بیتکلف بے دریافت چکھتے ہین

دوڑ دوڑ کر اونکی ہر شادی و موت مین شریک ہوتے ہین جہان صدہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلم کھلا
کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہین غریب متقی عالم کے گھر کسی موت و شادی مین نہین جاتے
حالانکہ حقوق اسلام مین سب برابر ہین کسیکو ترجیح نہین ایک فتنہ حمایت و تعصب قومی کا ہی
برادری سے کوئی قصور ہو ہر حیلے سے اوسکو سزا جزا سے بچا دین کسی طرحکا مؤاخذہ نکرین بلکہ
اوسکی طرف سے لڑنے کو طیار ہوجاوین جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجاوین رعیت اگر مجرم
ہو فی الفور کوتوالی مین جاوے میعاد سے زیادہ حبس مین رہے مدتون تحقیقات نہو کچھہ پروا
نہین جس حد و تعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہین ہی کسی طرح
دلشکنی اونکی پسند نہین خدا کی رضامندی پر انکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سب کا
انصاف برابر کرنا واجب ہی شرع شریف مین کہین نہین آیا کہ برادران امیر عام رعایا سے کسی
بات مین ممتاز رہین نہ رزق مین نہ عدل مین نہ مجلس مین یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہین
جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام مین بزرگی
بمقدار آدمی کے علم و تقوی کی ہی نہ اوسکے نسب و رشتہ داری کی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ان اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو کسی عہدے
پر مامور نکیا تقسیم غنائم و اموال مین سب مسلمانون کو برابر رکھا غیرون کو بقدر اونکی خیر خواہی
و جانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب
مین چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نہ کی اتفاقاً اگر کسی بہائی بندے کوئی اچھا کام نمایان کیا
تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا تھا کہ خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو
امین امت کہا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حیا پرور فرمایا
کسیکو ارحم امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہین
کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھہ مخصوص کیا ہو
حدود شرعی و تعزیرات دینے کو سب مین برابر جاری رکھا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ بمقدمہ

سرقہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھہ ابھی کاٹ ڈالون فاطمہ علیہا السلام
نے لونڈی غلام مانگے چکی پیستے پیستے ہاتھہ مین گٹے پڑ گئے تھے مشک پانی کی لاد لاد کر لاتے
لاتے بدن پر برت ہو گئے تھے اونکو خادم ندیا تسبیح وغیرہ سکھا دی غیرون کو ہزارون
لونڈی غلام بانٹ دیے جنھون نے حضرت کا ساتھہ دیا تھا الحاصل امارت گناہون کا منبع ہے
لاکھہ مین اگر ایک امیر کی نجات بھی ہو تو غنیمت ہی جس امیر کو دیکھو ایک نہ ایک فتنے مین
مبتلا ہی دنیا کا عیش کے دن کا ہی یہان کی بیفکری کیا حقیقت ہی بلکہ جو امراض امراء کو ہوتے ہین
جو اسقام انکو گھیرتے ہین جو شوق ذوق انکو نیک باتون سے روکتا ہی وہ ہرگز غربا کو نہین ہوتا

غلط است این کہ ہمہ اہل دول بی دردانند — ہر کرا دیدم ازین طائفہ آزارے داشت

جس جس طرح کا مال خزانہ ریاست مین آتا ہی اکثر ناجائز ہی جس جس جگہہ صرف ہوتا ہی غالباً
وہ کام گناہ کا ہی تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام ہی امیرون کا گھر دیکھو اسقدر تصاویر در و دیوار پر
لگی ہوتی ہین یا پھر و نہین رکھے ہین کہ بتخانہ بھی اوس سے شرماتا ہی بھلا پوچھو کسنے انپر زور
دیا ہے کہ یہ تصویر لگاوین مانا کہ تعظیم نہین کرتے اس سے کیا ہوا اگر تعظیم کرتے تو کافر ہی
نہو جاتے اب مرتکب کبیرہ ہین اسراف کا کچھہ ٹھکانا نہین کوئی ایک ٹوپی مین لاکھہ روپیہ لگا دیتا ہے
کوئی ایک مسہری پچاس ہزار کو لیتا ہی حیدرآباد مین ایک میز طعام کی پانچ لاکھہ کو لیگئی تیرہ سو
جھاڑ ایک حویلی مین لٹکا دیے گئے یہ سارے جھاڑ فانوس ہانڈی چھت گیری دیوارگیری
اگر اسراف نہین ہی تو کیا ہی یہ چند غریب مسلمانون کا حق تھا سو وہ تو فاقہ کشی کرین ننگے
بھوکے پھرین در و دیوار و قبر کو کپڑا پہنایا جاوے جسکی ممانعت ہی وہ حق اس جگہہ صرف ہوا
قرآن شریف مین فرمایا ہی ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ
کفورا یعنی بیجا مسرف لوگ شیطانون کے بھائی ہین شیطان کافر ہی سو یہ سارے سلاطین
گویا شیاطین ہین اسطرح کے سیکڑون رسوم منکر و عادات بدعات ہین جو شرائع کیطرح انکے
یہان مروج ہین اسکا بیان کرنا ایک نئی کتاب بنانا ہے

کتاب المفاخرة والعصبية

حدیث مین آیا ہی لوگ باز رہین باپ دادون پر فخر کرنے سے جو مر گئے وہ تو کوئلا ہین جہنم کے
یا ذلیل تر ہین نزدیک خدا کے گوبریلے سے جو نجاست کو ڈہلکاتا پھرتا ہی اللہ نے تمسے نخوت
جاہلیت کو دور کیا فخر آباء دور کیا اب تو یا مومن پرہیزگار رہی یا فاجر بدبخت تم سب آدم کی
اولاد ہو آدم مٹی سے بنے ہین یعنی پھر فخر کس بات کا ہی یہ حدیث سنن مین ہی واثلہ بن اسقع
نے پوچھا ای رسول خدا عصبیت کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو مدد کرے اپنے قوم کے ظلم پر دوسری
حدیث مین ہی وہ ہم مین سے نہین جو طرف حمایت قوم کے بلا دے یا حمایت کی راہ سے
لڑے یا حمایت کرنے مرے۔ ابوداود سے تیسری حدیث مین ہی محبت چیز کی اندہا بہرا کر دیتی ہے
یہ سب وصف آجکل امیرون مین موجود ہین دوستی دشمنی اللہ کے لیے فرض ہی یہان خلاف
اوسکے خدا کے دشمن دوست ہین کیسے دوست جنپر جان و دل فدا ہی خدا کے دوست دشمن
ہین اہل علم و تقوی کی صورت بری لگتی ہی مسلمانون کی نسبت سے نفرت ہی ہندو شیعہ
فاسق فاجر نیچر دہری شاعر مصاحب ہین قوم کی حمایت ہی وہ کیسا ہی برا کام کرین اچھائی
اونسے دل نہین پھرتا کوئی بہن ہی کوئی خالہ ہی کوئی بھائی ہی کوئی بیٹا ہی کوئی بھتیجا ہی اسلام
کی اطاعت یا خدا و رسول کی محبت ہوتی تو کبہی تو ڈر آخرت کا ہوتا یہان تو بیگانے خدا و رسول
سب سے زیادہ محبوب ہین کوئی ناراض ہو لیکن یہ ناراض نہون حالانکہ تجربہ والون نے کہا ہی
کہ جو خرابی دین دنیا کی انسان کو لگتی ہی وہ انہین اقربا و اخوان کے سبب سے ہوتی ہی جیسے
یوسف علیہ السلام سے بھائی کے ساتھ بھائیون نے وہ کچھ کیا سو قرآن شریف مین مذکور ہے

تو پھر اور بھائی بندون سے کیا امید خیر ہی ؎
بھاگ ان بردہ فروشون سے کہان کے بھائی
بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

یہ رشتہ دلسوزی بھائی بندون کی جب ہی تک ہی کہ انکو ریاست سے کچھ ملتا رہتا ہی مفلس کا
کوئی رشتہ دار نہین آسودہ کے ہزارون رشتہ دار بن جاتے ہین جو عقلمند ہین سمجھ لیتے ہین

جو ناتجربہ کار ہین وہ اونکو عزیز سمجھکر نقصان مال و مآل کرتے ہین بلکہ اونکی حمایت میں ایمان اپنا برباد کر دیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه اللہ تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال و ایمان کا نقصان نکرے اوتنا دیکر بیٹھ رہے جتنے کا حکم ہی پھر کسی کی نہ سنے بکنے دے چلانے دے خدا اور رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو بلا سے ہو یہ ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان کا ہے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اوترش بھی اگر ہمین ہاتھ لگے تو زہی سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا تمکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفون کے ملتا ہی مین جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین اونمین سے نار والے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اوسمین عورتین ہین دوسری حدیث مین ہی مینے بہشت کے اندر جھانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے فقیر لوگ ہین دوزخ مین جھانکا تو عورتون کو بہت سا پایا مراد فقرا سے محتاج مسلمان ہین نہ یہ گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانین حضرت ایک بوریے پر سو گئے بدن پر اوسکا نقش اوتر آیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم بڑے آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوجتے آرامت کے لیے بھی دعا وسعت کیجیے فرمایا انکے مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کہتے ای اللہ مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ یہ بہشت مین چالیس برس پہلے جاوینگے اللہ کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو چالیس برس یا پانسو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

تو اللہ کے پاس ایک قاتل ہے جو مرنیوالا نہیں یعنی آگ دوزخ و دنیا مسلمان کا جیلخانہ ہی قحط سالی
ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو دنیا سے
اوسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچاوے آس سے معلوم ہوا کہ
مسلمان ناداروں کو اللہ دوست رکھتا ہی نہ سعادت ہم غریبون کے فقیری امیری
دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیر و نہین شمار ہو گئے بہت فقیر جو حرص دنیا مین مر گئے امیرون
کے ساتھہ اوٹھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی محتاجی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاؤ سے بھی جلد تر
آتی ہی ایک آدمی نے محتاجی کا شکوہ کیا ابن عمرو نے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر
ہی کہا ہان کہا تو تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو پادشاہو نمین سے ہے
معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین نہ اوڑانا اللہ کے بندے چین نہین کرتے
جو تھوڑے رزق پر اللہ سے خوش ہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہو جو
مومن فقیر عیالدار ہو کر پارسائی کرے وہ اللہ کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوا مٹی کے کوئی نہ بھرے
گفت چشم تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاک گور
اس امت کی عمر ساٹھہ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑہنے والے کم ہین جسکو خدا نے
ساٹھہ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کر لیا یعنی اوسنے اتنا جی کر بھی توبہ نہ کی تو اب کیا
ہوتا ہی بنی آدم بڈہا ہوتا ہی لکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا
درستی اس امت کی صلاح و زہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل و آرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال
رزق کہانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

ذرا سا ریا کو شرک فرمایا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی جو کام دنیا مین ناموری و تعریف کیلیے

کرتا ہی اوسکا کچھہ اجر نہین بلکہ اولٹا گناہ گلے بندھتا ہی اللہ تو دل کو دیکھتا ہی کامون کو نہین
دیکھتا ایسے آدمیون کو حکم ہوگا کہ ان کامون کا اجر اونھین سے مانگو جنکے لیے کیا ہی ابتو نماز
روزہ حج وغیرہ بھی لوگون کے دکھانے سنانے کو رہ گیا ہی جب امیر رئیس کو دیکھتے ہین کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہین اگر وہ فاسق ہوجاوے
توپھر ہرگز یہ لوگ وہ اگلے کام نکرین اسے روپ مین ظاہر ہون عالم کا علم قاری کی قرارت
عابد کی عبادت متقی کا تقوی جب اسلیے ہوا کہ ہم ان کامونمین مشہور عالم ہون سب لوگ ہمکو
اچھا سمجھین ممتاز جانین تو یہ کیسا ہوا اکارت گیا اللہ اوسی کام کو قبول کرتا ہی جو خالص
اوسکے لیے سچے دل و ایمان سے بجالاوے کسی کی تعریف یا ہجو سے پس سنو یہ فتنے بھی ایسے
عام ہین کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہے امیرون کو تو عادت ہی کہ وہ ناموری تعریف پر مرتے
ہین ہر امر مین اپنی شہرت طلب کرتے ہین سارے کام فخر کے لیے ہوتے ہین خوشامد کے عاشق
مین لیکن اکثر عام اہل علم مسلمان غریب بھی اس بلا مین مبتلا ہین خیال کرو جب ریا شرک ہوئی
تو ریاکار مشرک ٹھہرا مشرک کی مغفرت ہرگز ہوگی نہین پھر کی محنت اعمال حسنہ کی خاک مین مل گئی
یہ کیا عقل وشعور رہی خدا اس سے بچاوے سو کو یون کا مناظرہ مجادلہ مکابرہ ایک دوسرے پر
رد و قدح کرنا بھی غالباً اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہین ہے
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانین اوسپر عمل کرین بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہوسکے پرورش
کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ مقصود ریا سمجھہ ہی نہ حق پرستی و دینداری کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ

حکم فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتاچکے جو کچھہ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے مین داخل ہی اب یہ بتاتے ہین
کہ جو فتنے اس امت مین ہونیوالے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کی خبر پہلے سے
دیدی یہ بہت بڑا معجزہ ہی فتنون کے جتنے اقسام تھے ظاہر و باطن کے وہ بھی ہمکو سکھادیے
اس سے زیادہ اور کیا ہمپر احسان ہوگا حذیفہ نے کہا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات نچھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی
بھول گیا جس دلمین فتنے کا اثر ہوتا ہی اوسکی مثال یہ فرمائی جیسے کالا اوندہا کوزا نہ اچھی جانے
نہ بری اپنے دل کی کیے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بھی ہوگا فرمایا ہان ہولن
ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر نچلیگی
میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی برا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے
والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم مین پھینکا پوچھا وہ کون
ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولینگے مین نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا
جماعت اسلام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر جماعت نہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑکر الگ
بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون حدیث
متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ اب لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل بدن انسانون کیسے
بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق
بھی نہین ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد
ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہین تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا تین بار فرمایا فتنے
جلدی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنیوالے سے اچھا ہی جب فتنہ
واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹون مین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے
یعنی فتنے سے الگ ہوکر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا
اپنی تلوار کی دہار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہوسکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر زبردستی
کوئی پکڑکے دو صفون مین سے ایک مین لیجاوے کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر آلگے جس سے
وہ مرجاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا تیرا دونو کا گناہ لیکر جہنم والونمین ہوگا اس مضمون کی اور
بہت حدیثین ہین عقلمند دوراندیش نجات طلب کو یہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ انگیز
دنیا کے تمام ہونے تک نہوگا جسکی ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکا نام اوسکے باپ و قوم کا نام ہمکو بتادیا روا ابوداؤد فرمایا مجکو ڈر ہی اپنی امت پر
انھین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پھر قیامت تک نہ اوٹھیگی ابن عمرو
سے فرمایا گھر مین بیٹھ رہ زبان روک اچھا کام کر بُرے کام کو چھوڑ خاص اپنی جان کی خبر لے
عوام کے کام کو چھوڑ روا الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہوویگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے
اودہر جھانکا اوسکو اسنے پکڑ لیا اوسمین سونہ سے کچھ نکالنا ایسا ہی جیسے تلوار مارنی روا
ابوداود تین بار فرمایا بختاور وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہمین غیر مفتون مار قرآن
مین یہ دعا سکھائی ہی ربنا لاتجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوئے
اونکو نام بنام بتادیا علماء حدیث نے اونکا مصداق بھی جتادیا جو ابتک نہین ہوئے وہ ہوتے
جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بھاگنا لڑنا ہوگا پھر فتنہ سہرا ہی جسکا دھوان
ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلیگا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجھسے نہین ہی میرے
دوست تو پرہیزگار ہین پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے چھچڑا ہڈی پر پھر فتنہ دہما
ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہوچکا وہ پھر بڑھیگا
اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنیگا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہو جاوینگے ایک
ایمان والے جنمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو راہ
دیکھو دجال کی آج یا کل روا ابوداود ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق
اس حدیث کا شاید ہم ہی اپنی آنکھون سے خدا نکرے دیکھین یا اپنے کانون سے سنین اس
تیرھوین صدی مین بہت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہوگئے ہین طرح طرح سے عوام کو
اپنی ہوا کی طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آوے گا

کتاب اشراط الساعة

قیامت کی علامتون نشانیون مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑھ جاوے زنا بہت ہونے
لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتون

ایک مرد کا ر باری ہو امانت وار سے جاتی رہے امیر نالائق ہون سال برابر مہینے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال دولت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھین دنیا کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ماں کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھاوے باپ کو الگ بھگاوے مسجد مین چیخین
چلاوین قوم کا سردار وہ ہو جو اونمین فاسق ہی رذیل امیر ہون تعظیم ڈر کے مارے کیجاوے گانے
والیان باجے کھلم کھلا نکلین شراب پی جاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدی ہی یہ لوگ سلف پر طعن کرتے ہین جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ بتاتے ہین ایسے حال مین انتظار ہی سرخ ہوا اور زلزلہ وخسف ومسخ
وقذف کا چنانچہ بعض انمین سے اس صدی سیزدہم مین پائی گئی اسکے بعد لگاتار نشانیان
ظاہر ہونے لگین گی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی شروع تو ان علامات کا دو سو برس بعد ہجرت
سے ہو گیا ہی اب روز بروز اوسکو ترقی ہی ان نشانیون کو علامت صغری ٹھہرایا گیا ہی اور
بڑی نشانیان اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت مین جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تاقیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ مین کیا گیا ہی اسیطرح جو زمانہ خلافت
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قرب ساعت کے سمجھے گئے اونکا ذکر بھی کتاب
مذکور مین مفصل بقید سال وماہ ہو چکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
یہ فتنہ سب مصیبتون سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمین حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑین چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہے
جسمین معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچوان فتنہ واقعہ نہروان ہی جسمین علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو ساتوان فتنہ تسلط ہی بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل ہے امام حسین کا باشارۂ یزید پلید نوان فتنہ واقعۂ حرہ ہی اس
فتنے مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھہ سے حجاج کے گیارہوان
فتنہ ویران ہونا مدینۂ منورہ کا ہی بعد واقعۂ حرہ کے بارہوان فتنہ ہدم ہی کعبے کا یہ بھی
زمانۂ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ وتابعی کو قتل کیا تیرہوان فتنہ قتل ہی
زید بن علی کا چودھوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرہوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن
کے پوتے کے بیٹے تھے سولھوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی
تھے سترہوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریف کو حلال کر دیا
اٹھارہوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا مملکت اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا مین نہین بتاتے سلطنت
عباسیہ کا زوال اسی ہنگامے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دو نو رافضی ملحد
تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اوسدن سے آجتک پھر اسلام نہ پنپا انیسوان فتنہ نار حجاز
کا ہی ۶۵۴ھ چھہ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا
ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا بغداد و شیراز
وغیرہ سب انکے تصرف مین آگیا تھا اکیسوان فتنہ جلجانا ہی مسجد نبوی کا آگ لگ کر بائیسوان
فتنہ نکلنا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے منجملہ اونکے
چار عورتین ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے
یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی ہے
یہ صنعا مین ظاہر ہوا تھا دوسرا مسیلمۂ کذاب ہے یہ یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے
قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھے زمانۂ ابن الزبیر مین مختار نکلا مدعی نزول
وحی تھا متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا اسلیے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص بہبوذ نام تھا
عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت وغیب دانی کا رکھتا تھا پھر یحیی قرمطی
اور اوسکے بھائیون نے زور پکڑا شام پر غالب ہوا پھر شلمغانی نے زمانۂ راضی باللہ مین دعوی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا [۱۲] تناسخ والونمین ایک جوان نے کہا مین علی ہون میری بی بی فاطمہ ہی ایک [۱۳] دوسرے نے کہا مین جبریل ہون [۱۴] نہاوند مین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون ایک [۱۵] اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام لا تھا غا [۱۶] زاری ساحر نے بھی اسیطرحکا دعوی ظاہر کیا ایک [۱۷] عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران [۱۸] مین مذہب بابی کا نکلا الحاصل بہت عدد تو قبل اس صدی کے پورے ہو گئے مطابق کذابین دجالین کا حصر نہین جنکا ذکر اسجگہہ کیا گیا ہے انمین ہر شخص کیطرف ہزارون عوام ہو گئے مگر آخر کو کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا و سید احمد [۱۹] جونپور مین ایک شخص سید محمد نام تہا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا [۲۰] ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام ظاہر ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقۂ دہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعۂ اخبار جا بجا پہونچتی ہے ایک تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکھا ہی پہلے یہ شخص مسلمان تھا اب اسنے اپنا نام نیچر رکھا ہی مذہب طبایعین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اسکا یہ دعوی ہے کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہین ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام لانیوالا پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندہ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکار ہی موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اوسکو مد و جزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب مین بے ادبی کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی مینے اس شخص کو بزمانۂ طالب العلمی شہر دہلی مین دیکھا تھا اوسوقت نام کا مسلمان صدر امین کچہری تھا مفتی صدر الدینخان مرحوم صدر الصدور تھے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہو گئے ایک غزل اسکے حق مین لکھی اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا ابتک یاد ہے

بیش از ین نیست کہ اک تیرہ درون سے نکلی ... اس بگڑنے سے ترے ہمکو ضرر کیا پہونچا

اب جو خیال کیا گیا تو یہ شعرا اونکی کرامت ہی اسلیے کہ قبل از دعوی نیچریت جسوقت وہ مدعی
اسلام تھا اوسکو تیرہ درون کہا وہ مقولہ اب صادق آیا آسکے ہاتھ کا ایک کاغذ مینے دیکھا اوسمین
لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ اجسامی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام
انسان سکے ہی علماء محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کٹھ ملا اپنی
نادانی وحماقت سے اوسکو جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت افعال نیک سے اچھی افعال
بد سے بری ہوتی ہی انتہی بلفظہ وبقلمہ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۲ء یہ شخص زمرۂ اسلام مین ظاہر ہوا ہی
مگر ابن صیاد وقت نائب دجال کذاب ملحد ہی اسکے مذہب کا مدرسہ فی الحال علیگڈہ کول
مین ہی تواریخ یورپی وکتب فلاسفہ سے مسئلۂ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل سمجھتا ہے
تیئیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت عمر اوسکے
ساٹھ برس سے متجاوز ہی ہرچند مذہب نیچریہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لکن ہنوز اس فساد
کا رفع ہونا دائرۂ تاخیر مین پڑا ہی فرقۂ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے
ہین از انجملہ بابو نوین چندر سین بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہم سماج کے
پیشوا بنے ہین مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعۂ قواعد نیچر کرتے ہین انکے مذہب معقولی کے
مسائل ایسے ہین کہ دیسی یورپی دونواومین پہس جاتے ہین بائیس برس سے یہ پنتھ نکلا ہی زبان
انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی منڈی ہی
تیسرے منشی کنھیا لال الکہ دہاری ہین حصر اس پنتھ کا عقل شخصی پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل
یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے اتنا جاننا کافی سمجھتے ہین کہ کل مصنوع عین وجود صانع ہی ہر آدمی حسب جیسا موقع
دیکھے ویسا کرے یہی عین عبادت صانع ہی باقی سب ڈہونگ سوانگ ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر میرٹھ مین
ہی اسکو بھی تخمیناً بائیس برس نکلے ہوئے تصنیف اس مذہب کی اردو زبان مین ہی چوتھی سوامی دیانند سرستی ہین
یہ مذہب ویدانتی کو معقول صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت اطوار قدیمۂ ہنود کے ہوکر
حال کے طریقۂ پوجا پترے کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنارس مین ہی بیس برس سے

یہ دھرم نکلا ہی غرضکہ زمانۂ حدوث سید احمد خان نیچری کا اور ان جملۂ بیچز کا قریب یکدیگر ہے
اور کیون نہو کہ الکفر ملۃ واحدۃ ان فتن کے سوا اور بہت فتن ہین جو اس امت مین ہو چکے
اور ہوتے رہتے ہین کتاب اذاعہ مین اونکو گن کر بتا دیا گیا ہی جیسے فتح مدائن فتح ایلیا
زوال ملک عرب سڑک جانا پہاڑونکا اپنی جگہہ سے ہونا خسف کا مشرق مغرب جزیرۂ
عرب مین غلبہ فرنج کا ہونا وبا کا پڑنا قحط کا نکلنا آگ کا آنا سرخ آندہی کا گرنا تارون کا سنہ ۲۴۱
سنہ ۳۲۲ سنہ ۵۹۳ مین سر پر لوٹیون سکے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بار ہا یہ سب فتنے تو ہو گئے
اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے اشاعہ وحجج الکرامہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن متنزائدہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اس کا
مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہو چکا قریب تیس دجال کے نکلین گے انکو یہ زعم
ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین سید احمد نیچر نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی مراد ان دجالین سے
دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب وخلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح
دین اسلام کا بگاڑنا مٹانا چاہین گے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا آ ذ انجملہ یہ ہی کہ عالم
جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہو جاوے اوسکے پڑہنے مین کچھہ مزہ نملے
صوف پہنین دل گرگ کیطرح ہون عمل طمع ہو ڈر ذرا نہو اگر کچھہ نبنے تو کہین اب ہم اچھے کام
کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہو گے
دنیا کے حاکم روز بروز بدتر لوگ ہون تجارت بہت پہیلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین
جھوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چھپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون زنا کی کثرت
ہو یہ بلا امیرون کے گھر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اوسمین مبتلا انکے لونڈی غلام تو
چوکتے ہی نہین بلکہ ختنے کو نکاح کو بعض رئیس کسر شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے
اپنا کام نکال لے عورت گھوڑے پر چڑہے نماز کم پڑہی جاوے خصوصا امرا وہوسار اوسکا

زیادہ ضائع کرین مذہبی جھگڑے بہت ہون تعصب قومی بڑہ جاوے

ذکر تغیر ناس

آدمی ایسے ہین جیسے سو اونٹ ہون اونمین ایک بھی لائق سواری کے نہین اچھے لوگ آگے پیچھے چلے جاتے ہین جو رہے وہ جیسے بھوسی جو یا کھجور کی اللہ کو کچہ انکی پروا نہین جب اس امت کے لوگ نخرے سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرین تو اوسوقت اللہ انکے بدون کو انکے بھلون پر مسلط کردیگا قیامت نہ آویگی جب تک کہ بڑا سعادتمند دنیا مین وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گہرون کو کپڑا پہناوین جیسے کعبے کو پہناتے ہین دین پر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ مین چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روئے زمین سے نزدیک ہی کہ بلاوے ایک قوم دوسری قوم کو جیسے کھانیوالے رکابی پر بلاتے ہین یعنی امم جمع ہون مسلمانون سے لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لکن جیسے جھاگ جو سیل مین بہ آتے ہین دشمنون کے دل مین ہیبت انکی نرہیگی انکے دل مین کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت سے ہوگے فی الحال یہی حال ہے اسلام اور اعدا اسلام کا جس قوم مین خیانت نکلی اونکے دلونمین رعب آیا جس قوم مین زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول مین کمی ہونے لگی رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خونریزی ہونے لگی جس قوم نے عہدشکنی کی اونپر دشمن چڑہ دوڑا یہ سب تغیرات اس زمانے مین موجود ہین لکن کوئی اونمین غور نہین کرتا انجام کار سے نہین ڈرتا اس امت پر آخرت مین عذاب نہین لکن دنیا مین فتنے زلزلی قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر پادشاہی گزندہ ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین مین فساد پھیلا ریشمی کپڑے شرمگاہ شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہی دوسری حدیث مین یہ ہی رہیگی نبوت درمیان تمھارے جب تک خدا چاہے پھر اوٹھالیگا

اوسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت نبوت کی راہ پر جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھالیگا
پھر ہوگا ملک کاٹنے والا جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھالیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پھر اوسکو اوٹھالیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہوگئے
یہ حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے ہی اسکے مصداق اہل علم نے بتائے ہین لکن حصر کرنا اونمین
ٹھیک نہین ہوسکتا ہی کہ مراد جبریت سے اس زمانے کی سلطنت ہو اسکے بعد جو دور مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پر ہوگا واللہ اعلم اب زمانہ قیامت سے لگ بھگ ہوگیا علم چھین لیگیا
فتنے ظاہر ہوئے بخل آگیا قتل ہونے لگا وہ وقت آگیا جسکے حق مین فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ زمانہ کہ نجانے گا قاتل یہ کہ کیون مارا نہ مقتول کہ مین کیون
مارا گیا دونو جہنم مین جاوینگے قیامت کے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ایسے فتنون مین قاعد بہتر ہی قائم سے
ماشی بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت مین اپنی کمان توڑ ڈالے اوسکے تانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتھر
سے رگڑ ڈالے اسپر بھی اگر کسی شخص پر فتنہ گھس آوے تو بہر ہابیل کیطرح بنجاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گھر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہرگز کسی فتنے مین شریک نہو اللھم وفقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبووے پھر دیکھے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعا روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا کہا ہم تو مفت مین بھی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بھی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ من ابی ھریرۃ مسلم مین بجائی حجبت
حفت ہی مطلب ایک ہو اکہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کھیل تماشے مین روپیہ صرف کیا دھوم دھام

سے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنائے باغ طیار رکھے طرح طرح کے جشن کیے اللہ کا مال اپنا مال سمجھا خلاف مرضی اوسکے اوٹھایا اپنے دل کا غصہ نکالا دل کی دوستی پوری کی فسق فجور مین سب سے ناموری پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد درآمد پر خوش ہوئے ان کا انجام نار ہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل و شرب مین حلال پر صبر کیا حرام مال کی طمع نہکی مال ملا تو جگہہ پر اوٹھایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری نہوئی ہر غم و الم کو راحت سمجھا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی نہ کی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکھے نہ جی کے موافق دنیا دارون کے ہاتھ سے جو آفت آئے اوسپر صبر کیا اسلام و ایمان کو کسی حالت تنگی و فراخی مین ہاتھ سے جانے ندیا اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی ہر ہوای نفس کا انجام جہنم ہی ہر مکروہ کی عاقبت جنت ہی اللھم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ فقر کا کچھہ ڈر مجھکو تمپر نہین ہی ڈر اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو خوب ملے جیسے اگلون کو ملے تم اوسمین رغبت کرو جیسے اونھون نے کی وہ تمکو برباد کردے جیسے اونکو برباد کردیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف یرفعہ فرمایا وہ اچھا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا ملے پر اوسنے قناعت کی رواہ مسلم عن ابن عمرو و ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ و عالم او متعلم رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فضیلت ہی مال پر مال ملعون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر اچھی ہی تو یہی خدا کا ذکر و تعلیم و تعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہین یعنی اگر ذاکر و عالم ہی تو خیر ورنہ دائرۂ لعنت مین پڑا ہوا ہی لفظ ذکر و علم نے یہ فائدہ دیا کہ اصل سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بی علم کی نامعتبر ہی اسلیے عمل کیواسطے علم درکار ہوا علم وہی کتاب و سنت کا علم ہی جسکو حدیث مین ہمین بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے سامنے اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اوسمین سے ندیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل نہین ہین دنیا اوسیکو کہتے ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثریہ ہی نہ کلیہ اتفاقاً اگر کسی پیغمبر کو پادشاہ بھی کر دیا جیسے داؤد و سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھہ معارض اس حدیث کی نہین ہی اسلیے کہ سچے مسلمان دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہ ٹھہری دنیا وہ ہی کہ مال کو بیجا اپنے دل کی خواہش کے موافق خرچ کرے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نکرے آخرت کے لیے کوئی کام نکرے خدا کا ڈر نہو حدیث مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اوسنے اپنی آخرت کا نقصان کیا جس نے اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنے دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو رواہ احمد والبیہقی عن ابی موسیٰ دوسری حدیث مین ہی اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ مرفوعاً تیسری حدیث مین ہی جو کچھہ مومن صرف کرتا ہی اوسکا اجر اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین رواہ الترمذی وابن ماجہ عن خباب پادشاہون رئیسون نے ہزارون محل حاجت سے زیادہ بنا ڈالے کڑوڑون روپیے خاک پتھر مین ملا دیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا جو اس خاک مٹی مین ملایا گیا حدیث مین تو اوس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بضرورت بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بی ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا مشتبہ یا حق تلفی رعایا وغیرہ ہو کر طیار کی گئی ہی اوسکا خدا حافظ ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو وہ اوسمین اسقدر عمارت طویل عریض بنا سکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب یعنی سب صرفہ اللہ کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوسنے

اوسکو ڈہا دیا تب سلام لیا فرمایا کل بناء وبال علی صاحبہ الا مالا الا ما لا رواہ ابوداود
عن انس جب ہر بنیاد وبال ٹھہری مگر ضروری تو دیکھا چاہیے کہ ان محلات کا وزن ان حویلیونکا
بوجھ جو بنانے والون کی گردن وپیٹھ پر لادا جاویگا کسطرح اونسے اوٹھ سکتا ہی اللہ ہی خیر
کرے ہم سب کو توبہ نصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال مین برکت نہین ہوتی ہی
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث مین ہے
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین اوسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین دنیا کے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا مین
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک گھر
جسمین رہی ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کھاوے پیے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی جو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑھتا ہی چھپی طاعت وعبادت خدا کی کرتا ہی لوگونمین مشہور نہین ہے
کوئی اوسکی طرف اونگلی نہین اوٹھاتا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی وہ اوسپر صابر ہی اوسکو
جلدی موت آگئی اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی وابن
ماجۃ عن ابی امامۃ فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہوگئی رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ایک شخص نے ڈکار لی فرمایا ذرا اس ڈکار کو کم کرو
بڑا بھوکا قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھر کے کھاتا ہی رواہ فی شرح السنۃ
عن ابن عمر وروی الترمذی نحوہ فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی اس امت کا فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے اولاد مان باپ کی

دشمن ہوجاتی ہی اپنے بگانے بنجاتے ہین بہائی بند خون سے پیاسے ہوجاتے ہین اسکے لیے
ایمان فروشی آسان ہوجاتی ہی خون کرنا زہر دینا جادو کراتا سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
بچاوے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دنیا دیتا ہی باوجود اوسکی معصیتون کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پہر یہ آیت پڑہی فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا
علیہم ابواب کل شئ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون
رواہ احمد عن عقبۃ بن عامر آدمی جب دیکھے کہ مجکو مال ملتا رہتا ہی مین گناہ کئے جاتا ہون
تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کا دہوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پہر جان چہوڑانا مشکل ہوگا اللہم
احفظنا فرمایا تمھارے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوسکے پار وہی ہوگا جو ہلکا پھلکا ہی رواہ
البیھقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی یہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہی وہ جلدی پار ہوجاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے ؏ تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری +
سبکروحان چو بوئی گل فرو بستند محملہا + فرمایا مجکو یہ وحی نہین آئی ہی کہ مین مال جمع کرون
سوداگرون مین شامل ہون مجکو تو یہ سندیسا آیا ہی کہ حمد خدا کی تسبیح پڑہون سجدہ
کرنیوالون مین ہون مرتے دم تک خدا ہی کو پوجون رواہ فی شرح السنۃ عن جبیر بن
نفیر مرسلا و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہون کو عورتیں
جال ہین شیطانون کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کے پیچھے ڈالو عورتون کو جسطرح پیچھے
پھینکا انکو خدا نے رواہ رزین عن حذیفۃ یعنی ذکر و حکم و مرتبے مین انکو مردون پر مقدم
نکرو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی آخرت چلے والی آنیوالی ہی ہر ایک کی اولاد ہی تمسے ہوسکے تو
دنیا کی اولاد نہ ہو آج تم عمل کے گہر مین ہو کچھ حساب نہین کل آخرت کے گھر مین ہوگے وہان
عمل نہین رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونو اوسمین سے کھاتے ہین آخرت ایک سچی مدت ہی اوسمین بادشاہ قدرت والا اپنا
حکم جاری کریگا سن لو ساری بھلائی بہشت مین ہی ساری برائی دوزخ مین ہی رواہ

الشافعي عن عمرو آدمی جب مرتاہی فرشتے کہتے ہین اسنے آگے کیا بھیجا آدمی کہتے ہین یہ
کیا چھوڑ مرا رواہ البیہقی عن ابی ھریرۃ فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے بادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق سب گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین رنگ سلطنت کا
بدلتا رہا آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین محتاج امیر ہو جاتے ہین
امیر مفلس بنجاتے ہین عالمونمین جاہل پیدا ہوتے ہین جاہلونمین عالم نکلتے ہین ایکدو بات ہو تو
کوئی کچھ کہے سنے جہان لاکھون تغیر ایکدم مین ہون وہانکی بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی معہذا
بنی آدم کے دلپر وہ پردہ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدا نے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دل سے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک اونکا بس ہی اپنا دین نچھوڑین بے بسی کا کام
کہ حاکم مارے رونے ندے اور بات ہی سو اوس بے بسی مین امید عفو ہی الحسب مین تباہی ہے
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش وعشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش نکرین لیکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین محفلین ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر مرغزار ہی ان مزونمین
ایسے چکنا چور رہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر ہین گو مونہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو پھر یہ بے پروائی کیسی

اب تو ساٹھہ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہین ہوتی ہی اوسمین سے آدھی عمر تو رات کے سونیمین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین شباب فسق فجور شراب کباب کے مزمین کٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نہ کی باقی جو ذراسی عمر رہی جسکا نام بڑہاپا ہی کسیکو جلد کسیکو دیر مین آگھیرتا ہی سو اکثر لوگون کو اوسوقت بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی وہی بیہوشی اگلی چلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کا ذب ہے خصوصًا امرا و رؤسا و ملوک و سلاطین کو پس جب یہ وقت بھی ہاتھہ سے نکل گیا تو پھر وہان آخرت مین بجز ہاتھہ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا ؏

ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد فیضے ✦ مگر ز دست تو کارے دگر نمے آید ✦

اللهم ارحمنا واعف عنا

فائدہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹے پیدا کرنے کے لیے نوکر چاکر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغابازی کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی دین کے لیے کچہہ بھی محنت کوئی نہین کرتا اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑہتے روزہ بھی نہین رکھتے جو پڑہتے رکھتے ہین وہ کبائر سے نہین بچتے کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان پر نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز مفت مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ غافل تو ملتی ہی نہین وہ باقی کسطرح ہاتھہ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑائی ہی آور سکے لیے تو کسی سے بھی نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکھہ سے دیکھہ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے بادشاہ اس دنیا مین ہوے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے ؏

ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز ✦ مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

کسی نے چھہ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کسی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھہ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نرہا کسی گھر مین سو پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ
سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ مثلا
نہین جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ
قائم نہین رہتے پھر خواہ اوس قوم کے دوسرے گھر مین جاوے یا کسی غیر قوم کے گھر مین
آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب ناآشناؤن سے بڑھکر ہی

دولت دنیا کہ تمنا کنند　　　باکہ وفا کرد کہ باما کند

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستون ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل
چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے دیدہ و دانستہ اسکو ترک کردیا خدا نے اپنے دوستون کو اسکی
آلودگی سے بچایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس
ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوس حکومت امید ترقی دولت
ہر دم اونکے دل کو تہ و بالا کرتی ہی وہ اسکو کچھ منافی اسلام نہین سمجھتے ...... ع

دنیا داری و عاقبت می طلبی　　　این ناز بخانۂ پدر باید کرد

آدمی چار قسم کے ہین اول ایک وہ جو دین دنیا دونو مین اچھے ہین ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین
ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الاخرۃ لمن
الصالحین ملت اسلام درحقیقت ملت ابراہام ہی اسلیے ہمکو سکھایا ہی کہ ہم بھی یہی دعا اپنے
لیے کیا کرین جناب حدیث مین یہ عرض کرتے رہین ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول عقیدۂ اسلام درست ہو پھر عمل صواب ہو
رزق بقدر کفایت ملے گناہ کبیرہ سے بچا رہے زمانے مین کسیقدر عزت وآبرو سے بسر ہو
شرف نسب وحسب کے ساتھ شرف علم وفضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام
سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے
بہشت مین رفاقت انبیا و اولیا و صلحا کی نصیب ہو دوسرے وہ جو دین دنیا دونو مین خراب

ہین جیسے اکثر بد دین فقیر دنیا مین تو محتاج سائل گدا خوار ذلیل رسوا پڑے پھرتے ہین آخرت
مین کفر و بد دینی کے سبب سے دوزخ کا ایندھن ہونگے یہ لاکھون کروڑون آدمی جو جنگل
گانون بندر وغیرہ مین بستے ہین مذہب انکا کفر ہی رات دن مشقت مین گرفتار رہین مشکل سے
روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین ہمیشہ باج گذار سلاطین ہین انکو اسی قسم مین سمجھو خسر الدنیا والآخرۃ
ذلک هو الخسران المبین تیسرے وہ جو دنیا مین اچھے آخرت مین برے ہین اس قسم کے
مصداق اکثر یہی ملوک و سلاطین و امراء و رؤسا و والیان ملک ہین یہان تو دولت حکومت
کے سبب سے دنیا انکی درست رہی دل کی سب خواہشین پوری ہوئین جو چاہا سو کیا کسی پر ظلم
ہوا کسی کا حق ضائع ہوا جان و مال کو خدا کی خلاف مرضی کامون مین صرف کیا رات دن کھیل تماشے
جلسے جشن محفل مجلس عیش آرام مین بسر ہوا لذت آخرت کو ادھار دنیا کے مزے کو نقد سمجھ کر
باقی چھوڑ کر فانی پر قناعت کی وہان انکا حصہ کچھ بھی نہین ہی ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته
منها وماله فی الآخرة من نصیب چوتھے وہ ہین جنکے پاس دنیا نہین مگر اونھون نے اپنی آخرت کا
سودا خوب کر لیا ہی جیسے اولیا صلحا و علما اس امت کے جنکو کبھی آسودگی کی راحت کی اونھون نے
شکل نہ دیکھی اپنے ہاتھ پانون کی محنت سے رزق حلال بقدر سد رمق پیدا کیا اللہ سے ہر حال مین
خوش رہے دنیا نے انکو کبھی اپنے جال مین نہ پھانسا انھون نے دنیا کے لیے کبھی کوئی محنت
مشقت زائد نہ کی ملا تو شاکر نملا تو صابر ہین اس قسم کے لوگ آخرت مین سب سے بہتر رہینگے
انکا مرتبہ اون اغنیا سے بھی بہتر ہوگا جنکی مغفرت خدا کو منظور ہو گی انا اخلصناهم بخالصة
ذکری الدار اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہی اللهم احینی مسکینا و
امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین اللہ تعالی منعم عادل حکیم دانا ہی اوسکا
انصاف کب مقتضی اس امر کا ہوگا کہ جو دنیا مین آسودہ رہے وہ وہان بھی برابر اونکے ہون
جو دنیا مین آسودہ نہ تھے یا جو دنیا مین محتاج مظلوم تھے وہ آخرت مین بھی فقیر و مظلوم رہین
انکے ظالم وہان بھی چین کرین یہ بچارے وہان بھی خدا کی نعمت سے محروم ہین یہ کام حکمت

باہرہی عدل سے علحدہ ہی اگرچہ خدا پر کوئی چیز واجب نہین جو چاہے سو کرے مگر اوسنے اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دنیا تو خواب ہی آنکھہ کھلی کچھہ تھا
زندگی سراب ہی آنکھہ بند ہوئی سب کچھہ نظر آنے لگا وبدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون
اللہ آخرت کو درست رکھے جہان ابد تک ہمین رہنا بسنا ہی اللھم یسر ولا تعسر پہر جو لوگ
آخرت مین اچھے رہین گے بہشت مین جگہہ پاوینگے اونکی بھی بہت قسمین ہین کوئی سابقین ہین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہداء کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر جسطرح
قرآن پاک مین آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس مین لکہا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم مین جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلفہ ہین کوئی اول طبقے مین ہوگا یہ سبسے زیادہ ہلکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے دوزخ مین رکھین گے سب سے بدتر وہ ہوگا جو نیچے
کے طبقے مین رہے گا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہین ان دونو کو فنا نہین موت کو اوسدن
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کرکے حکم خلود کا سنا دینگے سب جھگڑا چک جاویگا
ع نصیۃ المدۃ الطولی قد انفصلت + فتوے پر چلنا ادنی مرتبہ اسلام کا ہی سو وہ بھی
اس زمانے مین پایا نہین جاتا حتی کہ جماعت غربا مین بھی امرا کا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہی کہ وہ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہین خدا کے نوع انسان سے جدا ہین سے بیا در مجلس رندان کہ بینی
عالم دیگر + بہشت دیگر وابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کمیاب ہوگئے
ہین جیسے کیمیا عنقا یہ حصہ خدا نے گویا اس امت کے سلف صالح ہی کے لیے رکھا تھا اگلو نمین تو
لاکھون متقی گذرے پچھلو نمین بھی تا اواسط تیرہوین صدی ہزارون مین سو پچاس پائے گئے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر فتوے پر بھی کوئی نہین چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر وقت
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل تہا اس سے بڑھ کر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہوگئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر عین معروف سمجھا جاتا ہی فسق وفجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی ذلت وخواری ہی جو دین پر قائم ہوا وہ متعصب کہلاتا ہی

جو صلح کل بنا وہ بڑا لائق ٹھہرتا ہی دنیا زبان کے ذریعے سے ملتی ہی بیحیائی سے رزق ہاتھہ
لگتا ہی جھوٹ بولنے سے قدر بڑھتی ہی سچ بولنے سے آبرو جاتی ہی متقی ہونے سے بیوقوفی ثابت
ہوتی ہی دوست وہی ہی جو سب فسق و فجور مین شریک حال ہو دشمن وہ ہی جو ان کامون سے
الگ رہے یا منع کرے اس تاریکی و باریکی وقت کا حال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے معہذا جو
سعادتمند ازلی ہین وہ اس زمانے پر آشوب مین بھی کچھہ ہی ہو خداوند عالم کو نہین بھولتے
اوسی پر بھروسا رکھتے ہین وہی اونکا ہر حال مین مددگار رہی ؎

کارساز ما بفکر کار ما ✦ فکر ما در کار ما آزار ما ✦

اللهم وفقنا

اجمال مقال

تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا رہا پھر بنی امیہ کی حکومت تا آخر سنہ ۱۳۲ رہی پھر عباسیہ کا
عہد آیا انکی خلافت پانسو چوبیس برس تک رہی بنی امیہ مین چودہ پادشاہ ہوئے عباسیہ
مین سینتیس خلیفہ ہوئے سنہ ۶۵۶ مین زمانہ انکا ختم ہوگیا ہلاکو سنہ ۶۶۳ مین ہلاک ہوا صفاریہ
مین تین پادشاہ فارس ہوئے کچھہ کم چونتیس برس انکی [illegible] سنہ ۲۹۰ مین تمام ہوگئے
آل سامان مین نو پادشاہ ہوئے ایکسو دو برس چھہ مہینے [illegible] حکومت کی سلاطین غزنویہ
پانچ ہوئے چونسٹھہ برس حکمرانی کی سنہ ۴۳۰ مین تمام ہوگئے دیالمہ جنکو آل بویہ بھی کہتے ہین انمین
سترہ پادشاہ ہوئے سنہ ۳۲۱ سے تا سنہ ۴۴۸ ایکسو ستائیس برس حکومت کی سلجوقیہ تین طبقے ہین
ایران مین چودہ نفر نے ایکسو اکسٹھہ سال حکومت کی سنہ ۴۲۹ سے تا سنہ ۵۹۰ دوسرے طبقے نے روم
مین حکمرانی کی انمین بھی چودہ پادشاہ ہوئے سنہ ۴۸۰ سے سنہ ۷۰۰ تک دو سو بیس برس حاکم رہے
تیسرے طبقے نے کرمان مین قدم جمایا یہ نو نفر تھے سنہ ۴۳۳ سے سنہ ۵۸۳ تک ڈیڑہ سو برس حاکم رہے
اسمعیلیہ دو فرقے ہین ایک مغرب والے انمین چودہ نفر حاکم رہے سنہ ۲۹۶ سے سنہ ۵۵۶ تک
دو سو ساٹھہ برس حکومت کی فرقہ دوم نے ایران لیلیا یہ آٹھہ نفر تھے ایکسو ستر برس حکمرانی

کی آل عبدالمومن نے جو تیرہ نفر تھی ۵۲۴ھ سے ۶۶۸ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس
ہوئے ملوک قراخطا جو کرمان کے سلطان تھے نو نفر ہین ۶۲۱ھ سے ۷۰۶ھ تک چھیاسے
برس حاکم رہے مغل حاکم ایران چودہ نفر ہین ۶۹۹ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی
ایکسو سینتیس سال سلاطین ایلکانیہ چار ہوئے ۷۳۶ھ سے ۸۱۳ھ تک چھتر برس فرمانروائی
کی جوپانیہ مین دو ہی پادشاہ ہوئے ۷۳۸ھ سے ۷۵۸ھ تک بیس برس حاکم رہے بارہ نفر سربدار
پینتیس برس حاکم رہے سلاطین آق قوینلو مین ۹ نفر نے بیالیس سال انکا حکومت کا بجایا ہند مین ابتدا
اسلام کے ۱۳ سنہ ہجری سے ہی اول مغیرہ نے عہد عمر بن خطاب مین سند کو فتح کیا پھر ۴۴ھ مین
مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان کو لے لیا ۴۴ھ مین بعہد عبدالملک عبدالرحمن بن محمد نے
کابل کو فتح کیا ۹۳ھ مین محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج مین بعض بلاد پر فتح پائی ۱۰۷ھ مین
بزمانہ ہشام بن عبدالملک عبداللہ قشیری نے خراسان وغورجستان ونیمروز کو چھین لیا پھر
خلفاء عباسیہ کے عہد مین ہمیشہ آمد و شد مجاہدان اسلام جاری رہی ایک جماعت نے اولاد
تمیم انصاری سے حکومت ان بلاد کی پھر حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا زور رہا
پھر امیر تیمور نے سر اوٹھایا ۳۷۱ھ مین ناصرالدین سبکتگین نے خوب فتح کی مساجد بنائے راجہ
جی پال کو بھگا دیا اپنے نام کا سکہ وخطبہ جاری کیا ۵۸۹ھ مین کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا
۶۰۰ھ مین خلجیہ نے بنگالہ لیلیا ۶۹۶ھ مین ملک گجرات ہاتھ آیا ۷۱۲ھ مین سارا ہند چھین لیا گیا
۷۹۶ھ مین جونپور دار الامارۃ ٹھہرا ۸۰۱ھ مین تیمور نے دہلی وغیرہ خالی کرالی ۹۳۲ھ مین بابر شاہ نے
اپنا قبضہ کر لیا اوس دن سے سلطنت ہند خاندان تیموریہ مین رہے ۱۲۵۳ھ مین بہادر شاہ
دہلی مین عبدالمجید خان روم مین ملکہ وکٹوریہ لندن مین تخت نشین ہوئے ۱۲۷۳ ہجری مین
بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہان جا کر مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی
ابتدا عثمان خان سے ہوئی ۷۲۶ھ مین جب سے ابتک قائم ہی سلطان عبدالحمید خان جواب
والی روم ہین سلطان سی و سوم ہین نسب انکا عیص بن اسحق علیہ السلام تک پہونچایا گیا ہی

بعض انکو اولاد چنگیز خان سے مثل سلاطین تیموریہ ہند کے بتاتے ہین واللہ اعلم یہ گوشوارہ
ہوا سلطنت اسلام کا زمانہ نبوت سے ابتک ہند مین جو کسیقدر ریاستین اب باقی ہین وہ سب
محکوم دولت انگلشیہ ہین ہر روز اختیارات ان ریاستون کے کم ہوتے جاتے ہین ان مین
اکثر رئیس تو ہندو ہین مسلمان تھوڑے جو مسلمان ہین وہ عیش وعشرت مین غرقاب ہین جو
ہندو ہین وہ بھی امور ریاست داری مین عاجز ہین غالب رؤسا بے علم جاہل ہین انکو
نہ دین کی عقل ہی نہ دنیا کی حدیث مین آیا ہی قیامت کے قرب مین لکع بن لکع رئیس ہونگے
یعنے حکومت ایسے لوگون کی ہاتھ مین آویگی جو پشتہاپشت کے بیوقوف چلی آتے ہین
اگلے سلاطین بنی امیہ و بنی عباس غالباً خود بھی اہل علم تھے اہل علم کے قدر شناس تھے پھر جب
طوائف الملوک ہوگیا خلافت جاتی رہی سلطنت وامارت رہ گئی تو اوسوقت بھی سلاطین و
امراء تابع حکم و رای اہل علم کے تھے ملک کی عمدہ خدمات سوا علماء کے دوسرون کو ندیتے فوج
و پولس کا کام جاہلون کے سپرد کرتے اب وہ وقت آیا ہی کہ نہ حاکم قدردان علماء ہین نہ محکوم
اہل علم جاہل سے جاہل کو عمدہ خدمت سپرد ہوتی ہی خوشامد کو خیرخواہی سمجھتے ہین دوست کو
دشمن جانتے ہین جو انکا ہمصفیر ہی انکے ہر کام مین شریک ہی وہ اچھا ہی جو انکی مجلس و خیال سے
علحدہ ہی وہ برا ہی یہی امور سبب ہین ادبار اہل اسلام اور آنے قیامت کے اگر ہر زمانہ مین
اصلاح حال و قال بڑے لوگ اچھی چال چلین تو پھر قیامت جلد آنے کی کیا ضرورت ہی یفعل
اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید

فائدہ

عہد اسلام مین ایک تو زمانہ خلافت راشدہ کا تھا خلفاء افاضل امت تھے علم و عمل مین پھر
زمانہ ملوک بنی امیہ کا ہوا انکو بھی کسیقدر علم ضروری حاصل تھا پھر خلافت عباسیہ ہوئی یہ
سب خلفاء نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن علماء تھے مگر انمین کسی نے تالیف تصنیف نہین کی
فقط معتز باللہ کا ایک دیوان شعر ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے لیکر

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفاء و ملوک اسلام محدث تھے علماء وقت جسطرح انکو روایت
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے آشنا وان ازمنہ مین جو ملوک و امراء
ممالک اسلامیہ پر متغلب و متصرف ہو گئے وہ غالباً اہل علم نہ تھے سلطنت تیموریہ دولت عثمانیہ
مین فقط حرف شناس عربی یا زباندان فارسی ترکی ہوئے یمن مین حکومت سادات حسنیہ کی
ابتدا سے تا آخر صدی سیزدہم برابر ہوتی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام کہلاتے تھے انمین
سب ائمہ مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام ملک تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انمین
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اعلی درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انمین کوئی ایسا
نہین ہوا جسکی تالیف و تصنیف تعدد ہر علم مین علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود نہو اسکی شہادت
کے لیے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ صنعاء مین وافی ہین سے نہ اوٹھا فرقہ زیاد سے
کامل کوئی + کچھ ہوئے بھی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے + سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کا
جسطرح کمال مرتبہ صحت مین ہی اسیطرح علم بھی انکا مسلسل و متواتر ہی لکن غالباً یہ زیدی مذہب
تھے زیدیہ فروع مین حنفی اصول مین معتزلی ہین اہل سنت جماعت انکی تکفیر نہین کرتے جسطرح حنفیہ کی تکفیر نہین
کرتے ہان انکو مبتدع جانتے ہین انمین سب صحابہ ممنوع ہی انمین بعض ایسے امام بھی ہوئے جو پکے سنی تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر انھون نے رد مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر صدی سیزدہم
مین با تقدیر اتراک روم کے زائل ہو گئے صنعاء مین علم و دولت سے بے چراغ رہ گیا حسینیہ مین
سرے سے کبھی دولت نہین آئی بنی طباطبا کی نسل مین جو ایکدو پشت تک قدر قلیل حکومت
رہی یا ادریسی مین سو وہ مثل چھوٹی ریاستون کے تھی وہ بھی بہت نچلی جلد منقرض ہو گئے
شرفاء مکہ معظمہ بھی حسنی ہین انمین ابتک شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر تحت
حکم اتراک ہین سلطان روم کے یہان سے یہ منصب انکو ملتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہین ہی انمین علم کم رہا امام مہدی محمد بن عبد اللہ موعود بھی حسنی ہونگے یمن کے
نسبت جاہل لوگون کا یہ خیال ہی کہ وہان جتنے اہل علم تھے یا اب ہین وہ سب زیدی ہین

اس خیال باطل کے جواب مین یہ عبارت علامۂ شوکانی کافی ہی جو خود انھون نے بدر طالع
مین بذیل ترجمۂ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر صاحب عواصم لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی لاریب
ان علماء الطوائف لایکثرون العنایۃ باھل ھذہ الدیار لاعتقادھم فی الزیدیۃ مالا
مقتضی لہ الا مجرد التقلید لمن لم یطلع علی الاحوال فان فی دیار الزیدیۃ من ائمۃ
الکتاب والسنۃ عددا یجاوز الوصف یتقیدون بالعمل بنصوص الادلۃ ویعتمدون
علی ما صح فی الامھات الستۃ الحدیثیۃ وما یلتحق بھا من دواوین الاسلام المشتملۃ
علی سنۃ سید الانام ولا یرفعون الی التقلید راسا ولا یشوبون دینھم بشئ من
البدع التی لا یخلو اھل مذھب من المذاھب من شئ منھا بل ھم علی نمط السلف الصالح
فی العمل بما یدل علیہ کتاب اللہ وما صح من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع کثرۃ اشتغالھم بالعلوم التی ھی الات علم الکتاب والسنۃ من نحو وصرف ومعانی
وبیان واصول ولغۃ وعدم اخلالھم بما عدی ذلک من العلوم العقلیۃ ولو لم
یکن من المزیۃ الا التقید بنصوص الکتاب والسنۃ وطرح التقلید فان ھذہ خصیصۃ
خص اللہ بھا اھل ھذہ الدیار فی ھذہ الازمنۃ الاخیرۃ ولا توجد فی غیرھم الا نادرا
ولا ریب ان فی سائر الدیار لاسیما المصریۃ والشامیۃ من العلماء الکبار من لا یبلغ
غالب اھل دیارنا ھذہ الی رتبتہ ولکنھم لا یفارقون التقلید الذی ھو دأب من لا
یعقل حجج اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن لم یفارق التقلید لم یکن لعلمہ
کثیر فائدۃ وان وجد منھم من یعمل بالادلۃ ویدع التعویل علی التقلید فھو القلیل النادر
کشیخ الاسلام ابن تیمیۃ وامثالہ الی آخر ما قال حاصل عبارت یہ ہی کہ اکثر علما دیار اہل یمن
کو زیدیہ خیال کرتے ہین یہ خیال اونکا تقلیدی ہی نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ
انھین دیار زیدیہ مین ائمۂ کتاب وسنت بے گنتی ہین جو نصوص ادلہ وصحاح ستہ وغیرہ
کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہین تقلید کیطرف آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتے اپنے دین مین کسی

طرح کی بدعت جس سے کوئی اہل مذہب خالی نہین ہی نہین ملاتے بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب و سنت پر عمل کرتے ہین علوم آلیہ مین مشغول رہتے ہین انکو اوسکی
مزیت ہوتی مگر یہی تقیید ساتھہ نصوص کتاب و سنت و طرح تقلید کے تو یہی مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اس زمانۂ اخیر مین یہان کے لوگون کو اوسکے ساتھہ خاص
فرمایا ہی انکے غیر مین ہرگز یہ مزیت نہین مگر نادر و شاذ سارے دیار مصریہ و شامیہ مین بڑے
بڑے عالم ہین مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے مین نہین پہونچتے ہین نہ تقلید کو چھوڑتے
ہین جسنے تقلید کو نچھوڑا اوسکے علم کا کچھہ بہت فائدہ نہین دلیل پر عمل کرنیوالے بہت تھوڑے
ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے امثال انتہی اگرچہ علماء کتاب و سنت نے جو یمن
مین جلوہ گر ہوئے رد زیدیہ لکھا ہی لکن جیسا رد شوکانی رحمہ نے انکے اصول و فروع کا کیا
دوسرے نے کم کیا مستقل رد کے سوا نیل الاوطار مین جا بجا نقل مذہب زیدیہ کرکے خوب
خوب تعقب کیا ہی سید عبد الوہاب بن محمد بن شاکر موصلی جب سنہ ١٢٣٤ مین صنعا کو آئے
تو شوکانی رحمہ نے انسے طریقۂ نقشبندیہ کا ذکر و شغل سیکھا صوفیۂ صافیہ مین یہی خانوادہ
اتباع سنت مین ضرب المثل ہی ترجمۂ محمد کردی مین شوکانی رحمہ نے لکھا ہی یہ بغداد سے
صنعا مین طلب علم کے لیے آئے کردی الاصل ہین کردیہا اور بغداد ہی انسے معلوم ہوا
کہ بغداد و بلاد حوالی بغداد مین اکثر لوگ روافض امامیہ ہوگئے ہین یہی حال غالب بلاد خراسان
کا ہی علماء اصفہان علم معقول مین زیادہ اشتغال رکھتے ہین انمین رافضی بہت ہین انسے
اور اہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہین یہ شخص اوائل سنہ ١٢٣١
مین آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالۂ مناظرۂ یوسف آداب بحث مین مجھسے انھون نے
پڑھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار مین بذیل باب ماجاء فی توبۃ القاتل والتشدید
فی القتل زیر حدیث تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ لکھا ہی کہ لیس ہذا مناصبۃ لغرض بالتثالب
علی بعض الصحابۃ فانا کما علم اللہ من اشد الساعین فی سد ھذا الباب والمتنفرین

للخاص والعام عن الدخول فيه حتى كتبنا في ذلك رسائل وفعنا بسببها مع المتظهرين بالرفض والمحبين له بدون تظهر في امور يطول شرحها حتى رمينا تارة بالنصب وتارة بالانحراف عن مذاهب اهل البيت وتارة بالعداوة بالشيعة وجاءتنا الرسائل المشتملة على العتاب من كثير من الاصحاب والسباب من جماعة من غير ذوي الالباب ومن رأى ما لاهل عصرنا من عداوة من سلك مسلك الانصاف واثر نص الدليل على مذاهب الاسلاف وقف على بعض اخلاق القوم واقول ع

انی بلیت باهل الجهل فی زمن قاموا به ورجال العلم قد قعدوا

انتہی حاصلہ اس عبارت سے ظاہر ہی کہ شوکانی رح اہل عصر سے اس بات کے شاکی ہین کہ انہون نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذاہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی مشرب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی عدو شیعہ ٹھہرایا سو اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی براءت کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج و زیدیت سے درکار رہی زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ سمجھے ہوئے ہین حالانکہ وہ فقہ مین حنفی ہین اونکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف علحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہی کافی ہی جو شخص سوا دلیل کتاب وسنت کے کسی مذہب کا مقلد نہو اوسپر تہمت تقلید مذہب کی کوئی مذہب کیون نہو لگانا درحقیقت اپنے جہل کا اقرار کرنا ہی اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہی کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لا مذہب یا وہابیہ رکھا ہی یہ اگر زیدی ہوتے تو بدر طالع مین کبھی یہ نہ لکھتے کہ نسخہ رسائل توحید اہل نجد کو موافق کتاب وسنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت بڑا غصہ اہل نجد پر اسی بات کا ہی کہ یہ لوگ مدعی توحید واتباع سنت ہین کسی مذہب کے مقلد نہین سنی خالص محمدی صرف مقتدی محض متبع بحت قرآن وحدیث کے ہین ع

چہ لشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطاست سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

یہ بات اہل اتباع کو پہونچتی ہی کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہین اسلیے کہ ربانت ان دونو کی

ایک ہی ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ رمتني بدائها وانسلت سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رح نے
رسالۂ السهام الصائب للقول الكاذب مین بجواب ایک زیدی المذہب کے یہ لکھا ہی کہ
صنعا مین بحمدہ تعالی کوئی رافضی ناصبی نہین ہی ناصبی وہ ہی جو بغض علی بن ابیطالب کو اپنا
دین ٹھہراتا ہی فی القاموس الناصبي من يتدين ببغض علي اي يجعل بغضه دينا و
مثله في غيره من كتب اللغة والمقالات ولا اعلم ولله الحمد ان في صنعاء من هو بهذه الصفة
وفي القاموس ايضا الروافض فرقة من الشيعة بايعوا زيد بن علي ثم قالوا له تبرأ من الشيخين
فابى وقال كانا وزيري جدي فتركوه ورفضوه وارفضوا عنه انتهى پھر معترض نے تیسیر الوصول
دیبع کے پڑھنے پر جو اعتراض کیا تھا اوسکے جواب مین یہ لکھا ہی کہ هذا اجهل بالتيسير وعدم
فرق بين النقير والقطمير بل كانه اي المعترض لا يعرف بين البعرة والبعير فالتيسير
كتاب فيه متون الاحاديث التي في الامهات الست وهذه الكتب عمدة اهل
الاسلام وجميع الطوائف من الانام الى قوله وبالجملة فما حين من الاحيان ولا زمن
من الازمان الا وعلوم الحديث تقرء في ديارنا هذه وهي غضة طرية لا ينكر ذلك
منكر ولا يستنكره مستنكر ولا يجيز الرسائل على من قرأه بالانكار ولا يهجن على من يشتغل
بعلم الحديث وبالآثار الا من لا حظ له في علم السنة والقرآن ولا حصة له بارقة
من علم ولا عرفان ومن لا حصة له من ميراث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم فان
علم الكتاب والسنة ميراثه كما قال بعض علماء الآل

العلم ميراث النبي كذا اتى — في النص والعلماء هم وراثه
ما خلف المختار غير حديثه — فينا فذاك متاعه واثاثه
فلنا الحديث وراثة نبوية — ولكل محدث بدعة احداثه

یہ عبارت بآواز بلند پکارتی ہی کہ سوا علم سنت کے سارے علوم بدعت ہین مذہب رفض ہو
یا مشرب نصب یا زیدیت یا حنفیت یا اور کچھ یہ اشعار حافظ محمد بن ابراہیم وزیر کے ہین جو

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی تھے اسکے بعد سید صاحب نے لکھا ہی اقول علم الحدیث علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الذي خرج من بين شفتيه وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى پھر ایک بحث بیان زیدیہ مین لکھی اور مین لکھا ہی کہ یہ لقب منسوب ہی طرف زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے انھین کے زمانے سے یہ لفظ نکلا ہے پہلے مشہور نتھا سو جو کوئی دیانت خالصہ مسائل آلہیہ حکمت نبویہ اعتراف وعد و وعید مین ان اصول کا مقر ہی وہی زیدی ہی رہے مسائل اجتہادیہ و مضطربات نظریہ سو انکو کچھ حظ اس لقب مین نہین ہی زیدیہ انمین مخالف زید ہین اگرچہ زیدیہ کہلاتے ہین اسکے بعد رسالہ وادعة المعتدين عن سب اصحاب سيد المرسلين کا ذکر کیا ہی فقط اس سے صاف ثابت ہی کہ یہ بھی مثل حافظ ابن وزیر کے راد بدع زیدیہ تھے جسطرح انکے بعد شوکانی راد اصول و فروع زیدیہ ہوئے زیدیہ پر رد بعینہ رد ہی حنفیہ پر اسلیے کہ تفریعات فقہیہ مین یہ دونو ایک ہی طریقہ پر ہین الا ماشاء اللہ تعالی حنفیہ ہند جنکو خبر زیدیت امام اعظم کی نہین ہی اپنے خیال مین زیدیہ کو رافضی سمجھکر اور متبعین سنت مقتدی محدثین پر بسبب کسی تہمت تشیع لگاتے ہین حالانکہ زیدیہ مین ہیچ تفضیل کے اور کچھ نہین سو ابو حنیفہ رح بھی علی مرتضی کو عثمان پر تفضیل دیتے تھے اصول مین زیدیہ اگرچہ معتزلہ ہین لیکن بعض مذاہب مین نہ سارے اصول مین جسطرح حنفیہ بعض مسائل مین مرجی ہین نہ تمام اصول مین حافظ محمد بن وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد بن علی شوکانی نہ حنفی ہین نہ زیدی متبع دلیل ہین جس کسی کا قول یا اجتہاد یا مذہب خلاف نص و دلیل ہوتا ہی اوسپر رد کرتے ہین الحمد للہ اگر یہ حضرات زیدی حنفی ہوتے تو پھر رد زیدیہ وغیرہ پر جو منجملہ طوائف متاخرہ زیدیہ ہین کیون کرتے لیکن

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر

تنبیہ

زید امام حسین رض کے پوتے امام زین العابدین کے بیٹے ہین نسب مین سید حسب مین عالم تھے کسی نے

اونکو تہمت فساد عقیدے کی نہین لگائی نہ مرجئہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ خارجی ٹھہرایا نہ شیعہ بتایا
نہ کسیطرح یہ تہمت انپر لگ سکتی ہی اسلیے کہ وہی واسطے انمین اور علی مرتضی مین ہین اوس وقت
تک کسی بدعت کا حدوث راے ہو یا ہوی یا تقلید ایمۂ اہل بیت وصحابۂ نبوت مین نہوا تھا
بقول شخصی ع آپ امام امام کے باپ امام کے پوت امام کے بھتیا ✦ امام ابوحنیفہ انکے معاصر
ومناصر تھے اسلیے بعض مورخین واہل علم نے ابوحنیفہؒ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت نعمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تمام ہی نہ باعث منقصت واتہام متاخرین زیدیہ سب صحابہ
جائز رکھتے ہین تارک عمل بکتاب وسنت ہین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن وقادح ہین خلف
وسلف محدثین پر ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ پس درحقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ دراصل
حنفی سچے حنفی پکے زیدی وہی ہین جو طریقۂ ابوحنیفہ و زید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ واصحابی کا ہی جو علامت فرقۂ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان اُس
اسلام اُسکا احسان قرآن وحدیث ٹھہرا پھر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کہے کہ
ہم سُنّی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ اس لقب وعرف سے سُنّی ہو سکتا ہی
معیار ہر لقب ونسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا ورسول ﷺ کے جو کوئی موافق حدیث
وقرآن کے ہی عقیدہ وعمل مین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت زیدیت
لگائے یا افترا وہابیت کرے جو عامل بکتاب وسنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی بنے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھی بی شبہہ مبتدع ہی فحول ایمہ تو خود تکفیر
روافض وشیعہ ونواصب وخوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے مین الخ بر سر
مطلب سید صاحب نے سہم صائب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی وانا اقول اودیلا صاحب
ھذہ المقالۃ بخصوصہ فانہ لا یفہم ما یقال ولا یراقب ربہ ذا الجلال بل اخاطبہ
ان کان اھلا للخطاب وکل من خاض في عرضي ورماني بامر ليس بوصفي وسمع اقوالی
وقال انہا غیر صادقۃ اذ لیست لاعتقادي مطابقۃ وان کان ھذا ایضاً

جا هلا لحقیقة الصدق والکذب فان الصدق ما یطابق الواقع وان خالف
الاعتقاد کما یعرف هذا فحول العلماء الجهابذة النقاد اس سے معلوم ہوا کہ سید صاحب
زیدیت مصطلحہ سے تحاشی کرتے ہین سہنذا اگر کوئی جاہل انکو یا علامۂ شوکانی کو زیدی سمجھے
یا کہے تو یہ قصور راوسکی جہالت کا ہی نہ انکے علم کا حالانکہ نظر باصل لقب یہ نسبت نہ کوئی عیب ہے
نہ ریب غایت ما فی الباب یہ کہ نام زیدی کا مثل لقب حنفی سمجھا جاوے عملاً و اعتقاداً اس
بنیاد پر لفظ حنفی سے بھی وہی عار و شنار درکار ہی جو لفظ زیدی سے مستعار ہی ورنہ در حقیقت
زیدی و حنفی ایک ہی چیز ہین تا آن جو لوگ تابع دلیل مجرد مقتدی محض سنت ہین وہ آپکو نہ حنفی
کہتے ہین نہ زیدی یا تو سُنی کہین گے یا محمدی جسطرح مجتہدین ہین محدثین صنعا رحمہم اللہ تعالے
نے کوئی لقب اپنے لیے سوا اہل سنت و جماعت کے پسند نہین کیا زیدیۂ جہلہ پر جنھون نے
مذہب حق زید بن علی مین بدعات نکالے فروع و اصول مین مخالفت اہل سنت رہی رد تشیع
قدح واجب کیا ہی سید امیر نے بعد تحریر رد مذکور رسالۂ مسطور کو اس دعای پر غور پر ختم فرمایا ہے
خدا کرے یہ دعا مجھہ مین بھی اپنا اثر دکھاوے نسأل الله النجاة یوم المعاد وان یطهر قلوبنا
عن قبائح الاعتقاد و یرزقنا السلامة من الغل والحقد والحسد وطهارة اللسان
عن الغیبة والنمیمة المذمومة عند کل احد الموجبة لغضب الرب الواحد الصمد
ونسأله الغفران عن فلتات اللسان وخطرات الجنان ونستغفر الله لنا ولکافة
المسلمین اهل الحدیث والقرآن واصحاب التوحید والایمان انتهی سچ پوچھو تو انتساب
مذہبی اضافت اعتقادی کے لیے لفظ اسلام کافی ہی یہ لقب ہمکو ہمارے باپ براہیم علیہ
السلام نے بخشا ہی هو سماكم المسلمين من قبل سلمان فارسی سے کوئی پوچھتا تم کون ہو تو
کہتے انا ابن الاسلام حضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی سلمان منا اهل البیت ہمین تو اتنا ہی
کافی ہی کہ ہم سے جب کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تمہارا کیا دین ہی تو ہم یہی کہین کہ ہم مسلمان ہین
ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد علیه الصلوة والسلام ہمکو یہ سکھایا گیا ہی کہ ہم ہر اذان کے بعد

پنجوقت یون کہا کرین رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا قرآن پاک مین
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرور ہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار و رہبان کو اپنا رب ٹھہراوین اتخذوا
احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ دین اسلام کو چھوڑ کر تیرہ امیر امذہب اختیار کرین
بندون کے بندے بنین حنفی ماتریدی زیدی اشعری وہابی فلان بہمان کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نسمجھکر ما وشما کا اجتہاد اختیار کرین رای و قیاس کو نص
کتاب دلیل قرآن ظاہر فرقان صریح سنت صحیحہ واضح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہیگا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بہی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سؤال یہی ہوگا من ربک وما دینک ومن ہذا الذی بعث الیکم او کما قال
اوسوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین یہی
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابوحنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم اونھین کی
راہ پر ہین اگر یہی جواب ہی تو پہر اوس طرف سے بھی یہی خطاب ہی لا دریت ولا تلیت اس سے
باشارۃ النص یہ نکلا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث سید الس و جان پر دار و مدار اسلام
وایمان ہی نہ مذاہب احبار و مشارب رہبان پر قرآن و حدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول و مذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد للہ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اللہ و دواوین مبارکہ
احادیث رسول اللہ مثل صحاح ستہ وغیرہا روی زمین پر ابتک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کون مسئلہ ہی جو ادلہ خاص
یا عمومات حجج سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیاز مند این و آن ہون

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

ربع مسکون کا ذکر

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹا گیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا
افریقیہ امریکہ اوشینیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین آشیا بڑا حصہ ہی سمت شرق
مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین
جو اونچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمن
آسٹریا سوئیزرلینڈ اٹالی اسپین پرتگال ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک
سوئیڈن ناروی رسیا یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب ہین یہ سلطنت
ترکی شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی ستائیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہے

زمین ایشیا

ایک کروڑ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت
ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے
باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب
ہین ترکوجستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین بخارا
کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی نو لاکھ میل مربع خالصۂ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع
اون ریاستون کی ہی جو زر کنٹنجنٹ دیتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھ نہین دیتے جیسے
کشمیر نیپال بھوٹان مقبوضۂ قوم فرانس و پرتگال ہند مین ہند و مذہب بہت ہین انکے
سوا مسلمان عیسائی یہود پارسی بدھ نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام
حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا تبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین
تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین مبتدعین
مین کوئی سر برآوردہ نہین ہیا اور بات ہی کہ ۶ انچہ مردم سکنۂ ہند ہم

چین

اسکو ایشیائی چین کہتے ہین یہ مربع میل سے پچیس لاکھہ میل ہی مذہب عام یہان کا بدہ ہی اگرچہ قدرے مسلمان عیسائی وغیرہ بھی بستے ہین رعایا اپنے راجہ کو گویا معبود سمجھتی ہی سجدہ کرتے ہہے

جاپان

اس سلطنت کی زمین دو لاکھہ ساٹھہ ہزار میل مربع ہی یہان کا راجہ بھی بدہ مذہب رکھتا ہی رعایا تعظیم اوسکی مثل معبود کے کرتی ہی

روس

یہ زمین چھپن لاکھہ میل مربع ہی یہان عیسائی بہت پہر مسلمان پھر بدہ مذہب والے بستے ہین

جزائر ایشیائے

آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار میل مربع ہی یہان بھی اسلام و بدہ کا رواج ہی حکومت مختلف اقوام کی ہی اونمین عیسائی بھی حاکم ہین غرضکہ کل ایشیا مین چھتیس لاکھہ میل مربع تک حکومت اسلام کی ہی چہتر لاکھہ میل مربع مین مع ہند وغیرہ کے حکومت عیسوی ہی ستاون لاکھہ ساٹھہ ہزار میل مین مذہب بدہ ہی اس حساب سے دنیا مین مسلمان کم کافر زیادہ ہین وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ پہر ان مسلمانون مین سنی کم بدعتی زیادہ ہین سنیون مین متقی تھوڑے فاسق زیادہ ہین متقیون مین متبع کم غیر متبع بہت ہین

افریقیہ

اسکی زمین ہموار مین ایک کروڑ بیس لاکھہ میل مربع ہی منجملہ اوسکے پانچ حکومتین عیسائیون کی ہین باقی زمین تصرف اسلام مین ہی مصر نیوبیا تونس ترپولی فزان وغیرہ جیسے مراکش ہوسا اسی مین داخل ہین

امریکا

اسکا حصہ جنوبی و شمالی بشمول جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی اسجگہہ کے باشندے
عیسائی نیچری ہیں اسکو نئی دنیا کہتے ہین سنہ [illegible] ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان معبد و مدارس
پائے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا آسٹریلیا پولنشیا ایک ثلث ملیشیا مین
اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدھ حکومت عیسوی ہی بارہ لاکھ میل پر قبضہ مسیحی ہی اٹھارہ لاکھ میل مربع پر قبضہ
اسلام ہی دس لاکھ میل مربع پر قبضہ مذہب بدھ ہی غرضکہ کل زمین ہاتھہ مین نصاری کے دو کروڑ چہتر لاکھ دس
ہزار میل ہے بدھ کے ہاتھہ مین ستر لاکھ ساٹھہ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ باون لاکھ
نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ پچاس لاکھ ہین یہود ساٹھہ لاکھ اہل مذہب بدھ
ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان تیئیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم
ہین یہ اولاد عیص بن اسحق مین ہین یا خاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہین یہ عرب
ہین نسل عباسیہ مین تیسرے سلطان ہوسا ہین انکا پایہ تخت فلا یا نام ہی وسط افریقیہ مین
واقع ہی یہ بہی عرب عباسیہ کہلاتے ہین [illegible] ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھہ بڑے
سلطنتین نہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترک و روس
ہین بڑے حکام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا دیگر حکومت
عیسوی اٹالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھہ حکومت مثل حکومت امیر کابل و خان بلوچستان
وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے باہم جنکے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپسمین
تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ نلے مگر مقبوضہ ہند و بدہ کہ انکی بابت یہ قول قرار نہین ہے
ہند مین جتنی ریاستین اسلام و کفر کی ہین سب سے سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہدنامہ ہی
مگر پابندی اوسکی کماحقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت علاوہ انگریزی گورنمنٹ کا
برتاو انسے سختی کے ساتھہ ہی خصوصاً بعد غدر ہندوستان کے ٥

بدیوان میند از فریاد او　　　　که باشد زدیوان مگر داد او

چین وجاپان کا مذہب بدہ ہی چین کا حاکم نسل مغل سے ہی چینیون کی صنعت وتجارت وقدامت
سلطنت بہت بڑی ہی یہود کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین جرمن وشام وروس وخراسان
واطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ دنیا بہر مین
انتظام ملکی ذریعۂ قانون عقلی جاری ہی حدود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی امضاء حدود مسدود ہی اِنّا لِلّٰہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون تو سب ملکر اوسکو مخرب سلطنت پلی درجے
کا باغی ومفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہدی کے آنے عیسی علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جو کوئی بادشاہ کسی جگہہ کا بڑا منتظم سمجھا جاتا ہے جب دیکھو تو
بدنظمی اوسکے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل ونہب سے
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر ملکی قانون بنا کر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہو جاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جسنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل وانصاف سے بھر گیا شہر قصبے گانون اوس جگہہ کے آباد ہو گئے پہر جب امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا ملک اوجڑ تارہا
خلفاء عباسیہ مین جو خلائف پابند حدود وتعزیرات اسلامیہ رہے اونکو وہ ترقی حاصل ہوئی
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم وجور کا نام خلق سے مٹ گیا مہینون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کفر اونسے ڈرتے تھے مطیع اسلام بنتے تھے جزیہ گذارتے تھے
جب سے بعض خلفاء اسلام عیش ولذت مین پہنس گئے اہل علم کے کہنے پر نچلے غفلت مین
پڑ گئے پابندی حدود شرعیہ اونمین باقی نرہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی مسلمانون نے

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا متغلبین نے تصرف کیا حدود اسلامیہ
سُنّیہ وہ قانون ہی جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلمان دنیا کے حاکم ہوگئے خوش نظمی مین مشار الیہ ہوئے
اس قانون مین کبھی نسخ کی ضرورت نہین ہوئی ترمیم کی حاجت نہ پڑی جس راجہ بابو نے انتظام ملکی اپنا موافق اسکے
رکھا اوسکے ملک مین امن ہوگیا قوم سکھ کا حاکم رنجیت سنگھ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اوسکے ملک مین کبھی چوری تو ہو کسی جگہہ رجواڑون مین زانی کو قتل
کرتے ہین بھلا وہان کوئی زنا تو کرلے اسیطرح جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لے لی اوسکا انتظام اچھا ہوگیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بدنظم رہا اوسکے ملک مین چوری
رہزنی وغیرہ ہر دم موجود ہی حقوق عباد تلف ہین مال حلال نایاب ہی تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہی کبھی ترمیم نہین ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے مین جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام مین جو قواعد ملکی و مالی ہین ہر قاعدہ اوسمین کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہی ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کوئی چاہے کہ ہم انتظام ملک
بخوبی کرلین وہ عقل سے خالی ہی وہ کون سلطنت کفر ہی جسمین بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہین لیے گئے نام بدلنے سے کام نہین بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا حکام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہی ورنہ وہ بڑے بڑے بادشاہ امم
ماضیہ جنھون نے عمدہ عمدہ قانون ملک نکالے تھے سلطنت اونکی زائل نہوتی مگر یہان تو تنظیمات
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہین اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہی آب جو رو زبر و زجو رو تسلم
بڑھتا جاتا ہی جو جیئے گا وہ دیکھے گا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کدھر گئی یہ قانون کہان
رہ گئے یہ آلات حرب و ضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہین تقدیر کے آگے تدبیر بےسود ہوتی

بیان حوادث

سنہ ۱۲۸۶ سے سنہ ۱۲۸۷ ہجری تک سلاطین جرمن و فرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین بادشاہ فرانس
ہار گیا نو لاکھ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ ریال خرچۂ جنگ فرانس کو دینا پڑا شہر پیرس

دارالامارۃ فرانس لٹ گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہوگیا ۱۸۱۲ع مین بزمانۂ سلطان
روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان سنے فتح پائی روس نے اوسی دن سے
افسران ملکی و جنگی روم سے مخفی طور پر سازو باز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ سنہ ۱۲۹۳ ۱۱ جمادی الاولی
مطابق ۱۸۷۶ ۴ جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرا دیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق
کے سلطان عبدالحمید خان سنے سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین دی پھر سنہ ۱۲۹۴ موافق ۱۸۷۷ع مین مابین روس و
سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین چھہ لاکھہ روسی مارے گئے عثمان پاشا سنے اس
معرکہ مین بڑی بہادری ظاہر کی تین لاکھہ آدمی ترک سکے ضائع ہوئے ارکان و اخوان سلطنت
روس سے ملگئے تھے سنہ ۱۲۹۶ مطابق ۱۸۷۹ع مین گورنمنٹ ہند سنے کابل پر بمقابلۂ امیر شیر علیخان
پسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑہائی کی شیر علیخان ابتدا ء حرب مین غائب ہوگئے سنا گیا
بیمار تھے مزار مین پہونچکر مرگئے یعقوب خان بیٹا اونکا قید ہوکر ہند مین آیا ابتک قید مین ہے
پانچہزار روپیہ ماہیانہ ملتا ہی کابل فتح ہوگیا مگر پھر سنہ ۱۲۹۷ مطابق ۱۸۸۰ع مین انگریزون نے کابل
سپرد عبدالرحمن خان کر دیا اس جنگ مین بیالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا اب بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ عبدالرحمن
خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانۂ ہند سے ملتا ہی ۱۸۸۰ع مطابق ۱۲۹۷ مین زولو سے لڑائی ہوئی
حاکم زولو قید ہوگیا حکومت قومی رہ گئی آسی سال ایک ایرانی سنے جدے مین شریف
مکہ کو جسکا نام حسین تھا قتل کر ڈالا وجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی ۱۸۸۱ع مطابق سنہ ۱۲۹۸
مین قوم نہلسٹ نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوئے
بم کے گولے سے ۱۳ جون ۱۶ رجب سنہ مذکور کو ہلاک کیا چاہ کندہ را چاہ درپیش ست

تو ہم شب را بسر کی میبری ای شمع کم فرصت گرفتم سوختنی پروانۂ آتش بجانے را

اسی سال فرانس سنے تونس پہ چڑہائی کی اسلیے کہ تونس کے لٹیری الجریا مین آکر لوٹ مار کرتے
تھے تونس سنے ہار کر عہدنامہ لکھدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بی ہی مخفف
بیگ ۱۲۸۰ مین سلطان عبدالعزیز خان سنے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

کرکے آزاد کردیا تھا شـ۱۲۹۸ مین زلزلے سے کوہ ارارات شق ہوگیا کہتے ہین جودی پہاڑ
جسپر کشتی نوح علیہ السلام ٹھہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے پتھر ٹوٹ کے گرے نیچے کی بستیان
تباہ ہوگئین اسی سال ملکۂ انگلنڈ نے ملک زولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دارالامارۃ مین
گیا رعایا نے اوسکو مار ڈالا ابتک سب رعایا وہان کی خود سر ہی شـ۱۲۹۹ مطابق سـ۱۸۸۲ء مین
بعلاقۂ مصر فتنۂ عربی پاشا کا اوٹھا خدیو نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دی
اس ہنگامے مین اسکندریہ قتل ونہب وآتش زدگی گولہ باری سے بالکل برباد ہوگیا کچھ
عقدہ اس جنگ کا نہ کھلا اسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکالدیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نکلکر پناہ مین سلطنت روم کی آگئی چھپیس لاکھ سے زیادہ یہود روس وغیرہ مین
مین بستے تھے باقی چھپیس لاکھ ایشیای کوچک یعنی شام وخراسان کیطرف رہتے ہین سـ۱۲۹۹
مطابق سـ۱۸۸۱ مین درمیان پیرو وچیلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو غالب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنگی جہاز بھی تباہ ہوئے اسی سال ستارۂ عمود تھا نکلا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان ۱۲۹۹ھ ۱۵ جولائی سـ۱۸۸۲ء سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشۂ جنوب مین دیکھا گیا چھ مہینے تک متفرق وقتو نمین برابر نکلتا رہا ساری
دنیا نے دیکھا اسکو نجومیون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلیگا اونکے آنے کی قریب نشانی ہوگا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی اسی سال پشاور وسندہ مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات وشہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پھر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا اسی سنہ مین اسٹریا کے حصۂ ہنگیری مین طوفان
طغیان دریای ڈینوب ہوا سارا ضلع بہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہوگئے اونکو بذریعہ چندہ
کچھ مدد دیگئی سـ۱۸۸۳ء مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالۂ ہند مین مختلف جگہون پر آندھی آئی
پانی سخت برسا علاقۂ بھاگلپور ومنگیر کے اکثر گانؤن ڈوب گئے چاٹگام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین عید کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

بندر سورت حاطہ ممبئی مین تین دن تک سیلاب رہا اکثر شہر و قلعہ سورت کا پانی مین ڈوب گیا
دو ہزار گھر بہ گئے دس ہزار گھر تک برباد ہو گئے لاکھون روپیہ کا مال نقصان ہوا ڈاک
بند ہو گئی سڑک و پل ریلوے رک گئی مقام پشین مین جو بعلاقہ قندہار ہی سخت آندھی چلی
دو کاندار دکانین چھوڑ کر بھاگ گئے سب لوگ وحشت مین آگئے یہ آندہی گویا قیامت کا نمونہ
تھا آخر رمضان مطابق آخر جولائی مین علاقہ نیپلس ملک اٹالی مین زلزلہ ہوا آواز خوفناک
سنی گئی ڈیڑہ ہزار آدمی مع شہر کسا نک سولا زمین مین دہس گئے پانچہزار آدمی اطراف
شہر کے صدمۂ زلزلہ و آواز سے مر گئے اسکا نظیر دنیا مین کم بتلاتے ہین پھر ابتدائی اگست ماہ
مطابق ماہ رمضان مین علاقہ فاریو جزیرۂ اسچیا ملک اٹالی مین زلزلہ مع آواز مذکور کے
پہونچا سیکڑون مکان گر گئے بہت جانون کا نقصان ہوا ماہ رجب مطابق جون سنہ مذکور
مین ایک تماشاگاہ شہر لندن مین مقرر ہوا تھا اطفال چہاردہ سالہ قریب دو ہزار کے اسمین
بلائے گئے آلہ ڈینامائٹ یعنی آتش بازی کا تماشا تھا اسکی خبر جو لڑکو نمین ہوئی گھبرا کر بھاگ اوٹھے
زینۂ مکان کی تنگی سے ۱۸۶ نفر آپسمین کچل کر مر گئے اسی سال ملکۂ جزیرۂ میڈیگاسکر جو بڑا اعظم افریقیہ
مین سے ہی مر گئے فرانس نے جلدی کرکے اس جزیرے کو لیلیا لڑائی مین گولہ باری سے بہت
نقصان مال وجان کا ہوا ماہ رجب سنہ۱۳ مین فرانس نے شاہ انام صوبۂ چین پر چڑہائی کی
باہم عہدنامہ ہوکر لڑائی بند ہو گئی اسی سال آخر ماہ شعبان مین بعلاقہ مصر وبا کا زور ہوا ستائیس
ہزار دو سو پچاس آدمی مصر و دیار مصر کے مر گئے ہند کیطرف مصر کی راہ بدل گئی ڈاک کی روانگی
مین حرج ہوا قرنطینہ کی مدت زیادہ کردیگئی ۲۳۔ رمضان سنہ۱۳ کو اتوار کے دن سہ پہر کو موضع
نواگڈہ علاقہ بھوناگڈہ مین ایک سخت زلزلہ مشرق سے مغرب کیطرف چلتا معلوم ہوا فقط ایک گھر ایک
آدمی کو نقصان پہونچا وہ مرگیا اسی سال وماہ مین رعایائے ملک ہسپانیہ باغی ہو گئی اپنے بادشاہ
کو گرفتار کر لیا دوسرے بادشاہون نے فوج کشی کرکے باغیون کو دبایا شاہ کو چھوڑا دیا آخر
اگست سنہ۱۸ مطابق آخر شوال سنہ۱۳ ہجری کو ایک آگ کوہ کاراکیٹو سے نکلی شہر انجر و سرانگ

مع سب باشندون کے جلگیا تقریباً تنیس ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مر گئے اس آگ کا
اثر کل سواحل مغربیہ جزیرے مین بہی پہونچا بحر سنڈا مین مین نقصان جہازکا ہوا جزیرۂ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملادیا آسی سال و ماہ مین اضلاع کروٹیا ممالک ہنگیری علاقۂ اسٹریا مین ہنود
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ گرم ہی ۲۴
شوال سنہ مذکور بنادر چین کے مکانات کو طغیانی دریا سے صدمۂ عظیم پہونچا تار برقی ٹوٹ گیا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کراچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جابجا
بہاگ گئے یکم ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۰۰ہجری سے صبح و شام مشرق مغرب کے کنارے
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی بہت کبھی کم یورپ
و امریکہ و ہند کے منجم کہتے ہین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا یہ عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایلیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام سمجھی
جاتی ہی بعض فلاسفۂ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی یہ الکا محض خیال خام ہی غرۂ ذیقعدہ ۱۳۰۰ کو وقت صبح سنگاپور سرحد
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ۱۱ دسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دنکو زلزلہ محسوس
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسیدن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بھی زیادہ
سخت تھا مگر کچھہ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ابوشہر علاقۂ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے راتکو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک رہا مکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پہر نو بجے پہلے سے زیادہ بہونچال ہوا ہشتم ذیقعدہ ۱۳۰۰ کو شہر ٹانکن ملک چین مین بلوا ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہانسے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام ٹاوا ومرکنوی علاقہ جزیرۂ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجاوین تین سو آدمی
اوسکی گھبراہٹ سے مر گئے سترہ ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرۂ پنیانگ مین وقت صبح آیا یہ

جزیرۂ جاپین کے علاقے مین بمقام ہلاکو ہوا چار سیکنڈ تک محسوس رہا ۲۸ ماہ مذکور کو پہر کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا سوم ذیحجہ سنہ ۱۳۰۰ کو بارہ بجے پہر کلکتہ مین زلزلہ آیا ۵ سیکنڈ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے باتفاق اسٹریا و اٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہی
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جنگی تخفیف کر دین ہتہیار ملک کے رکہدین
انتظام رعایا کے لیے کانگریس ہوا کرے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہی ۱۴ ذیحجہ کو جو اس
علاقۂ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضائع ہو گئے مکانات گر پڑے ۱۵ ذیحجہ کو
مقام ارولی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسجگہہ ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی بی گھر ہو گئے
شہر ویران ہو گیا ۱۶ ذیحجہ کو انیتولیا علاقۂ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضائع ہوے ۱۹ ذیحجہ کو
بندر جبرالٹر ملک اسپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سلخ محرم سنہ ۱۳۰۱ کو بمقام جی پور مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اوسکی ایک شور بھی تھا
آٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جا بجا زلزلہ محسوس ہوا ۱۹ محرم کو جزیرۂ اسچین علاقہ سمرنا مین زلزلہ ہوا لوگ ڈر گئے ۱۵
محرم کو مقام فوچو علاقۂ چین مین وہان کے باشندون نے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر آٹھہ بجے رات تک دیکھی
چین والے اسکو سبب خونریزی عام و مرگ سرخ خیال کرتے ہین ۲ محرم کو مسٹر بلنٹ نے لنکا مین جلسہ مین عربی پاشا کی وقت
ملاقات رخصت ایک اسپیچ پڑہا جسکا خلاصہ یہ ہی ہمکو معلوم ہی کہ اسلامی حکومت پہلے جس درجے کی عدالت پر تہے
ہمارا اعتقاد ہی کہ پہر یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی عدالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے
۲۴ محرم سنہ ۱۳۰۱ کو لشکر سودان اتباع محمد احمد نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
انکو مہدی کاذب لکہتے ہین انکا غلغلہ اوس سرزمین مین سنہ ۱۲۹۸ ہجری سے ہو رہا ہی ۲۴ محرم سنہ
صدر مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر انکے مقابلے
مین عاجز نکلی سنا گیا ہی کہ اس شخص کو دعوی مہدویت کا نہین ہی آلسٹریٹیڈ لندن نیوز
مطبوعہ یکم دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء مین لکہا ہی محمد احمد نام مہدی سودان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا انکا باپ
نجار تہا اسنے بھی یہ پیشہ کیا ہی خرطوم دکانا مین علم پڑہا خانقاہ مین طریقہ درویشی کو برتا کچہہ دن
پہاڑ پر رہا سنہ ۱۸۸۱ء مین یکا یک یہ بیان کیا کہ مجکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مجدد دین اسلام ہون

اسلیے مجکو چاہیے کہ مذہب اسلام کو حالت اولی پر لاوین عیسائی قوت جس جس قوم اسلام
پر ہی اوسکو اوٹھا کر آزادی دونہمی بنیاد پر سلطان ترک و خدیو مصر کی نسبت بھی انکا یہ
قول ہی کہ یہ دونو اگر شرکت نصاری سے علٰحدہ ہوکر ترقی اسلام مین بدل کوشش کرینگے تو
انسے کچھہ بحث نہین ورنہ ان دونو کے مقابلے کا بھی خیال ہی دنیا بھر کے مسلمانون کو صحیح اسلام
سکھانے کا قصد ہی انتہی ہر صدی پر ایک مجدد دین کا آنا تو مسلم ہی خواہ وہ تجدید بذریعۂ سیف
وسنان ہو یا بواسطۂ اشاعت حدیث و قرآن یا بوسیلۂ تالیف و بیان اور خواہ وہ مجدد عرب
مین ہو یا عجم مین یا دونو جگہہ اور ایک شخص ہو یا کئی شخص مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین
ہونگے مگر قبول دعوی مہدویت ہر شخص سے نہین ہوسکتا یہ موقوف ہی وجود علامات صحیحہ پر نہ مجرد
دعوی زبانی پر بہرحال تا تحریر اس حال کے سب علاقہ سوڈان کا قبضۂ اتباع محمد احمد مین آگیا ہے
خواہ وہ مجدد ہو یا نہو ۱۸۸۴ء ۴ فروری مطابق ۶ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو جو لڑائی دن
پہر کے بیکر پاشا سے ہوئی اوسمین بیکر ہار گئے اڑہائی ہزار آدمی انکے مارے گئے پانچ میل تک
فوج سوڈان نے تعقب کیا تلک سوئیڈن مین وقت شام جنوبی ہوا چلی بگولے اوٹھے بعد غروب
سارا آسمان مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک گھنٹے کے بعد وہ سرخی سمٹ کر بشکل ستارۂ دمدار
ظاہر ہوئی پھر وہ ستارہ ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگا اسی محرم مین یہ حادثہ دیکھا گیا ۱۹ صفر
سنہ ۱۳۰۱ کو دس بجے رات جنوب کیطرف بھوپال مین ایک خط لنبا چمکتا ہوا دیکھا گیا اس خط کے
بیچ مین ایک تارا تھا پانچ منٹ کے بعد یہ خط سمٹ کر زاویہ ہوگیا پھر دائرے کیطرح بنگیا پھر
غائب ہوگیا پنجم فروری ۱۸۸۴ء کو مقام لمبڈا ضلع گوہلو ملک کاٹھیاوار مین ایک زلزلہ آیا آخر
فروری ۱۸۸۴ء شروع جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ مین ابوشہر زلزلے سے ہل گیا اسی تاریخ مین بمقام اکیاب
ملک بنگالہ بھونچال ہوا کچھہ مکان گرگئے یکم مارچ ۱۸۸۴ء مطابق دوم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ کو گرہم
پاشا نے فوج انگریزی لیکر ترنکی ٹاٹ مین لشکر سوڈان کو شکست دی ۱۲ مارچ ۱۸۸۴ء مطابق
۱۴ جمادی الاولی پھر گرہیم نے بمقابلۂ عثمان دنگا ۱۳ میل پر سواکن سے جاکر مقابلہ کیا اسمین دو ہزار

سوڈان کام مین آئے ۱۰۔ فروری ۱۸۸۴ء موافق ۱۹ جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ جنرل گارڈن فرستادۂ انگلستان خرطوم مین گئے امن وصلح کا اشتہار دیا ابتک بخوبی کامیاب نہین ہین ۹ جمادی الاولی مطابق ۱۴ مارچ ۱۸۸۴ء مین خرطوم وقاہرہ کے رعایا نے شورش کی تار برقی کو توڑ دیا اسی مہینے مین فرانس نے قلعۂ تانکن جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہی فتح کرلیا آج کل جو یورپین سوڈان سے لڑتے ہین بنام نہاد مددہی خدیو مصر چڑھائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۵ جمادی الاخرہ کو بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق تک آیا ایک آواز ہولناک سنی گئی اسی تاریخ محال بہروندہ علاقہ بھوپال نظامت جنوب مین مغرب کیطرف ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا چاندکیسی روشنی ہوگئی گھرون کے اندر وہ روشنی دیکھی گئی دو منٹ کے بعد پہلے تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی طرح سنی گئی لوگ اس روشنی وآواز سے سہم گئے ۱۶۔ جمادی الاولی کو یہ خبر ذریعۂ تھانہ دار ریاست مین پہنچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف الصلصلۃ عن حقیقۃ الزلزلہ مین لکھا ہی ابن عباس نے کہا اللہ نے ایک پہاڑ بنایا جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس صخرے سے ملین ہے جسپر یہ زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلادے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریے سے ملی ہوتی ہی یہ اوسکو ہلادیتا ہی اسی سبب سے ایک قریہ ہل جاتا ہی نہ دوسرا یہ روایت ابن حبان کی ہی کتاب العظمہ مین مفسرین نے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ ڈرانیکو بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم مجاہد نے کہا مراد عذاب فوق سے چنگھاڑ پتھر ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ وخسف یعنی زمین مین دھس جاتا ہی یہ دونو عذاب اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی وارضی دونو کا ثبوت ہی عائشہ

کی حدیث مین ہی جب لوگ زنا کو حلال کرتے ہین شراب پیتے ہین باجے بجاتے ہین اللہ کو
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی زلزلہ کر اگر توبہ کی باز رہے تو خیر ورنہ زمین کو
اونپر ڈہا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی مین ابی ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ فیئ کو دولت امانت کو لوٹ سمجھ لین علم اللہ کے
لیے نہ سیکھین مرو اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے مان کی نافرمانی یار کو پاس بٹھائے باپ کو
رستہ بتائے مسجدون مین آوازین ظاہر ہون قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر ذلیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیان باجے ظاہر ہون شراب پی جاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اوس وقت تم منتظر رہو لال آندہی ایک بڑے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے دانے لگاتار گرنے لگین اس حدیث مین
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیہ نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بھی اہل حدیث پر جو سلف صالح اس امت کے ہین لعن
وطعن کرنے لگے عزوجل کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجھنے لگے شوہر جورو کے غلام ہین
اولاد کو مان باپ سے دشمنی یارون سے دوستی ہی کمینے سردار ہین شریف ذلیل وخوار ہین
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچھہ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشون کے ڈر سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہین مسجدونمین پٹھکرا دہر اودہر کی خبرین کہتے سنتے ہین اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بھگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے ہے ع اگر باند شبی ماند شبی
دیگر نمی ماند ۔ ابو نعیم نے حلیہ مین عطا خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتین ہونگی
تو پانچ آفتین آوینگی سود کھانے سے خسف و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے قحط پڑا
کرتا ہو نے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہین اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے بد نیّل
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین

مین روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کرلیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ کم ہوجاوے یعنی
رات دن چھوٹے ہون فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو حاکم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ بن
صامت مین قذف وخسف ورجف کو علامت ہلاک امت کہا ہی حدیث عبد اللہ بن حوالہ
مین زلزلہ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل و بلایا و دیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بھی حاکم
نے مرفوعا روایت کیا ہی حدیث ابی موسی مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے
میری امت کا عذاب دنیا مین یہی قتل و زلزلے و فتنے ٹھہرایا ہی اسکو ابی داؤد نے روایت
کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد ونسائی و دارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعا روایت
ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی اس بیچ مین زلزلون کے سال ہونگے اس حدیث کو
حاکم نے صحیح کہا پھر ابن عمر سے مرفوعا یون روایت کیا کہ زمین تمکو لیکر جھکے گی جو مرا سو مرا جو
بچا سو بچا پچھلے لوگ اس امت کے رجف مین پھنسین گے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پھر وہی
کام کیا تو پھر وہی رجف و قذف وحرق و مسخ وخسف وصواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ مین
حذیفہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حبشہ کی رجفہ سے
ویرانی عراق کی قحط سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وعظ کہنا نماز پڑھنا تقرب بوجوہ بر کرنا مستحب ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف مین شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے مین بعہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تمسے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع
کرو تائب ہو صفیہ بنت ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ بھڑ گئی
گھر عمر نے خطبہ پڑھا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پھر یہ زلزلہ ہوا تو مین تمھارے
بیچ مین سے نکلکر چلا جاؤنگا اسکو ابن ابی شیبہ وبیہقی نے سنن مین روایت کیا ہی معلوم ہوا
کہ احداث وابتداع موجب زلزلہ ہی اب جو سنت بدعت ہوگئی اور بدعت سنت ٹھہری
اسلیے زلزلے بھی بہت آنے لگے علی بن ابیطالب نے زلزلے مین چھ رکعات چار سجدات

مین پنچ رکعات دو سجدے ایک رکعت مین پڑھے اسکو شافعی نے ام مین روایت کیا اور
کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو مین بھی اوسکا قائل ہونگا بیہقی نے اسکو
سنن مین روایت کرکے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبداللہ
بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے مین چار سجدات کیے جنمین چھہ بار رکوع کیا
یہ نماز جماعت سے پڑھی عبداللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین نے زلزلہ کیا ابن عباس
نے کہا مین نہین جانتا تمنے بھی پایا جو ہمنے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہا ہان ہمنے بھی پایا پھر
صبح کو نکلے نماز پڑہائی طاق تکبیرین کہین چھہ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے
سنن مین روایت کیا ہی بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس
نے نماز زلزلہ بصرے مین پڑھی لنبا قیام کیا پھر رکوع مین گئے پھر سر اوٹھایا دیر تک کھڑے
رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع و سجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی
مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھہ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوة
الآیات ابن ابی شیبہ کی روایت مین عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوة
الآیات ست رکعات في اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے لوٹے
بات سنو تو نماز پڑہو اخرجه البيهقي علقمہ نے کہا جب تم آفاق سماء سے ڈرو تو نماز پڑہو
اخرجه ابن ابي شيبة وسعيد بن منصور ابن ابی عروبہ نے کہا لوگ کسوف شمس
یا قمر یا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا عليكم بالمسجد فانه من السنة اخرجه ابن
ابي شيبة ابوداود و بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرت صلعم نے فرمایا جب دیکھو
تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعاً مروی ہی کہ جب دیکھو تم
کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ذکر کیا ہی کہ شام مین زلزلہ
ہوا عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان فلان مہینے مین باہر نکلو اور جو کوئی تم مین صدقہ
دیسکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربه فصلی

نووی نے شرح مہذب مین لکھا ہی کہ شافعی نے کہا اصح یہ ہی کہ سوای کسوف کے اور نشانیون
مین جیسے زلازل صواعق ظلمت ریاح شدیدہ وغیرہ ہین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ تو اونکی نص ہی لکن شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ تنہا نماز پڑھے دعا و تضرع
کرے تا کہ غافل نہ ٹھہرے شافعی نے کہا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زلزلے مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی ترسے نہ زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدے کے موافق یہ بات ہی کہ اس نماز مین
دن کو چپکے پڑھے رات کو چلا کے یہ تصریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرتؐ نے وعظ فرمایا
اور کہا ان ربکم یستعتبکم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاصۃ خطبے کو مستحب کہا جاوے
تو کچھ دور نہین ہی اسی پر حدیث و اثر محمول ہی زلزلے مین عتق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حاکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا و تضرع تو منصوص ہی منجملہ اذکار
کے تسبیح کرنا مؤکد تر ہی کیونکہ تسبیح و ذکر سے عذاب اوٹھہ جاتا ہی تکبیر کہنا قیاس کیا گیا ہی استحبابؔ
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرتؐ پر درود
بھیجنا کہ اس سے ہر بلا دور ہر آفت زائل ہوتی ہی اسکو سارے دین دنیا کے کامو نمین دخل ہی
فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر گھر مین ہو اور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہدف مائل پر گذرے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضاء الٰہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضاء الٰہی ہی انتہی اس حدیث کی سند
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہو گئی قال تعالیٰ فاخذتھم
الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جاثمین اسحق بن بشیر نے کتاب المبتدی مین ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبریل علیہ السلام اترے اور اوس قوم پر کھڑے ہو کر

ایک چیخ ماری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انکی جانین بدن سے نکل گئین یہی مراد ہی اس آیت سے زبیر بن بکار نے وقعیات مین لکھا ہی کعب احبار نے کہا جسدن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر پتھر پر ڈالا تاکہ اوسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا زمین پھٹ گئی پہاڑ و زمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی عرش ہلگیا کرسی کو جنبش ہوگئی زمین آسمان پہاڑ نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب سے دیکھکر کہا اگر اللہ کو کسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوسدن سے اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراهیم لقد صدقت الرؤیا اسحق یا اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ در اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوسوقت ابن عباس امیر کوفہ سے طرف سے علی کے یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کہاتے تھے عہد ولید بن عبد الملک مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ حدود ۹۴ھ مین ہوا اسکو قضاعی نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعض نے کہا شام مین ۹۷ھ مین آیا عمر بن عبد العزیز کے وقت مین زلزلہ شام مین ہوا اثناء عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا پھر ۲۰۳ھ مین بعہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گر گئے ۲۳۲ھ مین بعہد متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ڈھے گئے بہت آدمی دبکر مر گئے وہان سے انطاکیہ پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہو گئے کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے ۲۴۲ھ مین پھر دوسرا زلزلہ بعہد متوکل آیا نبلاء مین لکھا ہی کہ اسمین کچھہ اوپر چالیس ہزار آدمی ضائع ہوئے آدہا شہر دامغان ڈھے گیا یہ سخت زلزلہ تہا ری و جرجان و نیشاپور و طبرستان و اصبہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک پہاڑ یمن مین تہا ایک کھیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حلب مین ایک سفید پرندہ رمضان مین چلایا یا معشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ چالیس بار
آواز کرکے پھر اوڑ گیا دوسرے دن آکر پھر اسیطرح بولا ڈاک مین یہ خبر آئی پانسو آدمی نے اس
آواز کو سنا ۲۴۲ھ مین بعہد متوکل اس کثرت سے زلزلے آئے کہ سیکڑون شہر قلعے پل ویران ہو گئے
انطاکیہ کا ایک پہاڑ دریا مین ٹوٹکر گر پڑا آسمان سے ہولناک آوازین سنائی دین مصر مین
بھونچال ہوا بلبیس والون نے مصر کیطرف سے ایک بڑی چنگھاڑ سنی جس سے بہت آدمی
یہان تک مر گئے نہرین مکہ معظمہ کی زمین مین دب گئین خلافت معتمد مین بعہد ۲۷۰ھ کے عراق
مین زلزلے آوازین ہوئین ٹیلون کے نیچے ہزار ہا آدمی دب کر مر گئے ۲۸۹ھ مین بعہد معتضد
ماہ شوال مین سورج گہن ہوا ساری دنیا مین اندہیرا عصر تک رہا کالی آندہی آئی تین رات تک
رہی اوسکے پیچھے زلزلہ عظیم ہوا جس سے اکثر شہر برباد ہو گئے ڈیڑہ لاکھ آدمی نیچے سے ڈہیر کے
نکالے گئے ۲۹۸ھ مین بعہد خلافت مکتفی بغداد مین ایک سخت بھونچال ہوا بصرے مین آندہی
آئی جس سے اکثر درخت جڑ سے اوکھڑ گئے ۳۴۴ھ مین بعہد مطیع مصر مین ایک زلزلہ عظیم آیا بہت
گھر گر گئے تین گھنٹے تک رہا لوگ ڈر کر دعا و زاری کرنے لگے ۳۴۶ھ مین بمقام ری و نواحی ری
بڑے بڑے زلزلے آئے شہر طالقان دہس گیا ڈیڑہ سو گانون ری کے مخسوف ہو گئے ایک پہاڑ بھی ٹوٹ پڑا ایک قریہ مابین
آسمان و زمین دوپہر تک معلق رہا پھر گر کر دہس گیا زمین پھٹ گئی بڑے بڑے غار پڑ گئے اون مین سے بدبودار پانی بہا ایک
بڑا دہوان نکلا ھکذا نقل ابن الجوزی ۳۴۷ھ مین پہر زلزال کا عود ہوا قم و حلوان و جبال کیطرف ایک خلق عظیم تلف
ہو گئی ۴۶۲ھ مین بعہد قائم بامر اللہ رملے مین زلزلہ عظیم آیا جس سے شہر اوجاڑ ہو گیا پانی کوؤن کے سرون سے باہر نکلا
پچیس ہزار آدمی اس جگہ کے مر گئے ۵۱۳ھ مین بدہ کی رات پانچوین رمضان کو ایک بڑا زلزلہ اندر قزوین
کے ہوا ایک سال کامل تک بار بار آتا تہا قالہ الرافعی فی کتابہ الذی صنفہ فی
اخبار قزوین سیوطی نے کہا ھذا الکتاب عزیز الوجود وقفت منہ علی کراسین لا غیرھا
خلافت مسترشد مین بعہد ۵۲۰ھ کے کئی بار بغداد مین زلزلہ ہوا ہر روز پانچ یا چہہ بار آتا تہا
لوگ استغاثہ کرتے بیس دن تک برابر آیا کیا ذکرہ ابن الجوزی ۵۳۲ھ مین بعہد مقتفی

زلزلہ عظیم دس فرسخ تک آیا بہت خلق ہلاک ہوگئی پہر بحیرہ خسف ہوگیا شہر کی جگہہ کالا پانی
ہوگیا ۵۴۲ھ مین ایک بڑا زلزلہ آیا جسنے بغداد کو ہلادیا دس بار آیا حلوان مین ایک پہاڑ
ٹوٹ کے گر پڑا ایک عالم قوم ترکمان کا ہلاک ہوگیا ۵۵۰ھ مین پہر بغداد مین زلزلہ ہوا ۵۵۲ھ
مین حماۃ وشیراز مین بہونچال آیا دونو کو ویران کرگیا ۵۹۳ھ مین بعہد ناصر بالله ایک تارا
بہت بڑا ٹوٹا جسکی آواز سے سب ڈر گئے گھر ہل گئے لوگ چلانے دعا کرنے لگے ۵۹۷ھ مین
پھر ایک زلزلۂ کبری مصر وشام وجزیرے کیطرف آیا بہت سے مکانات قلعے برباد ہوگئے
اعمال بصرے کا ایک قریہ خسف ہوگیا ۶۵۴ھ مین مدینۂ نبویہ مین زلزلہ ہوا اوسکے بعد ایک آگ
نکلی ۷۰۲ھ مین بعہد مستکفی وسلطنت ناصر محمد بن قلاوون مصر وشام مین زلزلہ عظیم آیا ایک
جہان دب کر مرگیا ۷۶۶ھ مین پہر ایک بڑا بہونچال ہوا سیوطی نے کہا رأیت ذالک مکتوبا
علی ظہر کتاب ولم یعین بای مکان کانت ۸۲۲ھ مین بعہد معتضد شہر زیمکان مین زلزلہ
ہوا ایک عالم اوسکے سبب سے فنا ہوگیا ذریعۂ ڈاک یہ خبر آئی ۸۲۵ھ مین بزمانۂ اشرف
برسبائی زلزلۂ لطیف قاہرہ مین آیا ۸۸۱ھ مین پہر اندر مصر کے ایک زلزلۂ لطیف وقت شب
واقع ہوا ۸۸۶ھ مین اتوار کے دن تاریخ ہفدہم بعد عصر ایک سخت زلزلہ ہوا جسکے سبب سے
سارے زمین وگھر ہل گئے نصف درجے سے کم تھا مدرسۂ صالحیہ کا منارہ قاضی القضاۃ
حنفیہ پر گر پڑا یہ اوسکے نیچے مرگئے انا للہ انتہی ۱۵۰۹ء مین ۱۴ ماہ ایلول کو قسطنطنیہ مین زلزلہ
آیا ایک ہزار ستر گھر ایک سو نو مسجدین گر گئین محل سلطان کا ایک ٹکڑا گر پڑا پینتالیس دن
تک یہ زلزلہ رہا ۱۶۳۳ء مین پہر اسلامبول مین زلزلہ آیا چالیس دن تک ٹھہرا مال وجان کا
بہت نقصان ہوا ۱۶۵۸ء مین متواتر زلزلے ملک روم مین آئے کئی شہر تباہ ہوگئے پہاڑ پھٹ
گئے پہر مرض طاعون ہوا ہزاروں آدمی کی جان گئی برف پڑا چرندے پرندے آدمی برباد
ہوگئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح بن مریم ہون یہ آدمی تیز زبان
تہا شعبدون مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا بہت یہود ونصاری اوسکے پاس جمع ہوگئی وہانکے

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول مین آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان رابع
نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہوگیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونے کا کیا وہ قتل کیا
گیا اسیطرح اس سال اخیر صد سیزدہم و آغاز سال صد چہاردہم ہجری مین بہت سے زلزلے
بلاد مختلفہ مین ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے
یہ سب آفات و آیات و زلازل علامت قرب قیامت ہین بنی آدم نے آج کل وہ کام اختیار
کیئے ہین کہ زلزلہ و آتشباری تو کیا ہی اگر نفخ صور کا غلغلہ ابھی سے ہو تو کچھہ دور نہین ہی

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کرو　　　زمین نہ لوٹ دی اکدن یہ زلزلہ دل کا

اللھم وفقنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جسنے
مانا وہ اچھا رہا جسنے نمانا اوسپر عذاب آیا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک زمانے مین
ایک نبی ایک ہی شہر والون کیطرف آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی علیہ السلام یہی
طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ مین گذر جاتا
تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہنگامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر ملوک دنیا کے کافر تھے سوا داود
و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ماشاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کی کبھی دو اقلیم کی
کبھی ایک قطر کی کبھی دو قطر کی پھر کبھی ایسا بھی ہوگیا کہ بعض ملوک نے مثل بخت نصر وغیرہ ساری دنیا پر قبضہ کر لیا انبیاء
علیہم السلام کو کبھی اونکی قوم نے مارا کبھی ملوک نے قتل کیا جب اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین
سارے پیغمبرون کا آدم سے تا عیسی علیہم السلام ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کو لقب
اسلام کا بخشا اوسوقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک و مدائن مین باقی تھے پھر اللہ تعالی نے
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ بخشا یہ غلبہ کسی جگہہ ارشاد زبانی سے
ہوا کسی جگہہ تالیف سے کسی جگہہ زور تلوار سے بعض ملوک مسلمان ہوگئے اونکا ملک باقی رہا

کسی نے جزیہ دینا قبول کیا اونسے صلح ہوگئی بعضی لڑ پڑے اونکی شکست ہوئی غرضکہ تبدیج دین اسلام ربع مسکون مین پہونچ گیا سارا عجم ہاتھہ پر عرب کے فتح ہوا جسکے نصیب مین ایمان لکہا تھا وہ مسلمان ہوگیا جو بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جما رہا کسی نے چپکے چپکے اسلام کی بیخ کنی پر دۂ مذہب مین چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ اسلام ہی کو ہر جگہہ رہا اس وجہ سارے ملوک ارض مطیع اسلام ہوئے یہ غلبہ آخر زمانۂ خلفاء عباسیہ تک اچہا رہا جب سے سلطنت بغداد ڈوب گئی اسلام مین سخت غربت آگئی گیہون مین گھن لگ گیا گھر مین گھوس پیدا ہوگئی محبت دنیا و کراہت موت نے یہانتک نوبت پہونچادے کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہوگئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام اس تدبیر مین ہین کہ اسلام کا نام طبقۂ زمین پر باقی نرہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہی انکی نظر مین تو سارے مسلمان کوئی ہون کہین ہون سب سے زیادہ کھٹکتے ہین سبکا باقی رکھنا خاص انکا ملیا میٹ کرنا مدنظر ہی سیکڑون ہزارون حیلے و فریب مخفی و ظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہین ہمنے مانا کہ مجوس کیطرح ساری دنیا مین حکومت کفر کی پہر دوبارہ ہوجاوے لکن اس سے کچھہ دین و اسلام باطل نہین ہوسکتا جب پارسی ملوک تمام کرۂ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا مین موجود نہ تھے گو تھوڑے ہی ہون کیانیہ و کسرویہ نے کیا کچھہ واسطے بقاء سلطنت قومی کے تدبیر نکی ہوگی پہر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہوگئی وہ بھی اسطرح پر کہ نام و نشان تک بھی باقی نرہا وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا یہ قصہ تو اہل کفر کی حکومت کا ہی اہل کتاب کی داستان سنو سوای دو چار انبیاء کے سارے پیغمبر بنی اسرائیل مین ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا او پر سلطنت بھی گھر مین بنی اسرائیل کے تھی کیسی سلطنت جنکے ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جنکا حکم ہوا جانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لکن پہر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ ریاست

نہ برباد رفتی سحرگاہ و شام   سریر سلیمان علیہ السلام

باخبر ندیدی کہ برباد رفت — خنک آنکہ با دانش و داد رفت

جب خدا نے بنی اسرائیل کی نافرمانیون پر غصہ کیا اپنا قہر ڈالا اوس دن سے ان دونو شرف سے وہ ابدالآباد تک محروم ہو گئے قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا ہی کہ تھارے اتباع سارے اہل کفر پر تا قیامت فائق رہین گے چنانچہ ایفا اوس عہد کا خوب ہو رہا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاری غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین کہ اوس پر دعوی اپنی فوقیت کا کریں برای نام روم و مراکش وغیرہ مین جو کچھہ حکومت اسلام کی باقی ہی سو اوس پر غلبہ بھی نہین ہی اگر وہ بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان نسہی کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پکڑ جاوینگے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام مطلقاً اوٹھہ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سو دای خام ہی جب پیغمبر صادق کے سارے اخبار سچے ہوئے سچے نکلتے ہین اوسی نے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کا کسی نہ کسی جگہہ غالب دنیا مین قیامت تک رہیگا جز روم اسلام سے فناء اسلام کا التیام سمجھنا بے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا تمام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم حتى يقاتل اخرهم المسيح الدجال رواہ ابوداؤد اس حدیث مین غایت مقاتلے کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوئے ہین جو اہل اسلام سے جدال کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نرا اسلام ہی باقی نرہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ کام ملوک کا ہی نہ ہر صعلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لا تزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله رواہ ابو داود والترمذی عن ثوبان تیسری حدیث مین ہی لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک متفق علیه من حدیث معاویة چوتھی حدیث مین واردہی لا یزال طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة رواہ الترمذی عن معاویة بن قرة عن ابیه وقال هذا حدیث حسن صحیح امر الله اور حتی تقوم الساعة کا ایک ہی مطلب ہے حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفة آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امة قائمة وارد ہے ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس حمل کا نہین ہے لکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی ببقاء اسلام و گروہ اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء راست مراد ہون یا ملوک ملت غرضکہ کوئی یہ چاہے کہ ہم اسلام کو روئے زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گمنام کر دین تو یہ دعوی نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی ہمنے تو کسی تاریخ موافق مخالف مین یہ نہین پایا کہ کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان غلبہ شر کا قلت خیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد اونکے یہی حال رہے گا جب وقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت البتہ ایکسو بیس برس پہلے سے سب بدہی ہو نگے جو اللہ پاک کا نام تک نہ لینگے اسی وجہ سے اونپر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا امن ہی جسدن اسلام نہوا اوسیدن پہر دنیا کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ متمتع اوس سے غیر مسلمان بہی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نہ رہے گا تو پہر کوئی حالت منتظرہ بہی قیامت آنے کے لیے نہوگی وما امر الساعة الا کلمح البصر او هو اقرب کا ظہور ہو جاوے گا یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین اللہ کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ فلاسفہ و دہریہ وغیرہ

امم دنیا کا مذہب نہو کہ جسکو دیکھو وہ ایک نئی گپ مار گیا ایک تازہ ڈھل ہانک گیا ایک کا
عقیدہ دوسرے سے نہین ملتا دو چار حکماء مین بھی مذہبی اتفاق نہین سیکڑون کا کیا ذکر
ہی الٰہیات نبوات مین اگر اتفاقاً اصل اعتقاد مین ہمزبان ہین تو فروع مین پورے اتباع
شیطان ہین ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا یہ اسلام وہ دین
ہی جسنے جہان بھر کے ملل ونحل کا بطلان ادلۂ نقلی وعقلی سے ثابت کر دکھایا ہی جسنے اس
ملت کے علماء سے بحث کی وہ میدان مناظرے سے ایسا دُم دبا کر بھاگا کہ پھر اوس نے
پشت پھیر کر نہ دیکھا جو علوم اس امت اسلامیہ کو بخشے گئے ہین وہ اگلی پچھلی امتون کے
خواب وخیال مین بھی کبھی نہین گذرے صنائع بدائع تجارت عمارت زراعت رکوب بحار
وغیرہ کوئی علم نہین ہی ان کامون کو دنیا مین ہمیشہ سے جاہل لوگ عالم لوگون سے زیادہ
جانتے کرتے برتتے چلے آئے ہین انما علم با مور دنیا کم جسکا نام علم ہی جس چیز کے جاننے
سے آدمی عالم ہوتا ہی انسان کامل سمجھا جاتا ہی وہ کسی قوم و مذہب کو سوا ہی اہل اسلام کے
میسر نہوا اس ملت کے علماء نے سارے بنی آدم کے مذاہب و مشارب کو ایسا چھانا بینا
ایک ایک رگ وریشہ اوسکا پہچان لیا کہ خود اون مذاہب والون کو اوتنی آگاہی اپنے گھربار کی
نہین ہی پھر وہ بیچارے ان مسلمانون سے کیا مناظرہ کرینگے چھوٹا مونہ بڑی بات ہمارے
اس کلام مین جسکو شک ہو وہ مؤلفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم وابن حزم وعبدالکریم
شہرستانی وغیرہم کو ملاحظہ کرے ثلج صدر ہوجاویگا آج کل جہان ذرا حرف شناس ہوئے
کسی مدرسے مین پڑھے مناظرے کو طیار ہو گئے نہ لفظ درست نہ معنی صحیح نہ املاء کس نہ انشاء
ٹھیک آو سپر طرہ یہ ہی کہ اسلام کا رد کرنے لگے عقلی باتین بھی تو بنانا نہین آتا دلیل عقلی کیا
بیان کرینگے خود تو جاہل محض ہین مگر علم پر قدح ہی سچ ہی اس زمانۂ آخر مین کہ ہمدوش قیامت
ہم آغوش ساعت ہی اگر ایسے لوگ عالم نہون تو پھر کون عالم ہوگا ع خرس در کوہ بوعلی سینا +
ایسی ہوحق مین وہی لوگ راہ سے پھسل جاتے ہین جو علم کتاب وسنت سے محروم ہین

گرفتار تقلیدات شوم ہین جسکو خدا نے عقل سلیم نقل قویم عطا فرمائی ہی وہ اسکے دام مین ہرگز نہین آتا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان ان لا مذہبون کے حق مین قرآن شریف مین یون آیا ہی قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار اصل لا مذہب تو یہی ہین تیجپریہ ہین مقلدون نے اہل سنت وجماعت کو ناحق یہ لقب مرحمت فرمایا ہی وہ کہتے ہین

عطای تو بلقای تو بخشیدم

موت کا ذکر

قرآن پاک مین آیا ہی یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت ڈالتے ہین اونگلیان اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈر سے موت کے یہ آیت منافقون کے حق مین اوتری ہی انکو آخرت کا یقین نہین اسلیے مرنے سے ڈرتے ہین دوسری آیت مین ہے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون تم کسطرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہی پھر جلاوے گا پھر اوسی پاس اولٹے جاؤ گے نطفہ مردہ ہی اوسکو زندہ کیا پھر موت دُنیا پھر حیات آخرت ہوگی تیسری آیت مین کہا ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون پھر اوٹھا کھڑا کیا ہمنے تمکو مرگئے پیچھے شاید تم احسان مانو یہ بنی اسرائیل کو کہا دنیا مین بجلی سے انکو مار کر پھر جلا دیا جسنے یہان جلایا وہ کیا آخرت مین پھر زندہ نہین کرسکتا ہی عزیر علیہ السلام کو سو برس مردہ رکھا پھر جلایا اونہون نے کہا رہا مین ایکدن یا کچھہ کم فرمایا نہین تو رہا سو برس عیسی علیہ السلام کے ہاتھہ سے حکم دیکر دو ایک مردے زندہ کرا دیئے چوتھی آیت مین کہا الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف حذر الموت فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم تو نے نہ دیکھے وہ لوگ جو نکلے اپنے گھرون سے وہ ہزارون تھے پھر کہا اونکو اللہ نے مرجاؤ پیچھے اونکو جلادیا پانچوین آیت مین ہی وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا کوئی جی مر نہین سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ہی جب یہ ٹھہری کہ وقت سے پہلے نہ مرینگے تو پھر

خدا کی راہ مین جان جھونکنا کیا مشکل ہے تو چھٹے آیت مین ہی قل فادرؤا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو تو معلوم ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہین کوئی جی اوسکو ہٹا نہین سکتا ساتوین آیت مین ہی کل نفس ذائقة الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا پیچھا نہین چھوٹتا امیر بڑے چھوٹے سب برابر ہین مومن کافر سب یکسان ہین اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت مین ہی ولیست التوبہ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آوے ایسے کو موت کہنے لگا مین نے توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین یعنی کافر کے اور اوس عاصی کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہین ؎

توبہ ہا را نفس باز پسین دست زدست ٭ بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند ٭

نوین آیت مین ہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة جہان کہین تم ہوگے موت تمکو آپکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین یعنی کوئی حصن مرنے سے نہین بچاتا موت ہر جگہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت مین ہے ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کیطرف پھر آپکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اتنی بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ مین گیارہوین آیت مین ہی ھو الذی یتوفاکم باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اوٹھاتا ہی وعدہ پورا کرنیکو سونا مرنے کا بھائی ہی اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی حد نفخ صور تک ہی رات کو مر کر صبح کو جینا دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارہوین آیت مین ہی ولکل امة اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک وعدہ

ہی جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اللہ نے جسطرح ہر آدمی کے لیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لیے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس مدت
تک بقا، اوسکا ہوتا ہی پہر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہے پہر مر گئے ملک دوسرون کو ملا ۵

دور مجنون گذشت نوبت ماست　　　ہر کسی پنجروز نوبت اوست

تیرہوین آیت مین ہی ولقد اهلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا ہم کہپا چکے وہ سنگتین
تم سے پہلے جب ظالم ہو گئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
هو یحیی ویمیت والیه ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پہر جاؤ گے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فهم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پہر کیا اگر تو مر گیا تو وہ رہ جاوینگے کافر کہتے تھے
یہ دہوم دہام اسی شخص تک ہی جہان یہ مرا پہر کچہہ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم بھی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان هی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین کچہہ نہین
یہی جینا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پہر اوٹھنا نہین یہ قول ثمود کا تھا اب بھی دہریہ
نیچریہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگہاڑ سے مر گئی یہ لوگ ویراور دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکہتے اٹھارہوین آیت یہ ہی قل یتوفاکم ملک الموت الذي وکل بکم تو کہہ
مارتا ہی تمکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بہاگنا اگر بہاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پہر بھی پہل نپاؤ گے مگر تہوڑے دنون یعنے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بھی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انک میت وانهم میتون

بیشک تو بہی مرنے والا ہی وہ بہی مرینگے جب خدا کے پیغمبر موت سے نہ بچے تو پہر وہ کون ہی جو جینے کی طمع رکہتے اکیسوین آیت مین ہی الله یتوفی الانفس حین موتہا والتي لم تمت في منامها فیمسك التي قضى علیها الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی ان في ذلك لآیات لقوم یتفکرون اسد کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پہر رکھہ چھوڑتا ہی جنپر مرنا ٹھہرایا اور بھیجتا ہی دوسرو نکو ایک ٹھہرے وعدے تک اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دہیان کرین معلوم ہوا نیند بھی جان کھیچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین کھچکر رہ گئی وہی موت ہی یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہے وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی نبضین اوچھلتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے نہین کھچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمة کانوا فیها فاکهین کذلك واورثناها قوماً آخرین کتنی چھوڑ گئے باغ چشمے کھیتیان گھر خاصے آرام جسمین ہتے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتھہ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین مرنیکے بعد کا حال ہی جو دنیا مین گذرتا ہی فرعون یہہ سب چھوڑ مرا بنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا تیئیسوین آیت مین ہی نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم ہمنے ٹھہرادیا تم مین مرنا اور ہم ہارنہین رہے اس سے کہ بدل لاوین تمھارے طرح کے چوبیسوین آیت مین ہی قل ان الموت الذي تفرون منه فانه ملاقیکم ثم تردون الی عالم الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بہاگتے ہو سو وہ تمسے ملنی ہے پہر پہیری جاؤ گے اوس چھپی کھلی جاننے والے پاس پہر جتادیگا تمکو جو کرتے تہے پچیسوین آیت مین ہی ولن یؤخر الله نفساً اذا جاء اجلها ہرگز نہ ڈہیل دیگا الله کسی جی کو جب پہونچا اوسکا وعدہ چھبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تاکہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہی یعنی مرنا نہوتا تو بھلے برے کام کا بدلا کہان ملتا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل الله اذا جاء

کلا یؤخر لو کنتم تعلمون اللہ کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈہیل نہوگی اگر تمکو سمجھ ہے
وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم نہ زیادہ اٹھائیسوین آیت مین ہے
فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ
این المفر جب چوندلانے لگے تیور اور گہہ جاوے چاند اکٹھے ہون سورج چاند کہیگا آدمی
اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جب سورج پاس آوے گا یا مرتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہی اونتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق
وظن انہ الفراق والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق کوئی نہین
جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اوسنے اٹکل کی کہ اب
آیا چہوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کہچ جانا یہ حال ہی موت
کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربک المنتہی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان
سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بھی برحق ہی اگر یہ بات قرآن
مین نہ آتی تو بھی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین
موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافرون نے اس تھوڑے جینے کے لیے جسکا ہت آجکل
ساٹھہ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکھیڑا آرام چین کا سامان صحت و
تندرستی کا ٹکالا ہی اپنی حسن تدبیر پہ کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین
وبا نہ آنے کو صفائیان کین آپنی اٹکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھہ لیا مگر ہم جب جانین
کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے ندین مرنا تو یقینی ہی یہی کر دکھائین کہ کوئی جی
بیمار نہو کوئی دُکھہ نہ لگے یا دُکھہ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی جو آنی
والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا باتین بہت بناتے ہین معاد کا
انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین
لکن یاد کرنے والے تھوڑے ہین اسلیے انکو وہ عیش بھی کم نظر آتا ہی جسمین غرقاب ہوتے ہین

ورنہ مومن کو دنیا کی ہر مصیبت مین وہ چین ملتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت مین نصیب
نہین مفلسی و آسودگی رنج و راحت ایک امر اضافی ہی حقیقی نہین وہ کون ہی جسکو شام
تک روٹی نہین ملتی خدا اسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرنے مین سب برابر
ہین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ہو چکے ہین تمسے آگے دستور
سو پہرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا مقابلہ پیغمبرون سے
قدیم دستور رہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ ان پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذرے
لکن آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے مر گئے عذاب سے مٹ گئے دوسری جگہہ آیا ہی
وکم اهلکنا من قبلهم من قرن مکنٰهم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء
علیهم مدرارا وجعلنا الانهار تجری من تحتهم فاهلکناهم بذنوبهم وانشأنا من
بعدهم قرنا اٰخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے انسے پہلے سنگتین اونکو جمایا تھا ہمنے
ملک مین جیسا تمکو نہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برستا اور بنا دین نہرین بہتی اونکے نیچے
پہر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور رکھی کی اونکے پیچھے اور سنگت اس سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت وعیش مین کہین بڑہکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
وظلم حد سے بڑہ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کر دئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوگا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین
تو کہہ پہرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریہ نیچریہ بھی مکذب ہین انکا آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھین گے چوتھی آیت مین ہی وکم من قریة اهلکناها فجاءها باسنا بیاتا او هم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھپا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب راتون رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دو وقت سمجھاؤ اوقات عذاب کے ہین ملوک بھی رات کو چھاپا مارتے ہین دشمن غفلت کا

وقت دیکھکر دشمن کے سر پر آگرتے ہین پانچوین آیت مین ہی فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینہون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پہر
جب بھول گئے جو اونکو سمجھایا تھا بچالیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا
گنھگارون کو برے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی عدول حکمی خدا و رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سے مرتے ہین چھٹے آیت مین ہی ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ
یضربون وجوہہم وادبارہم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کبھی تو دیکھے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہ پر اور پیچھے
چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون اس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ساتوین آیت مین ہی ولقد اہلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتہم رسلہم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کھپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے لائے تھے
اونکے پاس رسول اونکی کھلی نشانیان وہ ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یون ہی سزا دیتے
ہین ہم قوم گنھگار کو رسول کی بات کو نمانا یہ بھی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا مقرر ہو گے
ظالم آخر کو تباہ ہوجاتا ہی کوئی ہو آٹھوین آیت مین ہی ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ہدی اللہ ومنہم من حقت علیہ
الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہمنے اوٹھائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہڑدنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا ہڑدنگا وہ جو ناحق سرداری
کا دعوی کرے کچھ سند نہ رکھے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان زبردست ظالم سب ہی ہین
نوین آیت مین ہی واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا
القول فدمرناہا تدمیرا جب ہمنے چاہا کہ کھپاوین کوئی بستی حکم بھیجا اوسکے عیش کرنیوالونکو

اونھون نے بے حکمی کی اوسمین تب ثابت ہوئی اونپر بات سو اوکھاڑ مارا ہمنے اونکو اوکھاڑ کر
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش وفسق سبب زوال دولت ونعمت و ملک و سلطنت ہی
تواریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ نشہ عیش
مین آکر فسق کرنے لگے آخر کو اوس عیش وفسق نے انکو ایسا اوکھاڑا کہ پھر کہین اتا پتا انکا نہ ملا

بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست ——— گر بدولت رسی ومست نگردی مردی

دسوین آیت مین ہی وتلك القرى اهلكناهم لما ظلموا وجعلنا لمهلكهم موعدا
یہ سب بستیان ہین جنکو ہمنے کھپا دیا جب ظالم ہوگئے اور رکھا تھا اونکے کھپنے کا ایک وعدہ
اللہ کے یہان ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہی اوس وعدے پر وہ ہلاک ہوتا ہے
جلدی یا دیر مین یہ بات نہین کہ ظالم کو ہلاک نہو لوگ ناحق بے صبری کرتے ہین گیارہوین
آیت مین ہی وکم اهلكنا قبلهم من قرن هم احسن اثاثا ورءيا قل من كان في الضلالة
فليمدد له الرحمن مدا حتى اذا رأوا ما يوعدون اما العذاب واما الساعة فسيعلمون
من هو شر مكانا واضعف جندا کتنی کھپا چکے ہم سنگتین وہ انسے بہتر تھے اسباب مین
نمود مین تو کہہ جو کوئی رہا بھٹکتا سو چاہیے اوسکو کھینچ لیجاوے رحمن لنبا یعنی ضلالت مین یہان
تک کہ جب دیکھینگے جو وعدہ پاتے ہین یا عذاب وآفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
برا درجہ ہی کسکی فوج کمزور رہی یہ آیت پوری مصداق ہی حکومت فرقہ ضالہ کی جب مہدی
موعود آجاوینگے یا عیسی علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس سارے مرتبہ و کمزوری
فوج جرار کا معلوم ہوجاویگا ابھی تو کوئی مد مقابل نہین ہی بارہوین آیت مین ہی وکم اهلكنا
قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او تسمع لهم ركزا کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتین آہٹ پاتا ہی تو اونمین کسی کی یا سنتا ہی اونکی بھنک ....

مسافرے نرسید از عدم کز و پرسم ——— کہ پیر چرخ کجا برد نوجوان مرا

تیرہوین آیت مین ہی افلم يهد لهم كم اهلكنا قبلهم من القرون يمشون في مساكنهم

ان في ذلك لآيات لاولي النهى سو کیا نہ آئی اونکو سوجھہ اس سے کتنی کھپا دینے ہمنے پہلے اوسے سنگتین یہ پھرتے ہین اونکے گھرون مین اسمین خوب پتے ہین عقل رکھنے والون کو تیجہ ہے اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہوسکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکھے سمجھے کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح مٹ گئے کیا کیا تھا وہ کام ہم نکرین نہین تو پھر وہی آتش کاسے مین ہی سے این سطر جادہا کہ بصحرا نوشتہ اند + یاران رفتہ از قلم پا نوشتہ اند + چودہوین آیت مین ہی فکاین من قریۃ اھلکناھا وھي ظالمۃ فھي خاویۃ علی عروشھا وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا فانھا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التي فی الصدور سو کئی بستیان ہمنے کھپا دین وہ گنہگار تھین اب وہ ڈہیسے پڑے ہین اپنی چھتون پر کتنے کوئین نکمے پڑے کتنے محل گچگیری کے کیا پھرے نہین ملک مین جو ان کے دل ہوتے جنسے بوجھتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچھہ آنکھین اندہی نہین ہوتین پر اندہے ہوتے ہین دل جو سینون مین ہین یہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد وثمود وغیرہا کی بستیون امم کے گھر بار ون کا یہی حال ہوا اس امت مین بھی نمونہ اوسکا اتبک موجود ہی عمارات بنی امیہ محلات عباسیہ دواوین تیموریہ کو دیکھو سب اوندھے جھو پڑے ٹوٹے گھر نکمی باولیان پڑی ہین جنھین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لکن اکثر خلق دل کی اندہی ہی انکو کسیطرح عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اونسے یعنے ہماری نشانیون سے منکر ہوگئے اونکو یقین جان چکے تھے اپنے جی مین بے انصافی وغرور سے سو دیکھہ کیسا ہوا آخر بگاڑنے والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیقت ابتو سارے اہل عالم پر اس مدت تیرہ سو سالمین ظاہر ہوچکی ہی دلمین سب نے خوب یقین کرلیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بے انصافی وغرور سے اوسکو قبول نہین کرتے اوسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی فکر وسعی بجالاتے ہین جیسا انجام اگلے

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بھی ہوگا پڑے نامین سولہوین آیت مین ہی وکم اهلکنا من
قریۃ بطرت معیشتها فتلك مساکنهم لم تسکن من بعدهم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کھپا دین ہمنے بستیان جو اترا چکی تھین اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گھر بسے نہین اونکے
پیچھے مگر تھوڑے دن ہم ہی ہین آخر سب لینے والے سترہوین آیت مین ہی الم یروا کم اهلکنا
قبلهم من القرون انهم الیهم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آتی سب مین کوئی نہین جو اکٹھی نہ آوین
ہمارے پاس پکڑے اٹھارہوین آیت مین ہی کم اهلکنا من قبلهم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا
خلاصی کا انیسوین آیت مین ہی فاهلکنا اشد منهم بطشا ومضی مثل الاولین
پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے چلی آئی ہی حقیقت پہلون کی یعنی شبہہ اگلی امتین
حال کی امتون سے بہت زیادہ سخت و درشت تھین جب وہی موت سے نہ بچین تو انکو
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آنکھہ کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندھے
ہین بیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منهم فانظر کیف کان عاقبة المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکھہ تو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا اکیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلهم اهلکناهم انهم کانوا مجرمین جو انسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار
بائیسوین آیت مین ہی ولقد مکناهم فیما ان مکناکم فیه وجعلنا لهم سمعا وابصارا
وافئدة فما اغنی عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اذ کانوا یجحدون
بآیات الله وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن ہمنے مقدور دیئے تھے اونکو جو تمکو مقدور
نہین دیے اونکو دیے تھے کان آنکھین دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تھے اوپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اولٹ پڑے اونپر جس
بات سے ٹھٹھا کرتے تھے دل کان آنکھہ دینے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کام مین عقلمند تھے

یہ عقل اونکی کچھہ کام نہ آئی آج کل کی سلطنتین بھی دل کان آنکھہ اچھے رکھتے ہین صنائع
و فنون دنیا مین قوانین انتظام مین بڑے عقلمند ہین لکن آخرت مین یہ کچھہ اونکے کام آویگا
اوسطرف سے انکے دل پر مہر لگی ہی کان آنکھہ پر پردہ پڑا ہی جب خدا کا وعدہ دیکھین گے
جانین گے ڈھیل نپائی تھی دنیا مین مگر ایک گھڑی دن تینتیسوین آیت مین ہی افلم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم دمر اللہ علیھم وللکافرین
امثالھا کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھاڑ
مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین اس آیت مین تصریح ہی اس بات کی
کہ کافرون کا انجام وہی ہی جو اگلے منکرون کا انجام ہوا چودہوین آیت مین ہی وکاین من
قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اھلکناھم فلا ناصر لھم کتنی تہین
بستیان جو زیادہ تہین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر
کوئی نہین اونکا مددگار چھبیسوین آیت مین ہی وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھم اشد منھم
بطشا فنقبوا فی البلاد ھل من محیص ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او
القی السمع وھو شھید کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین اونکی قوت زبردست تھی ان سے
پھر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بھاگنے کو ٹھکانا اسمین سوچنے کی جگہہ ہی اوسکو جسکے اندر
دل ہے یا لگاوی کان دل لگا کر یہ توفیق فکر و عبرت اگر کسیکو ہی تو انھین مٹھی بھر مسلمانون کو ہی
باقی سارے دنیا والے بی سوچ ہین اسی دنیا کا مرنا جینا جانتے ہین چھبیسوین آیت مین ہی ولقد
اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر ہم کھپا چکے ہین تمھارے ساتھہ والون کو پھر ہی کوئی سوچنے
والا یہ سب آیات خبر دیتے ہین اگلی امتون کے حالات سے اور انکی موت سے اگلون کے
قصے پچھلون کے لیے عبرت و نصیحت ہوتی ہین مصیبت و آفت کو دلپر معتبر کے ہلکا کردیتے
ہم ایسے وقت اس دنیا مین آئے کہ دنیا تمام ہونے کو طیار ہی ہمنے وہ زمانہ پایا جسمین آفت
ویلا جو اگلی امتون مین الگ الگ تھے وہ سب یہان جمع ہی ہمنے اپنی دو کمائی سے ۔۔۔

لگائی دن تھوڑا رہگیا ہی اگر سودا اچھا ہوا تو دگنی مزدوری ملیگی برا ہو تو نہ ادہر کے ہوئے نہ
اودہر کے جسطرح ہر انسان کیصورت علحدہ ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم وقبیلہ کا بلکہ ایک ہی مان باپ سے کیون نہو ہر آدمی کی معاش کا ڈہنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کہانے پہننے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی حرفہ کرتے ہون اسیطرح
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سبکے سب بیمار ہوکر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عذاب مسخ وخسف وغیرہ مین گرفتار ہوکر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر بشر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی وہ کون بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو پہر بوڑہون کی نسبت جوان
جوانون کی نسبت بچے زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم ہین جو اپنی عمر سے خاطرخواہ متمتع ہون
جو چندے دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ مفلس ہوجاتی ہین
ریاستین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امراء کے رشتہ داری سے کوئی کسی طرح کوئی وراثت سے کوئی مکروفریب سے کوئے
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم وتغلب سے کوئی جاہ علم وفضل سے آسودگی کو پہونچتا ہی ہمیشہ
چال دنیا کی اسی طور پر چلی آئی ہی یہ سب کچھ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچا سبکے
سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین ع تانتا لگا ہی ایک یہان سے وہان تلک + جب تک بدن
مین جان ہی ہر کام ہوسکتا ہی ایمان مل سکتا ہی جب مرگئے کچھ تدارک یہان کے حالون کا مون کا
نہین کرسکتے بڑی بدبختی سمجھو اوسکی جو اس ذراسی زندگی پر آخرت کو بھول گیا ان ہزارون
نشانیون کو چھوڑ کر دیکھنہ اخلد الی الارض کا نمونہ بنا ان سب آیتون کو اگلے سلاطین اگلی
امتون کا آئینہ سمجھو موت کے لیے ایسی فکر کرو کہ یہ جان جو ایک بیبہا جوہر ہی ہر سانس اوسکے
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امراء کا طغیان دولت کا
نشان تمکو دہوکا ندے تلک الایام نداولہا بین الناس ہر دم یاد رہے تم سمجھتے ہوگے

کہ یہ اسن ہمیشہ یون ہی قائم رہیگا یہی باغ چشمے بنے رہین گے یہی درخت یہی کھیتی یہی میوی مدام
ملتے رہین گے یہ تمھارا کچا دہیان ہی اگلے تمسے بھی زیادہ عیش و عشرت مین تھے اونکو قوت
بدن شدت بدن کثرت دولت بہت نعمت میسر تھی آخر اونکا انجام یہی ہوا جو ان آیتون مین
مذکور ہی تم قیامت کو دور نسمجھو وہ تو اچانک آویگی اتنا ہی سمجھہ لو کہ جو مرا اوسکی قیامت تو
آگئی اس قیامت کے لیے بھی تو کچھہ بندوبست کرنا ضرور ہی قبر مین بہشت دوزخ دکھلا دیتی ہین
منکر نکیر سوال کرنے کو آتے ہین پھر عذاب ہی یا ثواب القبر روضة من ریاض الجنة او
حفرة من حفر النار قرآن مین نقل فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون اون لوگون پر افسوس
آتا ہی جو دعوی اسلام کا رکھتے ہین کام کفار کا سا کرتے ہین انکی موت اگر اونکی سی موت نہو
تو پھر کیا ہوگا تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑے سلاطین و ملوک و امراء و رؤسا ایسے
ہوئے ہین جنکی موت اچھے حال مین ہوئی باقی سب کی موت نہائی کسی مصیبت و بد انجامی
سے نہین ہوئی ؎ شہے کہ تاج مرصع صباح بر سرداشت + نماز شام ورا خشت زیر سر
دیدم + فرعون ڈوب کر مرا کوئی آگ مین جلا کسیکی کھال اودھیڑی کسیکو ذبح کیا کسیکو زندہ
دیا کسیکو بی کفن گڑھے مین داب دیا کسیکی نماز جنازہ تک نہوئی کوئی قید مین مرگیا
یہ انجام سلطنت کا تو دنیا مین ہمنے تمنے سبنے اپنی آنکھون سے دیکھا کان سے سنا آخرت
مین خدا جانے کیا معاملہ ہوگا آخرت کو جلنے دو پہلے منزل تو قبر ہی وہین آٹے دال کا بھاو
انکو معلوم ہوگیا ہوگا رہی بیچارے غریب مسلمان اونمین گنتی کے ایسے ملین گے وہ بیتے
مشکل سے جنکی موت اچھی نہوئی نہین تو جو مومن مسلمان محسن خدادان ہین وہ ہمیشہ
کلمہ پڑھتے ہوئے مرتے ہین مرنے مین سب بلاؤن سے بچے ہوئے ہین کتب طبقات سلف
و ایمۂ حدیث کو دیکھو کس عمدہ طور پر انتقال کیا کس یقین کے ساتھ ہشاش بشاش چلے گئے
من احب لقاء الله احب الله لقاءه دولتمند دنیا دار اپنے ساتھ حسرت لیجاتے ہین
اہل تقوی کے ساتھ ایمان اسلام جاتا ہی ؎ تو کی بود لہ ایشان دسی کہ توانی

جنوبین دو رکعت و آنہم بصد پریشانی + ملوک عادل کا بیشبہہ بڑا رتبہ ہی مگر کوئی بتاوے تو کہ کبھی کہین عدل سنا دیکھا بھی گیا ہی ہان انبیا و رسل یا اونکے اتباع عادل تھے سو وہ مدت سے سو گئے اب تو جور عدل ہی ظلم انصاف ہی دہریت دین ہی نفسانیت مذہب ہی انکار معروف تعریف منکر مشرب ہی موت خواب مین بھی یاد نہین آتی یاد کیا آوے ملوک کے مجالس دربار مین مرنے کا ذکر کرنا منع ہی اس ذکر کو شوم و نحس سمجھتے ہین گویا انکو مرنا ہی نہین ہی اسلام مین تو یہ حکم ہی کہ موت کو بہت یاد کرو یہ لذتون کو کاٹتی ہی مزہ بگاڑتی ہی قبرون کی زیارت کرو کہ دل دنیا سے سرد ہو یارون کو دیکھو کہ موت کے نام سے بد سکتے ہین سیکڑون کو راتدن مرتے دیکھتے ہین لکن اپنی موت کبھی انکو یاد نہین آتی تا بعد موت کا کیا ذکر ہی ؎

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست فرداست درین بزم زما ہم اثری نیست

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے

جسکو دنیا کی محبت اولاد و اموال کی الفت نہین خدا کا محب آخرت کا معتقد ہی اوسپر موت آسان ہی جو اسکے خلاف ہی اوسپر موت مشکل ہے دنیا دار موت سے بھاگتے ہین دیندار موت کو خدا کی راہ مین ڈہونڈہتے پہرتے ہین ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

طلب علم کتاب و سنت مین مرنا سفر حج مین جان دینا شغل تعلیم مین وفات پانا صالحات باقیات کی تدبیر مین انتقال کرنا عبادت خالص خدا مین مرنا کوئی نیک کام خاص وقت موت کے کرنا اچھی وصیت کر جانا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینا اچھی موت ہی مگر اسطرح کی موت جب ہی ہاتھ لگتی ہی کہ ان نیک کامون مین گھسا رہے ڈوبا رہے نہین تو جو شغل جس آدمی پر غالب ہی مرتے وقت اوسی دہیان مین مرجاتا ہی قبر سے بھی پھر اوسی خبط مین اوٹھتا ہی ع

چہ میرد مبتلا میرد چہ خیزد مبتلا خیزد + قرآن پاک مین موت کو منجملہ نعمتون کے گنا ہی پھر

قبر کا ذکر کیا ہی فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ پہر مارا اوسکو تاکہ ثمرہ اوس مشقت کا جو تحصیل کمال مین
کی تھی حاصل کرے عالم برزخ مین آثار اعمال کے دیکھے اگر موت نہوتی آدمی ہمیشہ کشاکش
اعمال شاقہ مین رہتا اس مشقت کا کچھہ ثمرہ نہ دیکھتا موت ایک پل ہے دوست کو دوست کے
پاس پہونچا دیتا ہی سب سے پہلے دنیا مین جسکو موت آئی نوع بشر سے ہابیل ہین انکو انکے بھائی
قابیل نے مار ڈالا پہر حیران ہوئے کہ اس لاشے کو کیا کرین چادر مین لپیٹے ہوئے اپنے ساتھ
لیے پہرتے تھے ایک کوّے کو دیکھا کہ اوسنے دوسرے کوّے کو مارا پہر چونچ سے زمین کو کھود کر
اوسمین دفن کیا اوسپر بہت سی مٹی ڈالکر لاش چھپا دی قابیل نے بھی یہی کیا پہر جب آدم
علیہ السلام نے وفات پائی فرشتے آسمان سے آئے نہلایا کفن کیا قبر کھودی دفن کیا یہ تعلیم
الٰہی پہلے تو بواسطۂ زاغ ہوئی پہر بواسطۂ ملائکہ یہ دفن ایک بڑی نعمت ہی جو اسلام کو دی گئی
جو مسلمان نہین ہین اونمین کوئی مردے کو پانی مین بہا دیتا ہی ندی نالے دریا مین کوئی
درخت سے لٹکا دیتا ہی کوئی پہاڑ کی چوٹی پر رکھہ آتا ہی کوئی کسی طاق مین بٹھا دیتا ہی کوئی
کسی جنگل مین زمین پر ڈال آتا ہے یہ سب طریقے برے ہین ان صورتو نمین بدن متعفن ہو کر
ہوا کو بودار کرتا ہی درندے پرندے گوشت و اعضا کو لخت لخت کر کے کھا جاتے ہین آدمی کے
عیب ظاہر ہوتے ہین سب کی نظر مین حقارت ہوتی ہی ہنود میت کو آگ مین جلا دیتے ہین اس
خیال سے کہ آگ پاک کرتی ہی بدبو کو دور کرتی ہی یہ لوگ یہ بات نسمجھے کہ آگ خائن ہی جو چیز
اوسکو دین اوسکو کھا جاتی ہی زمین امانتدار ہی جو کچھہ اوسکو سونپین وہ باقی رہتا ہی مردے کا
امین کو حوالے کرنا خائن کے سپرد کرنے سے بہتر ہی آدمی بلکہ جانورون کی جبلت یہی ہی کہ جس
چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہین اوسکو زمین مین دفن کرتے ہین جیسے اموال و خزائن وغیرہ
جس چیز کا نابود کرنا چاہتے ہین اوسکو آگ مین جلا دیتے ہین آدمی کو رستخیز کا روح کو تعلق بدنکا
انتظار لگا ہوا ہی جلانا اس انتظار کے خلاف ہی جلانے مین بہت بیقدری ہی ایسا معاملہ خسیس
ناپاک چیز سے کیا جاتا ہی عزیز چیز جسکا رکھنا منظور رہی اوسکے لیے یہی طریقہ دفن کرنے کا ہی

جب زمین مین دفن کردیا پھر اوسکی بدبو بھی باہر نہین آتی بلکہ رطوبات بدن متعفن ہو کر خشک ہوجاتے ہین سارے عضو واجزا اپنی مقدار وشکل پر رہ جاتے ہین جلانے مین شکل ومقدار ورنگ وصورت کسی کا بھی اثر باقی نہین رہتا اہرام مصر مین جو طوفان سے پہلے بنے تھے ابتک لاشہای اموات موجود ہین آدمی خاک سے بنا ہی ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی اسکو اوسی اصل کے سپرد کرنا مناسب ہی آگ مادۂ خلقت شیاطین وجنات ہی جلنے کے بعد روح لطیف آگ کے دہوئین سے ملکر مشابہ شیطان وجن ہوجاتی ہی یہی مُردے جل بُھنکر زندون کو ایذا دیتے ہین بھوت بن جاتے ہین سو جلانے مین قلب حقیقت ہی دفن مین ارجاع شی طرف حقیقت کی ہے

حکایت

ابتداء اسلام مین ایک لشکر اسلام حدود سیستان مین آیا تھا ایک ہندو عالم لشکر دیکھنے کو گیا کہا سب باتین اچھی ہین مگر اتنی بات کہ تم مُردے کو دفن کرتے ہو آگ مین نہین جلاتے وہان ایک فقیہ تھے اونھون نے کہا ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا جواب دو پھر ہم تمھارے اعتراض کا جواب دینگے ایک آدمی کسی ملک کو جاوے کسی عورت سے نکاح کرے ایک دوسری عورت کو روٹی پکانے پر رکھے بی بی سے اوسکی اولاد ہو وہ چاہے کہ مین سفر کو جاؤن لڑکے کو یہین چھوڑ جاؤن لوٹ کر اپنا لڑکا پاؤن تو وہ لڑکا اوسکی مان کو دیجاوے یا اوس باورچن کو ہندو نے کہا ظاہر ہی کہ مان کے ہوتے باورچن کو نہ سونپے بیٹا تو مان کا ہی نہ اوس باورچن کا فقیہ نے کہا تمنے خوب کہا اب جواب اپنے اعتراض کا سنو جب روح آسمانی دنیا مین آئی زمین سے ایک بدن بناکر اوسکو دیا کھانا پینا کپڑا لتا گھر بار سارے آرام کے کام زمین سے اوسکو ملے آگ نے سوا باورچی گری کے کوئی کام اوسکا نکیا بہت ہوا تو آگ نے زمین کی کچی چیزون کو پکا دیا زمین آدمی کی مان ہی آگ اوسکی باورچی ہی روح نے جو بدن کے لیے باپ کیطرح ہی جب چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے اپنے بیٹے کو جو بدن ہی اوسکی

مان کو سونپ دیا باور چن کو سپرد نکیا ہمند و نے انصاف کیا اس بات کو مان لیا بہر حال
قرآن پاک مین جسطرح موت کا ذکر آیا ہی اسیطرح دفن و قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن و قبر کے
نعیم و عذاب قبر کا ذکر بھی آیا ہی برآء بن عازب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مسلمان سے جب قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیتا ہی یہی مطلب ہے اس آیت کا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و
فی الاخرۃ ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت بمقدمۂ عذاب قبر اوتری ہی مسلمان سے کہتے ہین
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ میرا رب ہی محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام
میرا دین ہی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی مُردے کو دو فرشتے قبر مین اوٹھا بٹھا لیتے ہین
کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہتا ہی مین گواہی
دیتا ہون کہ یہ خدا کے بندے و رسول ہین اوسکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکھہ اللہ نے
اس جگہہ کو جنت سے بدل دیا پھر وہ دونو کو دیکھتا ہی منافق و کافر سے پوچھتے ہین تو وہ کہتا ہے
مین کچھہ نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تھے مین بھی وہی کہتا تھا اوس سے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچھہ جانا بوجھا نہ تو نے قرآن پڑھا پھر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن و انس کے یہ حدیث متفق علیہ ہے
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ ہین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح و شام اوسکو اوسکی جگہہ دکھائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلونمین سے اگر یہان بچگیا تو پھر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پھر بہت سختی ہی حضرت ؐ
نے فرمایا مینے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک دردمند نہین دیکھا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑہی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

قبر نے دبوچا حضرت کی دعا سے نجات ملی تو پھر کسی دوسرے کو کیا اطمینان ہی سورۂ تبارک الذی
عذاب قبر کے بچانے کے لیے اکسیر ہی دو رکعت نفل مین عشا و وتر کے بعد پڑھنا اوسکا عذاب
گور سے بچاتا ہے احوال برزخ مین کتاب تخار التنکیت بہت اچھی معتبر کتاب ہی تین دن ہر آدمی پر بھاری
ہین ایک دن ولادت کا دوسرا دن موت کا تیسرا دن بعث کا جو ان تینون دنونمین سلامت
رہا اوسکی بن آئی جو اچھا نہ رہا اوسکا خدا حافظ ہی قرآن شریف مین ہی وسلام علی یوم ولد
ویوم یموت ویوم یبعث حیا ـه گر ناز کند فرشتہ بر پاکی ما + گہ عار کند دیو ز بیباکی ما +
ایمان چو سلامت بلب گور بریم + احسنت برین چستی و چالاکی ما + رب انت ولیی فی الدنیا
والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

فائدہ

آج کل یہ غلغلہ ہی کہ ملک مصر علاقہ سودان مین کسی شخص نے دعوی مہدویت کا کیا ہی چنانچہ اب
وغیرہ اخبارات انگریزی و اردو مین نام اس شخص کا محمد احمد بن عبد اللہ لکھا ہی اسکو بلفظ تمہدی
و مہدی کاذب تعبیر کیا جاتا ہی بعض کم علم لوگون نے یہ خیال کیا ہی کہ ہو نہو یہی شخص مہدی موعود
ہو جو کہ یہ خیال اکا بالکل باطل بے اصل ہے اسلیے اس جگہہ مختصر حال مہدی موعود منتظر کا لکھا
جاتا ہی یہ حال اخبار و آثار صحیحہ مین آیا ہی بعد دریافت اس حال کے پھر کسی سمجھہ دار کو کسی شخص کے
حق مین بدون علامات صحیحہ کے انشاء اللہ تعالی یہ گمان نہوگا نہ کوئی مسلمان تیرے میرے کہنے پر
دہوکے سے کسیکو مہدی سمجھے گا ہان جب سچ مچ کے مہدی آجاوینگے تو اوسوقت سبکو یقین ہوگا
کہ جنکے آنے کی مدت سے دہوم دہام ہی وہ یہی حضرت ہین

فائدہ

مہدویت کا دعوی اس امت مین بہت لوگون نے کیا ہی کوئی انمین نیک تھا کوئی بدکوئی
طالب جاہ و دنیا تھا کوئی طالب دولت دنیا کبھی بعض لوگون نے کسی کے حق مین خود بخود یہ گمان کر لیا
کہ وہ مہدی ہی اگرچہ اوس شخص نے نہین کہا کہ مین مہدی ہون جسطرح محمد بن حنفیہ کو بعض نے

مہدی ٹھہرایا تھا یہ علی مرتضی کے بیٹے تھے انھوں نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں کسی نے
کہا جعفر بن علی بن حسین مہدی ہیں حالانکہ اونکو اس دعوے سے انکار تھا کسی نے کہا محمد
بن عبداللہ محض ملقب بنفس زکیہ مہدی ہیں کسی نے کہا عمر بن عبدالعزیز مہدی ہیں کسی نے
موسی بن طلحہ کو مہدی ٹھہرایا مگر یہ سب اپنی مہدویت کا انکار کرتے رہے [illegible] ہجری میں
ایک شخص ساکن کربلا نے جسکے بہت سے شاگرد و خادم تھے کہا میں مہدی ہوں [illegible] میں [illegible]
نام ایک شخص نے یہی دعوی کیا تھا شروع [illegible] ہجری میں [illegible] نے کہا میں مہدی
ہوں اہل سوس اوسکے تابع ہو گئے شہر زور کے پہاڑوں میں یک گانون میں [illegible] نام وہاں
محمد نام ایک آدمی نے کہا میں مہدی ہوں یہ شخص حدود [illegible] میں تھا ملک مغرب سے محمد
بن تومرت اوٹھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں یہ بڑا کذاب ظالم متغلب تھا عبداللہ مہدی [illegible]
قداح نے پہلے دعوی مہدویت کا کیا تھا جب ملک پر غلبہ پایا تو کہا میں مہدی ہوں یہ وہی تھا
یہ دونوں ملوک قرامطہ باطنیہ میں ہیں ملک اکراد میں ایک شخص عبداللہ [illegible] نے اپنے بیٹے
کا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا میں [illegible] میرا بیٹا مہدی ہوگا [illegible]
[illegible] اوسنے کہا میں مہدی ہوں [illegible] رباط میں [illegible]
آدمی کا نام سعادت تھا [illegible] سعادت نے [illegible] کہا کہ سعادت [illegible] اور
[illegible] گروہ [illegible] کہا میں مہدی ہوں
محمد بن عجلان کے حق میں بھی یہی خیال کیا گیا [illegible] شیخ ادریس [illegible]
شیخ علی متقی نے بھی دعوی مہدویت کا کیا تھا لیکن پھر رجوع [illegible] نام ایک
شخص نے دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں ایک گروہ نے [illegible] قبول کیا [illegible] اس
گروہ کے لوگ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں انکو مہدوی [illegible] کہتے ہیں بعض اہل عظیم آباد نے
[illegible] سید احمد بریلوی کے بھی یہی گمان کیا حالانکہ انھوں نے کبھی صراحۃً یا اشارۃً یہ دعوے
نہیں کیا تھا حال میں ایک شخص مقام العبید [illegible] سودان ملک مصر میں ہی اوسکو لوگ مہدی

کہتے ہین مگر سنا گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ صدور اس دعوی کا اس تیرہ سو برس
مین کبھی صلحا سے کبھی امرا سے کبھی کسی متغلب سے بار ہا ہوا ہے اشرار نے یہ دعوے
ملک گیری کے لیے کیا تھا اخیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہی عوام کا حال یہ ہی کہ جب
کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب
تو اوسکی تصدیق کو نیکو طیار ہو جاتے ہین اوسکے حال و قال کو احادیث نبوت پر عرض نہین کرتے
اگر عرض کرتے تو ایسے خیالات باطلہ مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھ پاسن چکے ہین کہ جسنے ایسا دعوی
کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہی اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو اثر اون امور کا معلوم ہوتا جو
وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آنیوالے ہین
وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی نکرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے باکراہ تمام کیا دینگے
پھر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود منتظر ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل

جب سے دین اسلام لہو ولعب ٹھہر گیا ہی یارون نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس غریب مسلمان کو
متقی پایا اوسکا نام وہابی رکھدیا جس امیر کو باغی دیکھا اوسکو لقب مہدی کا بخشا ظہور مہدی موعود کو
ایک لاف وگزاف سمجھ لیا ہی یہ نسمجھے کہ جب تک مدعی کاذب دعوی مہدویت کا کرتے ہین تب تک
تو یہ ہنسی دل لگی ہو بہی سکتی ہی مگر جبکہ مہدی صادق آجاوینگے تو اوسوقت کسی سے بھی بجز قبول
واطاعت کے کچھ بھی بن نپڑے گا

فائدہ

کچھ نرے مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کی نہین ہین کہ لائق مضحکہ ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین
ایک شخص کا انتظار ہی اوس منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین
ترسا نزول عیسی علیہ السلام کے لیے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر کلجگ مین ایک کلنکی
اوتار ہوگا [illegible] شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری سے سمجھے

پانچ برس کی عمر مین سرداب سامرہ مین چھپ گئے آخر زمانے مین نکلین گے پھر یہود کا یہ خیال
ہی کہ جسکے وہ منتظر ہین وہی شخص حاکم دنیا ہو جاویگا ساری خلق کو یہودی کر دیگا نصاری کو یہ
گمان ہی کہ جب مسیح علیہ السلام آوینگے ساری دنیا مین یہی مذہب عیسوی جاری ہو جاویگا شیعہ کو
یہ ظن ہی کہ مہدی سبکو رافضی بنا ڈالین گے سنیون کا بیج بھی باقی نرکھین گے ہنود سمجھتے ہین کہ
یہ اوتار سبکو ہندو بنا دیگا اوسی کی راج کا ساری دنیا مین ڈنکا بجیگا مسلمان سنی یہ اعتقاد رکھتے
ہین کہ مہدی علیہ السلام حامی سنت ماحی بدعت ہونگے انکے وقت مین کوئی دین سوا اسلام کے
باقی نرہیگا سو حق بات یہی ہی اسکے سوا جو کچھہ ہی وہ سب باطل ہے کسی کے دعوے پر سے
کوئی دلیل قائم نہین ہی مگر اہل حدیث کے دعوے پر کہ یہ سب اخبار و آثار مفید انکے مدعا کے
ہین ہان اتنی بات ہی کہ ابن خلدون نے خلاف جمہور اس دعوے کے تضعیف کی ہی اسکی بنیاد
پر کہ ظہور و غلبے کے لیے عصبیت کا ہونا ضرور رہتا ہی سو قریش کی عصبیت ابکہین باقی نہین
ہی پھر اگر مہدی آئے بھی تو وہ بدون عصبیت و حمیت قومی کے کیا کر سکتے ہین دوسری بات
یہ کہی ہی کہ احادیث مہدی ضعیف الاسناد ہین ضعیف حدیثون پر حکم قطعی نہین لگ سکتا سو جواب
پہلی بات کا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے تھے تو گو عصبیت قریش اوس وقت
موجود تھی مگر سب کے سب دشمن ہو گئے تھے کسی سے کچھہ بھی مدد نملی تائید الٰہی نے اپنا کام کیا اسیطرح
یہ بھی مؤید من اللہ ہونگے عصبیت پر کچھہ دارمدار نہین ہی ع خدا خود میرسامان ست ارباب
توکل را ع کبھی اجنبی عصبیت وہ کام کرتی ہی جو اپنے قوم والے نہین کرسکتے ع مردی از غیب
برون آید و کارے بکند + دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ اگرچہ صحیحین مین احادیث ظہور مہدی
موجود نہین ہین لکن سنن و مسانید و معاجم مین یہ احادیث بطرق کثیرہ آئے ہین بعد صحیحین کے
یہی کتابین اسلام مین حجت ہین مانا کہ بعض یا اکثر اخبار آثار ضعیف ہون لکن کثرت روایت سے
حد تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین آذاعہ مین ضعف اسانید کا بھی الگ الگ جواب دیا گیا ہی جسکے
بعد پھر کچھہ شک و شبہہ قوت احادیث مذکورہ مین باقی نہین رہتا ہی ہمنے مانا کہ مہدی نہ آوینگے

ہمارا کیا نقصان ہے اور یہ کہنا کہ شکست اسلام کی اونکے آنے پر موقوف نہین ہی حق و باطل
مین تمیز کرنے کو قرآن و حدیث کافی و افی شافی ہی مسلمان اگر آج پابند احکام اسلام ہو جاوین
تو پھر وہی اوج موج ہی مگر یہ ہونا معلوم اسلیے کہ قیامت کا آنا برحق ہی قیامت کے آنے کے
لیے غربت اسلام ضرور ہی اگر اسلام قوی رہے مسلمان غالب ہون تو پھر قیامت کیون آنیکی
کیا حاجت ہی قیامت تو جب ہی آویگی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے شر خیر پر غالب آجاوے
ع آتش کر ابسوزد بولہب گر نباشد + تم مہدی کو رہنے دو نزول عیسی علیہ السلام تو متفق علیہ
نصاری و اہل اسلام ہی تم کہین اونھین کو اوترنے دو پھر معلوم ہو جاویگا کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے
اگر اسلام کی ساری پیشین گوئی آجتک سچی نکلی ہی تو یہ خبر بھی بالیقین سچی ہی کہ زمانہ اخیر مین
اہل بیت نبوت سے ایک شخص مہدی نام ظاہر ہونگے اونھین کی لگ بھگ عیسی علیہ السلام
بھی آسمان سے زمین پر اوترینگے جسطرح عیسی علیہ السلام نے انجیل مین خبر فارقلیط کی دی تھی
جسکا ترجمہ لفظ احمد ہی اسیطرح احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نزول عیسی علیہ السلام کی دی
ہی حدیث کو جانے دو خاص قرآن مین انکے آنے کی رمز موجود ہی وانہ لعلم للساعۃ اسیطرح جسنے نزول
عیسی کی خبر دی ہی اوسی نے احادیث کثیرہ مین یہ بھی فرمایا ہی کہ مہدی آوینگے یہ احادیث ترمذی
نسائی ابوداود بیہقی وغیرہ مین موجود ہین ❁

فائدہ

مہدی کا نام بعض احادیث مین محمد آیا ہی بعض مین احمد باپ کا نام عبداللہ ہو گا مان کا نام
آمنہ کنیت ابوعبداللہ ہوگی یا ابوالقاسم شیعہ کا یہ خیال کہ نام انکا محمد بن الحسن ہی ۲۵۵ھ مین
پیدا ہو کر تہ خانہ سامرا مین چھپ گئے خلاف احادیث صحیحہ ہی تفتازانی نے کہا کل ذلک
ضرب من الجنون والھذیان لقب جابر ہو گا نسب مین سید ہونگے اولاد فاطمہ علیہا السلام
سے بعض روایات مین آیا ہی اولاد عباس سے ہونگے اول صحیح ہی ثانی روایت ضعیف ہی
پھر اسمین اختلاف ہی کہ نسل امام حسن سے ہین یا امام حسین اول اظہر ہی یہ بھی ہو سکتا ہی کہ باپ کیطرف سے

توحسنی ہون ماں کی طرف سے یعنی عباسی ہون ان سب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی جو
اولاد عباس سے ہونگے دوسرے شخص ہین وہ ہو بھی سکتے ہین جو موعود ہونیوالے ہین بعض حفاظ نے کہا
ان کون المہدی من ذریتہ صلعم مما لا نزاع فیہ لکن [illegible] ولا التفات الی غیرہ
کتاب الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہی مہدی مدینہ مین پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان
کیطرف سے کالے نشان نکلین گے لشکر والون کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس مین آویگا مہدی کی
سلطنت جماویگا تین سو آدمی شام سے ادھر آ ملینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے مین بہتر ماہ کا دفعہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مہدی الا عیسی اس حدیث کو ابن حزم نے [illegible]
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر ہاشمی خراسان سے پھر مہدی مدینے سے یہ مدینے
مین پیدا ہونگے مکے مین ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکے والے درمیان رکن و مقام کے
انسے زبردستی بیعت کرینگے [illegible] انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجدد دین ہین اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی دس بیس برس تک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہوسکتا ہی یہ بات کسی حدیث مین نہین آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول مین ظاہر ہونگے علما و صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن اخبار و آثار سے جون
جون سی صدی بتائی سمجھے تھے وہ ٹھیک نہین پڑی سنہ ہجری سے سنہ ۱۳۰۰ تک ہر صدی کو محتمل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر چکی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہین یا نہین اتنی بات تو ضروری ہی علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب گذر گئے
علامات قریبہ نظر آتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا بہت قریب آگیا ہی واللہ اعلم

فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد ہی سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی ہوگی
جیسے روشن تارہ بھون باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھ سیاہ چشم سرمگین [illegible]

ہوئے گال پر تل نشانے پر مہر تن بھاری دونوں رانوں مین کسیقدر بُعد دو عبا سفید پہنے ہوئے جیسے کوئی
بنی اسرائیل مین کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا تن بنی اسرائیل کا سا کرتلی سیدھی ہتیلی مین تل زبان مین لکنت
بات کرتے وقت جب دیر ہوگی بائین زانو پر ہاتھ مارینگے صورت مین علحدہ سیرت مین مثل رسول خدا صلعم کے ہونگے
بائین ران مین بھی تل ہوگا سر پر بال ہونگے کاندہے تک چالیس برس کی عمر ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے
پینتیس برس یہ خلاصہ ہی اون احادیث کا جو انکے حق مین آئے ہین **فائدہ** سیرت مہدی کی یہہ ہی کہ یہ
سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہونگے عمل بحدیث پر مقاتلہ کرینگے سفارینی نے لکھا ہی قال اھل
العلم یعمل بسنة النبي صلعم ويقاتل على السنة لا يترك سنة الا اقامها ولا بدعة الا رفعها يقوم بالدين
اخر الزمان كما قام به النبي صلعم اوله انتهى فتوحات مین اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ علماء مقلد انکے دشمن ہونگے کہینگے
یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی مگر سامنے اونکی تلوار کے کچھ بس انکا نہ چلیگا چار ناچار تابعدار رہینگے انتہی حاصلہ
جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہو گئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام دنیا کے ہوجاوینگے
دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی مال بےحساب دینگے اتنا روپیہ بانٹینگے
کہ کوئی نہ لیگا آسمان زمین والے انسے راضی ہونگے پرندے ہوا مین وحشی جنگل مین مچھلیان پانی مین انسے خوش ہونگی
انکے وقت مین پانی خوب برسے گا پیداوار بہت ہوگی بہت لڑائیان کرینگے خزانے زمین کے نکالینگے شہر کے
شہر فتح کرلینگے ملوک ہند کو طوق بگردن انکے سامنے لاوینگے تین ہزار فرشتے انکی مدد پر ہونگے سب طرف سے
لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیان اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہین جبرئیل علیہ
السلام مقدمۂ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقۂ لشکر پر رہا کرینگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے
بچے سانپ بچھوؤن سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر غلے سے سات سو سیر غلہ پیدا ہوگا
سود خواری شراب خواری زناکاری دور ہوجاویگی عمر بڑے ہوگی بد لوگ ہلاک ہوجاوینگے
کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہیگا وہ امن ہوگا کہ ایک عورت پانچ عورت لیکر اکیلی جا کر حج
کر آئیگی سات یا نو برس تک دہرتی سے حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس
رہینگے اس حساب سے ستر اسی برس کی عمر ہوتی ہی

فائدہ

علامات ظہور مہدی یہ ہین شیخ مرعی نے فوائد الفکر فی المہدی المنتظر مین لکہا ہی کہ سورج چاند کو گہن لگے گا تارہ دُم دار نکلے گا اندہیرا ہوگا رمضان مین ایک آواز سنائی دیگی ذیقعدہ مین نزدیک جمرۂ عقبہ کے درمیان قبائل کے لڑائی ہوگی خسف ہوگا فتنے ظاہر ہونگے انکے پاس قمیص و سیف و رایت رسول خدا ہوگا اس نشان پر یہ لکہا ہوگا البیعة للہ پرندہ انکی تہنہ آبیٹہیگا خشک لکڑی گاڑینگے وہ پہول پہل لے اویگی بادل انپر سایہ کریگا آسمان سے آواز ہوگی کہ یہ اللہ کے خلیفہ ہین انکے کہے پر چلو انکی بات سنو ایک ہاتہہ ظاہر ہوگا وہ اشارہ کریگا کہ انسے بیعت کرو جس سال یہ ظاہر ہونگے اوس سال لوگ بی امیر کے حج کرینگے سات عالم بلاد متفرقہ سے انکی تلاش مین مکۂ معظمہ کو آوینگے آخر حرمین شریفین مین سے نکالکر بیعت کرینگے یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ سے یا بحیرۂ طبریہ سے نکالکر بیت المقدس کے رکہدینگے یہود اوسکو دیکہکر ایمان لے آوینگے مگر تہوڑے بے اسلام رہینگے فرات مین ایک پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا پہلی رات رمضان کی چاند گہن نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا اس علامت مین شیخ مرعی نے تامل کیا ہی مگر ہوسکتا ہی کہ بطور خرق عادت یہ ایک علامت انکے ظہور کی ہو یہ بہی آیا ہی کہ ایک رمضان مین دوبار چاند گہن ہوگا کسی نے کہا تین رات تک لگاتار گہن ہوا کریگا مشرق سے تارا دُمدار نکلیگا چاند کیطرح روشن ہوگا اس تارے کی دُم دونو طرف سے لپٹ جاویگی یا قریب لپٹنے کے ہوگی چمکتے لوگ ڈر جاوینگے سوتے چونک پڑینگے شام مین حرستا نام گانون دہس جاویگا ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نصف رمضان مین ایک آواز ہوگی جس سے ستر ہزار آدمی بیہوش ہوجاوینگے اتنے ہی اندہے اتنے ہی گونگے اتنے ہی بہرے اتنے ہی کواریون کا ازالۂ بکارت ہوجاویگا آنہین کے سامنے عیسی علیہ السلام اوترینگے انکے سوا اور بہی علامات ہین جو حجج الکرامہ مین مذکور ہین بہلا بتاو جس کسی نے آجتک دعوی مہدویت کا کیا ہی کسی ملک کسی قوم مین ہو کوئی علامت بہی ان علامتون مین سے اوسمین پائی گئی ہی جب نہین پائی گئی تو اوسکو کسطرح مہدی موعود سمجہا جاوے عوام تو پیچہے پہرتے ہین ہر آواز کے پیچہے لگ جاتے ہین [illegible]

فائدہ مدت سے دیکھا سنا جاتا ہو کہ دو چار برس کی بعد ہندوستان مین ایک خط
محمد صالح نام کا چھپا آتا ہو اور وہ عبارت مین آدمین لکھا ہوتا ہو کہ اب فلان سال مین سورج مغرب سے
نکلیگا قیامت فلان تاریخ آویگی کاتب خط کہتا ہو کہ مین مدینہ مین ہون روضۂ مبارک سے مینے یہ آواز
سنی یا خواب مین مجکو یہ ارشاد ہوا ہو کچھہ الفاظ نصیحت و توبہ کے بھی اوسمین مندرج ہوتے ہین ظاہر
مین تو دلسوزی اہل اسلام کی معلوم ہوتی ہو مگر خیال کرو تو مٹانا عقیدۂ اسلام کا ہنسانا دشمنون کا
مسلمانون پر مقصود ہو لعنۃ اللہ علی الکاذبین بھلا مہدی کے ظاہر ہونے عیسی کے اوترنے دجال
کے خروج یاجوج ماجوج کے برآمد ہونے سے پہلے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کسطرح ہوسکتا ہی
اسکی کیا دلیل ہی قیامت آنیکی تاریخ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہوئی اس کذاب دجال
وضاع کو کہان سے معلوم ہوگئی حدیث صحیح مین آیا ہی جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ دوزخی ہوگا
بعض جاہلون نے دو قصیدے فارسی کے نکالے ہین کہتے ہین شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئی
ہی جب مطابق اوسکے کوئی امر نہین ہوتا ہے تو اون قصیدہ مین اصلاح الفاظ کیجاتی ہی کہا جاتا ہی
کہ صحیح لفظ یہ ہو اسمین یہ واقعہ وہ واقعہ لکھا ہو وہ سال اب آگیا ہو یا اوس سال کو دو یا چار یا زیادہ یا کم
مدت باقی رہگئی ہو مانا کہ وہ قصیدے انہیں کے ہون بطور کشف یا الہام کچھہ کہا ہو لیکن غیب کا علم
سوا خدا کے کسیکو نہین ہو اولیا کی کشف مین خطا ہوتی ہو شوکانی رح نے فتح ربانی مین لکھا ہی ایک بار
صنعا شہر مین یہ غلغلہ ہوا کہ جمعہ آیندہ کو قیامت آویگی علما نے ہر چند تکذیب کی مگر جاہلون نے
نہانا دھونا تیار ہو کر اوجلے کپڑے پہنکر با انتظار وقوع قیامت یعنی نفخ صور صبح جمعہ کو طرف جنگل کے
نکل گئے ساری دن انتظار کیا اور ساری زاری کی مگر اوس جمعہ کو قیامت نہ آئی غرضکہ اسطرح کے خرافات
عوام مین ہمیشہ بنی رہتی ہی قیامت سے پہلے مہدی کا آنا چاہیے وہ تو ابتک نہ آئے نہ عیسی علیہ السلام
اوترے پھر قیامت کسطرح قائم ہوسکتی ہی اس سے بڑھکر بھی کوئی گناہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب کیجاوے ترتیب فتن کا لحاظ نہو محمد صالح شاہ نعمت اللہ ولی کے کہنے پر ایمان لایا جاوے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** ظہور مہدی سے پہلے ساٹھہ کذاب ظاہر ہون گے کوہ زرد رات

سے نکلیگا اوسپر لڑائی ہوگی تیس دجال نکلین گے دعوی نبوت کا کرینگے علم جاتا رہے گا زلزلے بہت
ہونگے قتل بہت ہوگا راتدن چھوسٹے ہونگے جعفر صادق نے کہا ہی مہدی ظاہر نہون گے جب تک
کہ لوگونکو خوف شدید نہو طاعون نہو سخت فتنے زلزلے بلائین نہ پہونچین عرب مین تلوار چلے لوگون مین
اختلاف پڑے دین مین تشتت ہو حال مین تغیر ہو صبح و شام موت کی آرزو کرین آدمی کو آدمی کھانے
لگے فیا طوبی لمن ادرکہ وکان من انصارہ والویل کل الویل لمن خالفہ امرہ انسے پہلے
سفیانی خروج کریگا بیدا مین خسف ہوگا شام مین زلزلہ آویگا لاکھہ آدمی سے زیادہ مرجاوینگے
سفید گھوڑون کے سوار زرد نشان مغرب کیطرف سے آوینگے قحط پڑیگا موت آویگی حرستا
دہس جاویگا ابقع اصہب اعرج کندی نکلیگا سفیانی کا خروج دمشق سے ابقع کا مصر سے
اصہب کا بلاد جزیرہ سے اعرج کا مغرب سے جرہمی کا شام سے قحطانی کا یمن سے ہوگا ان
سبکے نکلنے کو اقرب علامات مہدی لکہا ہی ورار نہر سے حارث نکلیگا اسکے لشکر کا سپہسالار منصور
نام ہوگا وہ آل محمد کو جگہہ دیگا شاید یہ حارث وہی ہاشمی ہو جو ناصر مہدی ہوگا لشکر سفیانی کو شکست دیگا
پھر ایک لشکر طرف سے سجستان کے آویگا اوسکا سردار ایک شخص بنی عدی مین ہوگا وہ مہدی سے
آملیگا بیعت کریگا **فائدہ** مولد مہدیکا مدینہ ہی ایک روایت مین آیا ہی قریہ کریمہ ہی یہ سنیچر کے دن
دسوین محرم کو وقت نماز عشا درمیان رکن و مقام کی ظاہر ہونگے سفارینی نے کہا اول ظہور
مین خوف قتل سے مکہ کیطرف بھاگ کر مختفی ہوجاوینگے پھر طائف پہونچینگے پھر مکہ آوینگے پھر مدینہ
کو جاوینگے پھر کوفے کو روانہ ہونگے وہان لشکر سفیانی سے شکست کھا کر پھرینگے وزیر مہدی
مشرق سے آکر لشکر سفیانی کو شکست دیگا مہدی تعاقب سفیانی مین شام پہونچکر عتبہ بیت المقدس
پر سفیانی کو ذبح کرینگے جسطرح بکری ذبح کیجاتی ہی اس فتح کے بعد روز بروز ملک مہدی کو
ترقی ہوگی ملوک ارض اطاعت کرینگے ایک لشکر ہند مین آکر یہان کے ملوک کو طوق بگردن کرکے
سامنے مہدی کے لیجاویگا **فائدہ** مدت مہدی علیہ السلام مین روایات مختلف آئی ہین
پانچ برس یا سات برس یا نو برس یا انیس برس یا بیس برس یا تیس برس یا چالیس برس زندہ

ہوینگے نوبرس نصاری سے صلح رہیگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور وقوت کے ہو
اشاعہ مین چالیس برس کو ترجیح دی ہو سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہو ایک
روایت مین یون آیا ہو کہ من کذب بالمھدي فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہو اخرجہ الامام الحافظ ابن الاسکاف بسند مرضي الی جابر مرفوعا قاله
السفاريني ثم قال قد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوي
وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم انتهى پھر سفارینی نے
یہ لکھا ہو وقد روي من الصحابة بروايات متعددة وعن التابعين ومن بعدهم
مايفيد مجموعه العلم القطعي بخروجه فالايمان بخروج المهدي واجب كما هو
مقرر عند اهل العلم ومدون في عقائد اهل السنة والجماعة انتهى مہدی کا
انتقال بیت المقدس مین ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑھینگے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا فائدہ مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اوترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدیگر ہو اسی لیے سیوطی نے یہ لکھا ہو کہ دجال سرصدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہو مہدی سالہای طاق مین برآمد ہونگے پہلی یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہو مگر اطلاق سر صدی کا بیس پچیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہو لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ متبادر لفظ راس مائۃ سے
یہی ہے کہ عشرۂ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہونا چاہیے اب چودہوین صدی آگئی ہے چھہ
ماہ گذر گئے ہین اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کونسے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تنجیم کہتے ہین اس صدی کے سال ہفتم مین ظہور کرینگے خدا یون ہی کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ مظنونہ گذر گئین مہدی نہ آئے

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

انکا آنا عیسی علیہ السلام کا اوترنا ہمارا ایمان ہو خدا کرے کہین جلدی آجاوین یہ جھگڑا چک جاوے

نزول عیسی علیہ السلام

انکا آسمان سے آخر زمانے مین اوترنا قرآن وحدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن
مین فرمایا ہے کوئی اہل کتاب مین سے نہین لیکن وہ ایمان لاویگا عیسی پر عیسے کے مرنے سے پہلے
یعنی جب کہ ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا مین ہوگی یا ہر یہودی اپنے
مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے مین نازل ہونگے اونپر ایمان لاویگا دوسری آیہ مین ہے
عیسی علامت ہین قیامت کے آنے کی تو کچھ آسمین شبہہ نکر تیسرے حدیث مین قسم کھا کر فرمایا ہے
اوترین گے تمہارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل ہون گے صلیب کو توڑین گے سور کو
قتل کرین گے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نکرین گے یہ نہوگا کہ کوئی جزیہ
دیکر اپنے مذہب پر قائم رہ سکے یہودی ہو یا نصرانی بلکہ ہر آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا
انکے وقت مین مال بہت ہوگا کوئی نلیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا
عیسی سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑہاؤ وہ کہین گے نہین بعض تمہارے امیر ہین بعض پر یہ اس
امت کی بزرگی ہی طرف سے خدا کے عیسی علیہ السلام بیاہ کرین گے بچے ہونگے چالیس یا پینتالیس
برس زندہ رہین گے پھر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہون گے مسلمان انپر نماز جنازہ ادا کرین گے
انکے مقدمے مین انتیس حدیثین آئی ہین آثار بھی وارد ہین یہ سب احادیث مہدی و مسیح و دجال
کے متواتر المعنی سمجھے گئے ہین امت مین سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بھی اختلاف
نہین کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسے علیہ السلام اوس وقت بھی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح
حدیث مین آیا ہے کہ اگر آج موسے جیتے ہوتے تو اون کو کچھ نہ بنتا مگر میری پیروی کرنا افسوس کی
جگہہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہین یہ تو پیروی سنت اسلام کی نکرین انبیا اولی العزم آج اگر
موجود ہون تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ہوے خدا جانے ان کو کوئی پروانہ
معافی کا ملگیا ہے یا امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم
کھا کر کہتے ہین کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہین کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ہان

شیخ ابی مرہ نے کوئی دستاویز وجوب تقلید کی ان کو مرحمت کی ہوگی جس کے بہروسے پر سنت سے دور بدعت سے نزدیک ہوگئے ہین ومن یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا ۔

حلیہ عیسی علیہ السلام

سرخ سفید رنگ سینہ چوڑا سپید ہے بال گویا پانی ٹپکتا ہے ابہی حمام مین سے نکلے چلے آتے مین میانہ قد

محل نزول

سفید منارہ جو دمشق کی مشرق طرف بنا ہے اور اب تک موجود ہے وہان دونو ہاتہ دو فرشتون کے پرون پر رکہے ہوے اوترین گے جب سر جہکا دین گے ایسا ثابت ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے جب اوٹہادین گے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا موتی جہڑتے ہین جس کافر کو اون کی ہوا پہنچے گی فی الفور مرجاویگا سانس وہان تک جاوے گی جہان تک نظر جاتی ہے جتنہ بجے صبح کے اوترکر مسجد دمشق کے منبر پر بیٹہین گے مسلمان نصارٰی یہود سب اس کثرت سے جمع ہون گے کہ اگر کوئی چیز پہینکی جاوے تو ان سب کے سرہی پر گرے نیچے نہ گرے مؤذن اذان کہنے کو طیار ہوگا یہود بوق بجانے کو نصارے ناقوس بہونکنے کو پہر قرعہ ڈالین گے قرعہ مسلمانون کے ہی نام پر نکلے گا اذان ہوگی یہود و نصارے مسجد سے باہر چلے جاوین گے یہ ہمراہ اہل اسلام کے نماز پڑہین گے یہ عصر کی نماز ہوگی پہر سب کو لیکر دجال کی طلب مین نکلین گے صبح ہوتے ہی بیت المقدس مین پہنچین گے یہان اقامت نماز صبح ہو رہی ہوگی امام مہدی امام نماز ہون گے ان کو دیکہکر پیچہے پہرنا چاہین گے یہ منع کرین گے مہدی کے پیچہے نماز صبح پڑہین گے پہر دجال کو بیت المقدس مین باب لد پر قتل کرین گے وللہ الحمد اسکے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہونگے بعض جہلاء حنفیہ نے یہ گپ لگائی ہے کہ عیسی مقلد مذہب حنفیہ ہون گے علی قاری نے اسکا خوب رد کیا ہے جزاہ اللہ خیرا اشاعہ مین بہی تقلید عیسی ومہدی پر مذہب حنفی کے لیے بہت غدر ظاہر کرکے یہ بات ثابت کی ہے کہ سوا قران وحدیث کے کسی مذہب کے موافق حکم نہ دینگے قیاس واجتہاد کرینا انپر حرام ہوگا جو طریقہ اسلام کا قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر مین تہا بےکم وکاست وہی راہ پہر سب کو بزور تلوار مجبور کرینگے آج جو بعض علماے حدیث خلق کو طرف اس طریقہ کے

بلاتے ہین زبان سے بیان سے دعوت کرتے ہین تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر ہم
اوس وقت تک جی گئے کہ مہدی آجاوین یا عیسے علیہ السلام اوترین تو ہم ان حضرات کو سلام
کہینگے اب کہو تم سچے تہے یا ہم انکو بہی اوس وقت آنے والے کا بہاؤ معلوم ہو جاوے گا
اپنا ہونا باطل پر کہل جاویگا ع

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ٭ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

اسکے نکلنے کا ذکر قرآن وحدیث دونون مین آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد ہین یا ترک ہین یا دیلم
ہین مگر پہلی بات زیادہ ٹہیک ہے یہ نکلتے کے ساتہہ ہی جب بیت المقدس تک پہنچین گے ایک
کیڑا ناک مین گہسے گا اس وبا سے مرجاوین گے پہر حبشہ کا غلبہ ہوگا وہ کعبہ کو ڈہا دین گے کسی نے کہا
یہ واقعہ زمن عیسوی مین ہو گا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیون کے بعد ہو گا ۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچہم سے نکلیگا لوگ ایمان لانے لگین گے مگر کیا فائدہ توبہ کا دروازہ اوس کے
نکلتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پہر خروج دجال کا پہر
نزول عیسی کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر ہدم کعبے کا پہر ظہور دخان کا پہر رفع قرآن کا پہر طلوع
شمس کا مغرب سے ہے یا یہ طلوع پہلے ہو پہر قرآن اوٹہہ جاوے پہر دابہ نکلے پہر سورج مغرب سے
اوسی دن یا قریب اوس کے برآمد ہو لکن یہ ترتیب مرفوع نہین ہے اذیت اضافی ہے سورج
آدہے آسمان تک آکر مغرب کو پہر جاویگا پہر عادت کے موافق نکلا کریگا پہر اتہ الاشن یہ آیت
یہ طلوع رد کرتا ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہین عدم تغیر کے فلکیات مین

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بہی قرآن مین آیا ہے یہ مومن کافر سب سے بات کریگا سیفوی نے کہا یہ
وہی جساسہ ہے یعنی جسکا ذکر حدیث تمیم داری مین آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بعض وادی تہامہ یا بار شعیم

سے نکلیگا یا صفا یا مروہ سے یا شعب اجیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر اوڑے گی مومن کے ماتھے پر لکھدے گا کہ یہ مومن ہے اوسکا موہنہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کردیگا کہ یہ کافر ہے اوسکا موہنہ کالا ہو جاویگا یہ جانور ساری دنیا مین پھریگا

دخان

یہ دہوان دابہ کے بعد نکلے گا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا یہ نشانی قرآن وحدیث دونو سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک اچھی ہوا چلے گی جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اوس کی جان قبض کرے گی جن مین کچھ بھی بھلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر جمے رہین گے یہ ہوا طرف سے شام یا مین کے چلے گی یا دونو جگہ سے آوے گی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ کا باقی نرہے گا اونہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مصحف و دل دونو سے اوٹھ جاویگا رات کو سووین گے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہوگا اور سینون کے اندر بھی یاد نہ رہے گا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنوے کی تہ سے نکلے گی لوگون کو گہیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا حضرموت سے نکلے گی یہ شہر بھی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلے گی رات کو تہم رہیگی کسی نے کہا جبس سیل سے نکلے گی مآل سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین تا جلیس سیل قریب مدینے کے ہے سو وہان بھی جا پہنچے گی مدینے والون کو وہین سے ظاہر ہوگی وہ نہین کہ یہین سے نکلی ہے کہین سے بھی نکلے غرضکہ ساری زمین مین پھیل جاویگی آٹھ دن مین ساری

دنیا کا دورہ کرلیگی پھر لوگون کے ساتھہ ساتھہ چلے گی اس کے حالات طرح طرح کے بھی
اگر سعد دنار کا نکلنا ثابت ہو جاوے تو پھر یہ ساری مشکل آسان ہے یہ حشر ہمراہ آگ کے
شام کی طرف قیامت سے پہلے ہوگا وہ حشر اور ہے جس کا قبر سے ہونا آیا ہے -

نفخہ اولی

جب سب نشانیان مہدی کے ظہور سے اس آگ کے نکلنے تک ہو چکین گی تب حکم ہوگا کہ
صور پھونکو یہ پہلا پھونکنا ہے ساری خلق اوس کی آواز ہولناک سے مر جاوے گی کوئی شی
باقی نہ رہے گی چالیس برس تک یہی حال رہیگا کہ کوئی نہ ہوگا یہ دوسرا نفخہ ہوگا جس سے
سارے مردے قبرون سے زندہ ہوکر حساب کتاب دینے کے لیے نکلیں گے پھر حکم ہوگا اے
لوگو اپنے رب کی طرف فرشتون سے لیجاویگا انکو کھڑا رکھوانے پوچھہ پاچھہ ہوگی نسأل
اللہ العفو والعافیۃ فی الدارین مع الکرامہ مین مرنے سے تا داخل ہونے جنت و نار کے جو جو
حالات پیش آوینگے سب مفصل مشرح مطابق قرآن و حدیث و آثار سلف لکھے لئے این اب اگر
علم الہی مین ظہور مہدی موعود کا مقدر ہے تو یہ سمجھہ کہ قیامت سر پر آلی سمجھے تابڑ توڑ یہی نشانیان
بھی آگے پیچھے برابر ظاہر ہوتی چلی جاوین گی یہان تک کہ صور پھونکا جاوے پھر یہی [illegible] ہے
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار - اور دیکھ یہ سب حادثے بہ نسبت ان آفات کے جو بعد
بعث کے قبور سے ہونیوالی ہین ایسی ہین جیسے سمندر کا ایک قطرہ ان آفات دنیا کا نتیجہ انتہا کو
یہی ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ان مین مبتلا ہوا تو جان و مال سے برباد گیا اگر نہ مبتلا ہوتا تو بھی
اوس کو ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے جو مرا اوس کی قیامت اوسی وقت سے قائم ہو گئی قیامت
مین جو احوال ہین اونکا نتیجہ آخر کو جنت ہے یا دوزخ جنت دوزخ ہی سب سے بڑھکر یہ مصیبت
ہے کہ موت کو ذبح کر ڈالین گے وہ تو اچھے رہے جن کو بہشت ملے اونکی موت مرگئی فردوس مین
جا بسے جنت خلد مین رہ پڑے اونکا برا ہوا جن کے نصیب مین ابدالآباد تک جہنم لکھی گئی ہے اون کو
اب کوئی توقع رہائی کی بعد ذبح اس موت کے اوس عذاب دائم بلا سے قائم سے باقی نہین رہی

جنت اوسی کو ملیگی جس کا ایمان دنیا مین درست تہا قرآن وحدیث کے موافق عمل کرتا تہا کسی مولوی درویش کی خانگی راہ پر نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھہ عمل صالح بہے کرتا تھا عبادت مین کسی کو خدا تعالی کا شریک نہ ٹھہراتا تہا نہ الوہیت مین نہ ربوبیت مین ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا خالدین فیها لا یبغون عنها حولا الی قوله قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهکم اله واحد فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا اصل نجات دو بات پر موقوف ہے ایک اخلاص عقیدے پر جو ہر طرح کے شرک خفی وجلی سے پاک ہو دوسرے عمل صواب پر یہ عمل وہی ہے جو موافق سنت صحیحہ کے ہو جس کو خوبی تقدیر سے یہ دونو باتین ہاتھہ لگ جاوین تو پہر اوس کا دونو جہان مین بیڑہ پار ہے ان شاء اللہ تعالی ورنہ وہ قبل قیامت وبعد قیامت دونو جگہہ ذلیل وخوار ہی ہے ؎

آگئی اب تو قیامت ہی قریب یا الٰہی استقامت ہو نصیب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ

الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنة کہ سرمایہ آگاہی اہل روزگار سرمۂ بینش دانشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالۂ نافعہ موسوم بہ **حدیث الغاشیہ عن الفتن الخالیۃ والفاشیہ** تالیف جدید رشحۂ خامۂ فیض ختامہ سرو آزاد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہوشمند معارف آگاہ دانش پسند حقیقت دستگاہ عالی پایہ تواضع طینت دیانت مایہ درایت سریرت بہار آرای حدیقۂ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

آبروی سخن آرزوی انجمن سید محمد عبد الحی ادامہ اللہ بن حکیم سید محمد عبد الرزاق مرحوم بن سید فتح علی مغفور ساکن قدیم منڈوا ضلع فتحپور مضاف الہ آباد مطبع بدیعی مین باہتمام مولوی محمد بدیع الدین اوائل ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع خاص و عام ہوا اور مطبوع طبائع حق پسندان انام ◆

تاریخ طبع

سید عبد الحی سیادت انتساب — راز دان ہی جسکو شغل علم و فن

علم دین کا ابتدا سے انتہا — راز وحدت کا ازل سے موتمن

وہ افادت کوش جس سے ہند مین — پھیلتا ہی علم شیخان مین

رہنمائے خیر جسکے ہاتھ مین — کرتے ہین غارت سے توبہ راہزن

اہل دلکو اوسکے باغ خلق مین — سبزہ سے آتی ہی بوئے نسترن

قال اوسکا یون مطابق حال سے — ٹھیک ہو جیسے بدن پر پیرہن

یون ہی دستار فضیلت زیب سر — جیسے کھلتا ہو کسی پر بانکپن

کرتے ہین طرز تواضع پر مدام — غائبانہ مدح شیخ و برہمن ◆

اوسکی محفل مین نظر آتا ہی رات — آفتاب اک شمع اور گردون لگن

تربیت نے اوسکے بخشا باغ مین — سبزہ کو نشو و نمائے نارون

مجتمع ہر دل مین ہی اوسکی سبب — عشق اصحاب و ولائے پنجتن

دم بھر اوسکے پاس جو بیٹھے اوسے — لطف خلوت کا دکھائے انجمن

طرفہ تاریخ فتن لکھی کہ ہے — مایۂ آگاہی اہل زمن ◆ ◆

شرح اون فتنون کی کہتے ہین جنھین — حشر کے آثار آثار سنن ◆

دیکھنا فتنے اوٹھے ہین کسقدر — بیٹھہ دکھلاؤن زمانے کا چلن

غور سے دیکھین اگر اہل نظر — نشۂ غفلت کا ہو آنکھون سے ہرن

جی نہ اس دار فنا مین پھر سے لگے
دیکھنے سے اوسکے کھلتا ہی تمام
مصرع تاریخ طبع ای خامہ لکھہ

دل لگا کر کر سمجھہ لین مرد و زن
راز ا نبار رسول ذوالمنن
شرح و بسط علم احوال فتن

قطعۂ دیگر تاریخ طبع کتاب

ہر آن حرفیکہ در گفتن نیامد
کدام از طبقۂ اسلاف و اخلاف
ز فیض مبدء فیاض گفتا
مسلم چون نباشد گفتۂ او
مؤلف حرف حرف این صحیفہ

بطرز نیک مولانای من گفت
چنین حالات آشوب زمن گفت
زبانش ہر چہ زین وادی سخن گفت
کہ از آیات و آثار و سنن گفت
ز القای خدای ذوالمنن گفت

بمن تاریخ طبعش ہاتف غیب
عدیم المثل احوال فتن گفت

قطعۂ دیگر تاریخ طبع

بو تراب آج ترا مثل زمانے مین نہین
سکہ عالم مین ترے فضل کا بیٹھا کیسا
آج تیرے سے کمالات ہین کسکو حاصل
تجھہ کو کہتا ہے کو ئے علامہ
علم کے فضل کے دانش کے ہنرمندی کے
کچھہ تری خوبی تقریر ہی مشہور نہین
کیسی دلچسپ لکھی ہی یہ کتاب نادر

شرف اللہ نے بخشے تجھے کیسے کیسے
مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوی کیسے
مین کسی شخص کو پانون ترے آگے کیسے
کو بکو ہین ترے اوصاف کے چرچے کیسے
حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے
حسن تحریر کے عالم مین ہین شہرے کیسے
آیینہ ہو گئے اسلام کے فتنے کیسے +

جسقدر گزرے ہین مہدی و نبی مصنوعی	حال ایک ایک کی تفصیل سے لکھے گیے
آپ ہی آپ جو مہدی و نبی بن بیٹھے	واقعی کیسے دغاباز تھے جھوٹے کیسے
کیلئے ایجاد زمانے مین مذاہب سدہا	ڈالے اشرار نے اسلام مین رخنے کیسے
کیا پر آشوب ہین حالات شیوع بدعات	سننے والون کے جگر ہوتے ہین ٹکڑے کیسے
سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہی یہ کتاب	دلنشین اندنظر ہین سبب ہین فقرے کیسے

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ تمیل احمد نے
موسلجو ہین قم اسلام کے فتنے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۵	بساہی	بستاہی	۲۵	۵	نہ افگندی	افگندگی
۸	۵	نریوزن	زیوزن	〃	۱۹	براہی	بڑہاپی
۹	۶	تومید	توحید	۲۶	۱۵	ابیا	انبیا
۱۵	۱۵	جیسے جالینوس وارسطو	+	〃	۲۱	اسکے	انکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدماہی	۲۷	۳	چہ سو اکاوان	سات سو ایک
۱۷	۴	چوتن	چوتن وپانچوان	۲۹	۳	اسکو	انکو
۱۸	۱۶	پیاڑپر	پہاڑ پر	۳۱	۱	اورکہ	اورکیا
〃	۲۱	نتابین	نشابین	〃	۸	بیاسے	بچاسے
۲۱	۱۹	ماموں	سسرال	۳۲	۱۴	گنوسکے	گنوسگے
۲۳	۱۴	موسئے	ہوسئے	〃	۲۱	پچاس	پچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	انکا	۳۵	-	ہی	ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵	۱۶	کنتی	گنتی	۸۳	۱۷	عحب	عجب
۴۱	۱۸	خرم	سلم				
۴۴	۵	مردگ	مزوک	۸۵	۱۲	باکک	بالک
				۹۲	۹	شبہی	شبہی شرح
۵۰	۱۵	چوتیس	چونتیس	۹۴	۱۸	محفل کرنا	محفل کو بدعت کہنا
〃	۱۶	نقریباً	تقریباً	۹۷	۲۰	اوسیمین	اوسمین
۵۱	۲	پہلی	بعد				
۵۱	۸	وسیلہ	وسیلہ عزبت	۹۸	۱۷	ان مین	ان دو مین
۵۳	۱۳	کاتب	بعض اکابر کاتب	۱۰۳	۱۱	اوزی	اوتری
۵۶	۵	یکجا یہ	یکجا پہ	〃	۲۱	اوٹھالی	اوٹھالیے
۶۳	۲	تیس	تینتیس	۱۰۷	۱۲	نہون	نہو
۶۵	۱۸	وہان	تیہ مین	۱۰۹	۱	نقاوت	تفاوت
۶۶	۶	ہیردوس	ہیرودس	〃	۱۲	صمت	صحبت
۶۸	۱۰	باتین	یاتین	〃	۱۴	نمودہ اند	نمودہ
۶۹	۷	سپنے	سپہلے	۱۱۱	۱۵	بہ عذر	یہ عذر
۷۱	۱۹	خرز	خزر	۱۱۴	۲	انکی	انکا
۷۶	۱	سلطان	خلیفہ	۱۱۵	۱۰	اسئی	اسی لیے
〃	〃	بغداذہ	بغداد	۱۲۲	۲۱	جوزی	جوزیہ
〃	۳	سلطان	خلیفہ	۱۳۵	۱۰	وجدید	وغیرہ
۷۷	۲۱	مشافقہ	مشاقفہ	〃	۲۰	فارسی	فارسی الاصل
۸۲	۱۵	تحریم	تجسیم	۱۳۶	۴	پارسیون	فارسیون
۸۳	۸	ہفتم	پنجم				
۸۳	۱۴	افرلقیہ	افریقیہ	۱۴۳	۱۵	حل	مجل

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٤٣	١٦	صحابہ	صحابہ وغیرہ	١٩٣	١٠	میراشا	میراث
١٥١	٢١	خرز	خزر	١٩٦	١٤	بجنے	بچپنے
١٥٣	٢	میری	میری بعض اکابر کے	״	١٨	قتنے	فتنے
״	״	اجداد	اونکے اجداد	٢٠٣	١٤	بھاکنا	بھلکنا
١٥٩	٢١	ایک	اہل	״	١٥	ہتاہی	رہتاہی
١٦٠	٢	انٹی	اٹھی	٢٠٥	٤	آرادی	ارادی
١٦٨	٨	بیٹھے	پٹیھے	٢٠٥	١٢	واقی	واقعی
١٧٠	١٩	دین	مین	٢٠٩	١١	سلام	اسلام
״	٢٠	المحلیہ	المحمدیہ	٢١٠	״	جاخط	جاحظ
״	٢١	تہی	ہی	٢١١	١٢	گرد	گردبت
١٧٤	״	سرہم	اسرارہم	٢١٧	٨	اعنقادہ	اعتقادہ
١٨٢	٩	نصر	قصر	״	٩	حوض	خوض
١٨٧	١٠	ای	رأی	٢٢٠	١٤	ہین	ہی
١٩٠	١٢	کسکا	کسکے	״	١٦	معم	معتصم
١٩١	٧	چارد	چارۂ	٢٢٢	٤	جذ	حد
١٩٢	٨	بکربون	بکریون	٢٢٥	١٤	زاہب	مذاہب
١٩٣	٢	امام	دام	٢٢٧	١٨	روزو	روزہ
״	٤	جب	جیب	٢٣١	٤	ہوئی	ہوتی
״	٥	مؤطا مین مالک بن انس	مؤطا مین انس بن مالک	٢٣٢	١٣	کروقیذل	کروقبول

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۳۲	۱۵	براه بر	برابر	۲۶۳	۱۷	مین نی	میرے ایک بزرگ نے
۲۳۳	۵	رہو	رستہ ہو	۲۶۳	۱۶	ہے	مین
"	۸	بندہ	بخشندہ				
"	۱۷	کرنی	کرنی کی	۲۸۱	۷	سازاین	سازین
"	۱۹	حرام	حرام ہی	۲۹۰	۹	دافی	داقی
۲۳۴	۱۸	دنیا	دیتا	۲۹۲	۱۷	سنہ ۱۳۰۰	تیرہوین صدی
۲۳۵	۱۵	جونجه	جهونجه	۲۹۳	۲۱	المتقرین	المنقرین
۲۳۷	۷	جهاوکیا	بهاوکیبا	۲۹۶	۱۵	و	جو
۲۴۵	۱۲	ضدہا	صدہا	"	۱۸	داردیا	ولا ادیا
۲۴۷	۴	دام	وام	۲۹۸	۱۱	ہماے	ہمارے
۲۵۱	۱۷	اون سے	اوس سے	۲۹۹	۱۷	مفوضہ	مقبوضہ
۲۵۲	۲۰	سہ	یہ	۳۰۲	۱۴	خلیفہ	خلیفہ یا
۲۵۶	۵	فضل	فصل	۳۰۴	۵	رو	روس وسلطان
"	۱۹	حو	جو	۳۰۶	۷	تہا	تہی
۲۵۹	۶	ہوی	ہوئی	۳۱۰	۱	سودان	سودانی
"	۱۱	مانی	زمانی	۳۱۲	۱	نقل ہے	نقل کیا ہی
"	۱۴	یمن	مین	"	۸	تضیل	تفصیل
۲۶۹	۱۳	جا	چا	۳۱۷	۱۴	تہا	رہا
۲۷	۲	سے	جیسے	"	۱۵	[illegible]	سنہ ۱۵۰۹ع
"	۵	ردیل	رذیل	"	۱۷	سنہ ۶۲۳ع	سنہ ۶۲۳ ہجری

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣١٤	١٨	بخت اعز	شتر بے مہری
٣٢٩	٥	[illegible]	[illegible]
٣٣١	١٩	اسمین	اسمین کہہ
″	٢٠	ولمین کہہ	ولمین
٣٣٧	١	ان	امین
٣٣٨	٥	پیچی	جبشی
٣٤٠	٢	قبرکی	قبرستہ

تمت